

گورنر کی سالانہ رپورٹ

2021-2022ء



بینک دولت پاکستان

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیہ مالی سال 22ء (جولائی 2021ء تا جون 2022ء) کے اعدادوشمار کے نتائج کی بنیاد پر تیار کیا گیا تھا۔ اسے اکتوبر 2022ء میں اس وقت دستیاب اعدادوشمار استعمال کرتے ہوئے حتمی شکل دی گئی۔

ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی شق (1)39 (جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ) کے تحت تیار کی گئی، جس میں بتایا گیا ہے کہ گورنر بینک کے اہداف کے حصول، زری پالیسی کے طرز عمل، پاکستان کی معیشت اور مالی نظام کی کیفیت سے متعلق سالانہ رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش کریں گے۔

بینک دولت پاکستان کے اہداف

ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی شق 4 (ب) (جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ) میں بینک دولت پاکستان کے درج ذیل اہداف بیان کیے گئے ہیں:

- 1- بینک کا بنیادی ہدف ملکی قیمتوں میں استحکام کا حصول اور انھیں برقرار رکھنا ہے۔
- 2- بینک کے بنیادی ہدف سے انحراف کیے بغیر، بینک پاکستان کے مالی نظام کے استحکام میں حصہ لے گا۔
- 3- ذیلی دفعات (1) اور (2) سے مشروط، بینک حکومت کی عمومی اقتصادی پالیسیوں کی معاونت کرے گا تاکہ ترقی کو فروغ دینے اور پاکستان کے پیداواری وسائل کے بھرپور استعمال میں حصہ لے سکے۔

قیمت میں استحکام کا مطلب ہے حکومت کے مہنگائی کے وسط مدتی ہدف کے تحت مہنگائی کو کم اور برقرار رکھنا۔
(ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی شق 2 (ک ب) (جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ))

قیمتوں میں استحکام
کی تعریف

اسٹیٹ بینک بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر (چیئر پرسن)
سیکرٹری، فنانس
رکن
رکن
رکن
رکن
رکن
رکن
رکن
رکن

جناب جمیل احمد
جناب حامد یعقوب شیخ
جناب فواد انور
ڈاکٹر علی چیمہ
جناب زاہد ابراہیم
جناب سید ندیم حسین
جناب محفوظ علی خان
جناب طارق محمود پاشا
جناب نجف یادور
ڈاکٹر سید اکبر زیدی

زری پالیسی کمیٹی

گورنر (چیئر پرسن)
بورڈ کے رکن
بورڈ کے رکن
بورڈ کے رکن
بیرونی رکن
بیرونی رکن
بیرونی رکن
ڈپٹی گورنر، اسٹیٹ بینک
ڈپٹی گورنر، اسٹیٹ بینک
ایگزیکٹو ڈائریکٹر، اسٹیٹ بینک

جناب جمیل احمد
جناب فواد انور
جناب سید ندیم حسین
جناب طارق محمود پاشا
ڈاکٹر نوید حامد
ڈاکٹر ایس ایم تراب حسین
ڈاکٹر حاند مختار
ڈاکٹر مرتضیٰ سید
ڈاکٹر عنایت حسین
جناب ارشد محمود بھٹی

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی۔

21 دسمبر 2022ء

محترم چیئرمین صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (1) 39 کے تحت، سال 2021-2022ء کے لیے بینک کے اہداف کے حصول، زری پالیسی کے طرز عمل، پاکستان کی معیشت اور مالی نظام کی کیفیت پر گورنر کی سالانہ رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ،

آپ کا مخلص

(جمیل احمد)

گورنر

محمد صادق سنجرائی

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی۔

21 دسمبر 2022ء

محترم اسپیکر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (1) 39 کے تحت، سال 2021-2022ء کے لیے بینک کے اہداف کے حصول، زری پالیسی کے طرز عمل، پاکستان کی معیشت اور مالی نظام کی کیفیت پر گورنر کی سالانہ رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ،

آپ کا مخلص

(جمیل احمد)

گورنر

راجا پرویز اشرف

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد

ترجمہ ٹیم

نگراں

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

حمیرا اشرف

فیضان رحیم



1	گورنر کا اظہارِ خیال	
5	پاکستانی معیشت کی کیفیت اور مالی نظام	1
23	قیمتوں کا استحکام اور زرری پالیسی کا رویہ	2
35	مالی استحکام	3
45	حکومت کی معاشی پالیسیوں کو سہارا دینے کے اقدامات	4
57	فرہنگ	

گورنر کا اظہارِ خیال

مالی سال 2022ء غیر معمولی اتار چڑھاؤ کا حامل اور دشوار ثابت ہوا۔ دنیا بھر میں پالیسی سازوں نے کووڈ 19 کی متعدد دلدہروں، رسدی زنجیر میں طویل خلل، اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور روس یوکرین تنازع کے پھوٹ پڑنے سے آنے والے دھچکوں کا سامنا کیا۔ مالی سال 22ء کے اختتام تک کئی ترقی یافتہ اور ترقی پذیر معیشتوں میں مہنگائی کئی برسوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی اور زیادہ تر مرکزی بینک اپنے مہنگائی کے اہداف کو وسیع مارجن سے کھو چکے تھے۔ اس کے جواب میں، وہ اچانک زری پالیسی کو سخت کرنے پر مجبور ہوئے، خاص طور پر امریکہ میں، جس نے ابھرتی ہوئی مارکیٹ کی کرنسیوں پر شدید دباؤ ڈالا۔

کووڈ کیسز میں کمی اور حکومت کی ویکسی نیشن مہم نے مالی سال 21ء سے معیشت کی بحالی کو جاری رکھنے کے لیے ایک سازگار ماحول فراہم کیا۔ اسی وقت، مالی سال 22ء کے سکڑاؤ والے بجٹ کے برعکس، مالیاتی پالیسی نمایاں طور پر توسیعی ہو گئی، بشمول سال کے آخر میں توانائی کی بھاری سبسڈیز کے ذریعے۔ یہ کیفیت مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء میں مالی استحکام سے علیحدگی کی صورت حال کو ظاہر کرتی ہے۔

اس غیر متوقع مالیاتی توسیع، گنجائشی زری پالیسی موقف اور کووڈ کے بعد کی پالیسیوں کے مؤثر اثرات کے نتیجے میں نمو توقع سے زیادہ مضبوط تھی، جو مالی سال 22ء میں مسلسل دوسرے سال 6 فیصد کے قریب پہنچ گئی۔ سال کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ توقع سے زیادہ ملکی طلب اجناس کی تیزی سے بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کے ساتھ مل کر مہنگائی، بیرونی پوزیشن اور روپے پر دباؤ پر منتج ہوئی۔

سال کی پہلی ششماہی میں تیز ملکی طلب، عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ، اور رسدی زنجیر میں رکاوٹیں نمایاں تھیں۔ یہ سب مہنگائی اور جاری کھاتے کے بڑے خسارے کی وجہ بنے۔ سال کے دوسرے نصف حصے میں اضافی دھچکے دیکھے گئے جنہوں نے اس دباؤ کو بڑھا دیا۔ بیرونی محاذ پر روس یوکرین جنگ نے اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کو سنگین تر کر دیا اور ساتھ ہی حکومت نے ایندھن اور بجلی کی قیمتوں کو منجمد کرنے کا فیصلہ کیا۔ ملک کے اندر، بڑھتی ہوئی سیاسی غیر یقینی صورت حال اور آئی ایم ایف پروگرام کے مستقبل کے بارے میں خدشات نے دباؤ میں اضافہ کیا، جس کے نتیجے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں زبردست کمی اور روپے کی قدر میں کمی واقع ہوئی۔

ان دھچکوں نے سال کے آگے بڑھنے کے ساتھ ہی مہنگائی میں توقع سے زیادہ اضافہ کیا۔ اوسطاً، مالی سال 22ء کے دوران عمومی مہنگائی بڑھ کر 12.2 فیصد ہو گئی، جو پچھلے سال کے مقابلے میں 3.3 فیصد زیادہ ہے۔ اعداد و شمار مالی سال 22ء کے لیے حکومت کے سالانہ مہنگائی کے ہدف 8 فیصد اور اسٹیٹ بینک کی 11-9 فیصد کی نظر ثانی شدہ پیش گوئی سے تجاوز کر گئے۔ نتیجتاً، مہنگائی بھی حکومت کے 7-5 فیصد کے درمیانی مدت کے مہنگائی کے ہدف سے منحرف ہو گئی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا، مہنگائی کی اس حد سے تجاوز کرنے والے عوامل بیرونی اور ملکی دونوں تھے۔ یہ بھی واضح رہے کہ دشوار عالمی ماحول میں پاکستان واحد ملک نہیں تھا جہاں سال کے آغاز میں مہنگائی سرکاری تخمینوں سے زیادہ تھی۔

جب یہ دھچکے سامنے آئے اور بلند تعدد کے اظہاریوں میں ظاہر ہونا شروع ہو گئے جبکہ طلب پہلے ہی بڑھ رہی تھی، تو اسٹیٹ بینک نے مہنگائی کے دباؤ کا مقابلہ کرنے اور ستمبر 2021ء سے جاری کھاتے کے خسارے پر قابو پانے کی کوشش کی۔ سال کے دوران درپیش وبائی بیماری، اعداد و شمار اور مہنگائی، مالی استحکام اور نمو کے ابھرتے ہوئے منظر نامے کے مطابق زری پالیسی کے فیصلے کیے گئے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں، پالیسی ریٹ میں 25 بیسس پوائنٹس کے اضافے کے ذریعے ابتدائی طور پر کووڈ کے بعد کے گنجائشی موقف کو تبدیل کر دیا گیا، اس کے بعد سال کی دوسری اور چوتھی سہ ماہی میں شرح میں دوبار بڑا اضافہ ہوا کیونکہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں بار بار اضافے کے ہمراہ مالیاتی رساؤ

واضح ہو گیا۔ مجموعی طور پر، مالی سال 22ء کے دوران پالیسی ریٹ 675 بی پی ایس بڑھایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی، اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں کی تعداد سال میں چھ سے بڑھا کر آٹھ کر دی، تاکہ زری پالیسی کی تشکیل کو تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال کے مطابق بنایا جاسکے۔ سال کے دوران، اسٹیٹ بینک نے گاڑیوں کی اور صارفی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط کو سخت کرنے کے ساتھ ساتھ مطلوبہ نقد محفوظ کی شرائط میں تبدیلی کے ذریعے میکرو پروڈیوسر سیکٹرز میں ردوبدل کیا اور دوبار کیش مارجن کی شرائط کی حامل درآمدی اشیاء کی فہرست میں اضافہ کیا۔

تاہم، یہ دھچکے مالی استحکام کے لیے اہم خطرات میں تبدیل نہیں ہوئے، کیونکہ ملکی مالی شعبہ سال بھر مستحکم اور چیک دار رہا۔ مالی منڈیوں پر کچھ دباؤ تھا، جس کی وجہ سے مالی اثاثوں کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ہوا اور ان پر دباؤ پڑا۔ تاہم، انھوں نے بغیر کسی اہم رکاوٹ کے آسانی سے کام کیا۔ بینکاری شعبہ کافی سرمائے کی موجودگی کے ساتھ ساتھ زر مبادلہ اور ایکویٹی مارکیٹوں کے محدود اکتشاف کے پیش نظر بڑی حد تک مارکیٹ کے خطرات سے محفوظ رہا۔ خطرہ قرض کے نقطہ نظر سے، مائیکرو فنانس بینکوں کے اثاثوں کا معیار واپا کے آغاز سے ہی دباؤ کا شکار ہے۔ تاہم، کمرشل بینکاری شعبے کے اثاثوں کے معیار میں، جس کا اب تک ملکی مالی شعبے میں سب سے زیادہ حصہ ہے، اس عرصے کے دوران بہتر ہوا۔ اس شعبے کا کفایت سرمایہ تناسب مضبوط رہا، اور ملکی ضوابطی تقاضوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی معیارات سے بھی زیادہ رہا۔

بینکوں کی نگرانی اور میکرو پروڈیوسر سیکٹرز کو سخت کرنے جیسے معیاری اقدامات کے علاوہ نئے اقدامات کے بعد مالی استحکام کے لیے منظر نامے میں بہتری آتی رہی۔ ان میں حتمی قرض دہندہ سہولت کے لیے ضوابط متعارف کرانے کے ذریعے سیٹھی نیٹ کو مضبوط کرنا، ڈپازٹ پروویژنیشن کارپوریشن کے ذریعے محفوظ ڈپازٹس کی حد کو دگنا کرنا، اور بینکاری شعبے کے لیے مستقبل بین خطرے پر مبنی سپروائزری فریم ورک، جس کے تحت جس کی نگرانی اور اصلاحاتی کارروائی کا عمل مسلسل بنیاد پر جاری ہے، کو اپنانا شامل ہیں۔

مالی سال 22ء میں معاشی چیلنجوں کے باوجود، اسٹیٹ بینک نے حکومت کی معاشی پالیسیوں کو تقویت دینے کے لیے بہت سے اقدامات کیے جن کا مقصد پاکستان کے پیداواری وسائل کی ترقی کو فروغ دینا اور ان کا بھرپور استعمال کرنا ہے۔ ان میں وہ اقدامات بھی شامل ہیں جن کا مقصد روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ سیکم اور دیگر اقدامات کے توسط سے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی طرف سے ترسیلات زر اور نئی سرمایہ کاری میں اضافہ کرنا، راست سے فوری طور پر فرد تا فرد کی ادائیگی کے ذریعے ادائیگیوں کی ڈیجیٹلائزیشن؛ اور ملک میں ہاؤسنگ فنانس اور کم لاگت ہاؤسنگ کو فروغ دینا شامل ہیں۔ سال کے دوران، اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت اور مالی خواندگی کو بہتر بنانے کے لیے بھی اقدامات جاری رکھے۔ اس مقصد کے لیے بینک نے خواندگی کی مالی شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے مساوات پر بینکاری پالیسی کا آغاز کیا، آسان ڈیجیٹل اکاؤنٹ کھولنے کے لیے 'صارفین کا ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک' جاری کیا، اور پاکستان میں ڈیجیٹل بینکوں کے قیام کے لیے ڈیجیٹل بینک کا فریم ورک متعارف کرایا۔ اس کے علاوہ، حکومت کی زراعت اور ایس ایم ای سے متعلق پالیسیوں کی معاونت کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے تاکہ چھوٹے کسانوں اور کاروبار کے لیے قرضے تک رسائی کو ممکن بنایا جاسکے اور عارضی اقتصادی ری فنانس سہولت (TERF) کی بقیہ ادائیگیوں کو جاری رکھنے کے ذریعے برآمدات کو آسان بنایا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری صنعت کے لیے اپنے تیسرے پانچ سالہ اسٹریٹجک پلان کے نفاذ کی رفتار کو تیز کرتے ہوئے، اس شعبے کو فروغ دینے کا عمل بھی جاری رکھا۔ نتیجتاً، اسلامی بینکاری کے اثاثے اور ذخائر اب مجموعی بینکاری صنعت کا تقریباً پانچواں حصہ (تیس فیصد) ہیں۔

اگلے چند برسوں میں یہ اقدامات ملک کی اقتصادی ترقی اور ترقی کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں مدد دیں گے۔ مستقبل قریب میں، اسٹیٹ کی گنجائشی زری پالیسی کے معکوس ہو جانے اور مالی سال 23ء کے سکڑاؤ کے بجٹ کے بعد، ملکی اقتصادی سرگرمیوں کے معتدل ہونے کی توقع ہے۔ درحقیقت یہ اعتماد پہلے ہی ظاہر ہونا شروع ہو چکا ہے۔ ایل ایس ایم کا شعبہ مالی سال 23ء کے پہلے دو مہینوں میں سال بہ سال بنیاد پر سکڑ گیا؛ جاری کھاتے کا خسارہ جولائی، اگست اور ستمبر 2022 میں سلسلہ وار کم ہوا؛ اور بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں ردوبدل کے بعد مسلسل تین ماہ تک بجلی کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔

جب معیشت اس سست روی کے ساتھ مطابقت پیدا کر رہی تھی تو تباہ کن سیلاب نے مالی سال 23ء کے آغاز میں اراضی اور آبادی کے بڑے حصے کو متاثر کیا، جس سے معاشی ترقی کے امکانات کم ہو گئے۔ درحقیقت سیلاب نے ملک کے معاشی استحکام کے لیے موجودہ اہم چیلنجوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ یہ چیلنجز ملکی اقتصادی پالیسی کی غیر یقینی صورت حال، عالمی اجناس کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کا مقابلہ کرنے کے لیے ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی طرف سے زری سختی کے امتزاج سے پیدا ہوئے ہیں۔ یہ عوامل جاری کھاتے، روپے اور زر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کی صورت میں ملکی مہنگائی اور بیرونی استحکام پر اثرات ڈال رہے ہیں۔ ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے دوراندیشی پر مبنی زری اور مالیاتی پالیسیاں اور طے شدہ بیرونی رقوم کی آمد کی ضرورت ہوگی۔ 'بوم بسٹ' کی تکرار سے بچنے اور معیشت کی پلک کو بڑھانے کے لیے، برآمدی مسابقت، پیداواری صلاحیت، ملکی بچت اور سرمایہ کاری کو بڑھانے کے لیے ساختی اصلاحات ناگزیر ہیں۔

بیس لاکھ میں، مالی سال 23ء میں ہیڈ لائن مہنگائی 23-21 فیصد تک بڑھنے کی توقع ہے۔ ایشیائے خورد و نوش نے مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا ہے، اور یہ رجحان مالی سال 23ء کے دوران جاری رہنے کی توقع ہے جس کا سبب سیلاب سے زراعت کو پہنچنے والے نقصانات کی بنا پر رسدی دھچکے ہیں۔ قوزی مہنگائی کا رجحان اضافے کی جانب ہے، جس سے رسدی دھچکوں اور مہنگائی کی بڑھتی ہوئی توقعات کی بنا پر دور ثانی کے اثرات کا امکان ظاہر ہوتا ہے۔ اگر زری پالیسی کا ایسا موقف اپنایا جائے جو قیمتوں میں استحکام، مالیاتی یکجائی اور خوراک کی قیمتوں پر قابو پانے کے اقدامات کو ترجیح دے، تو تخمینے کے مطابق سخت اور مربوط پالیسیوں کے مؤثر اثرات اور اجناس کی عالمی قیمتوں کے معمول پر آنے کی مدد سے مالی سال 24ء کے آخر تک مہنگائی کم ہو کر 7-5 فیصد کے درمیانی مدتی ہدف کی اوپری حد کے قریب رہے گی۔

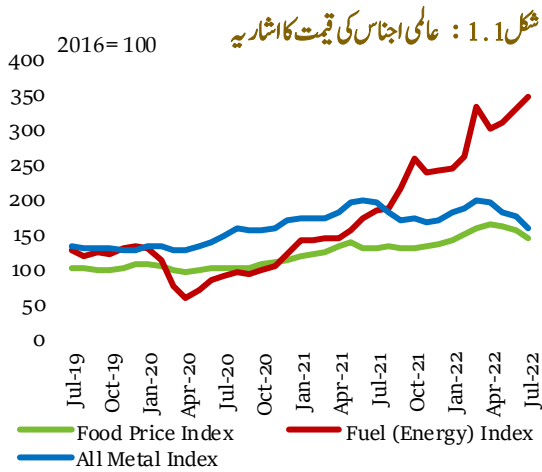
جاری کھاتے کا خسارہ جو مالی سال 23ء میں جی ڈی پی کے 3 فیصد سے تھوڑا کم پر ہے، معیشت میں سست روی کی مناسبت سے، پچھلے سال کے مقابلے میں معتدل رہنے کی توقع ہے۔ اس کے علاوہ، عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں متوقع کمی اور دیگر مرکزی بینکوں کی جانب سے شرحوں میں اضافے کی رفتار میں کمی بیرونی کھاتے اور اس کی فنانسنگ پر دباؤ کو کم کر سکتی ہے۔ بیرونی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے، کثیر جہتی اور دو طرفہ قرض دہندگان کی طرف سے موعودہ مالی اعانت کی جلد از جلد وصولی کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے جس سے زر مبادلہ کے بہاؤ میں بہتری آئے گی اور اسٹیک ہولڈرز کو تقویت ملے گی اور موجودہ منفی تاثرات کم ہوں گے۔ اس کے علاوہ، درآمدات پر قابو پانے کے لیے موجودہ انتظامی اقدامات پائیدار نہیں ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان میں نرمی کی ضرورت ہوگی۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ نرمی کے اقدامات کے ساتھ مجموعی درآمدی بل محدود رہے، یہ ضروری ہو گا کہ مالی سال 23ء میں مجوزہ مالیاتی یکجائی کا عمل پورا کیا جائے اور توانائی کی درآمدات کو کم کرنے کے لیے سخت اقدامات کیے جائیں۔

یہ بنیادی منظر نامہ ایشیا کی عالمی قیمتوں، ملکی رسد کے دھچکوں، مالیاتی موقف کے خطرات اور آئی ایم ایف پروگرام کی تکمیل سے مشروط ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ بدلتے ہوئے مقامی اور عالمی معاشی اور مالی ماحول پر بھی نظر رکھے گا۔ ہم اپنے اہداف کو پورا کرنے کے لیے جو بھی اقدامات ضروری ہیں وہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔

1 پاکستانی معیشت کی کیفیت اور مالی نظام

1.1 مالی استحکام کا جائزہ

نیشن شروع ہونے اور غیر معمولی پیمانے کی معاون اقتصادی پالیسیوں کی بدولت معمول کی حالت پر بندرتیج واپسی ہوئی۔ مزید برآں، کووڈ سے متعلقہ معاون اقتصادی پالیسیوں کے وقت اور سازش میں مختلف ممالک کے درمیان فرق کے ساتھ ساتھ قدرے معمول پر واپسی کے وقت میں فرق، پیداوار کی قلت اور سپلائی چین میں رکاوٹوں کا باعث بنا، جس سے اجناس کی عالمی قیمتوں خصوصاً توانائی کے نرخوں میں اضافہ ہو گیا (شکل 1.1)۔



سال گزرنے کے ساتھ ساتھ دو اضافی غیر متوقع عوامل ایشیا کی عالمی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنے۔ سب سے پہلے فروری 2022ء میں، روس یوکرین تنازعے کے آغاز اور اس کے نتیجے میں روس پر پابندیوں نے خطے سے مختلف ایشیا کی رسد میں خلل ڈالا اور عالمی معیشت کے لیے جغرافیائی سیاسی خطرات کو جنم دیا۔ دوسرا، چین کی سخت 'صفر کووڈ' پالیسی نے سال بھر عالمی مینوفیکچرنگ سپلائی چینز میں پیداوار اور بندرگاہ کی سرگرمیوں کو متاثر کیا، خاص طور پر جب اس کی قسم او میکرون کے نتیجے میں مالی سال 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے پر لاک ڈاؤن نافذ کیا گیا۔

مذکورہ دباؤ کے تناظر میں، سال آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ واضح ہو گیا کہ پوری دنیا میں مہنگائی توقع سے بلند اور زیادہ پائیدار تھی۔ نتیجتاً، کووڈ کے بعد دی جانے والی زری اعانت میں تیزی سے تبدیلی کی ضرورت تھی، یہ حالات پہلے کی توقعات کے برعکس تھے جن کے مطابق قیمتوں کے یہ دباؤ بڑی حد تک

جاری مالی سال 2022ء میں پاکستانی معیشت کی نمو میں مالی سال 21ء کے مقابلے میں مزید اضافہ ہوا کیونکہ اجناس کے دونوں اہم پیداواری شعبوں، بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) اور زراعت میں مضبوط ملکی طلب کے سبب پیداوار میں قابل ذکر اضافہ درج کیا گیا۔ ملک کے مالی نظام نے اس نمو میں معاونت کی، اور مالی سال 21ء کے دوران اس کے اثاثوں میں تقریباً 20 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 21ء میں تقریباً 16 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پالیسی کے محاذ پر اس سال کی خصوصیت زری پالیسی کا استرداد تھا، کیونکہ مالیاتی پالیسی غیر متوقع طور پر توسیعی ہو گئی جس نے دباؤ کی شدت کو مزید بڑھا دیا۔ بڑھتی ہوئی طلب، مہنگائی میں اضافے اور وسیع ہوتے جاری کھاتے کے خسارے جیسے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے زری پالیسی کا استرداد ضروری تھا، جس نے مالی منڈیوں پر دباؤ بھی بڑھا دیا، جس کی عکاسی روپے کی قدر میں کمی سے ہوتی ہے۔

1.1 پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالی سال 22ء میں پاکستان کی معاشی نمو توقع سے مضبوط رہی کیونکہ حقیقی جی ڈی پی میں 6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 5.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس نمو کے اہم محرکات میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں وسیع البنیاد توسیع اور بہتر زرعی پیداوار شامل ہیں۔ تاہم، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں، غیر منصوبہ بند مالیاتی تحریک، آئی ایم ایف کے پروگرام کی دوبارہ شروعات میں تاخیر، اور ملکی عدم استحکام معاشی عدم توازن پیدا کرنے کا سبب بنے۔ ان پیش رفتوں نے نمو کی پائیداری کو متاثر کیا، کیونکہ یہ مہنگائی میں توقع سے زیادہ اضافے، بیرونی اور مالیاتی خساروں میں توسیع اور روپے کی قدر میں کمی پر منتج ہوئے، جس نے ملک کی ساختی کمزوریوں خصوصاً کمزور پیداواریت اور صرف پر مبنی جی ڈی پی کی نمو پر بھاری انحصار کے حالات میں سرمایہ کاری کی کم سطح کو عیاں کر دیا۔

بین الاقوامی پیش رفتیں

مالی سال 22ء کے آغاز سے اجناس کی بین الاقوامی قیمتیں بلند سطح پر رہیں، جس کی وجوہات میں عالمی معاشی بحالی کے سبب رسد کی رکاوٹیں اور طلب کا دباؤ دونوں شامل ہیں۔ مؤخر الذکر کی کووڈ 19 کے دھچکے کے بعد عالمی سطح پر ویکسی

شکل 1.2: معاشی پالیسی کی بے یقینی کا اشاریہ



Source: State Bank of Pakistan, Easy Data and FRED

صورت حال کا عکاس تھا۔ مالیاتی اعانت کی وسعت اور گہرائی میں سال گزرنے کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا گیا، جس سے ملکی طلب بڑھ گئی (شکل 1.3)۔ اس میں مئی 2022ء میں اس کی حتمی واپسی سے پہلے، فروری 2022ء میں ایندھن اور بجلی کی قیمتوں کا منجمد ہونا بھی شامل ہے۔

عارضی تھے اور ان کو ایڈجسٹ کیا جاسکتا تھا۔ تاہم، کووڈ کی طویل غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے سختی کی رفتار میں احتیاط سے رد و بدل اہم تھا، تاکہ معاشی نمو پر اثرات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ لہذا، عالمی پالیسی سازوں کو سال کے دوران مہنگائی اور نمو کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی نازک صورت حال کا سامنا رہا۔

زری لحاظ سے سال کے آغاز میں ایک معاون زری پالیسی سے بھی ملکی طلب کو تقویت ملتی، جب کہ برآمدی مالکاری اسکیموں کے تسلسل نے برآمدات پر مبنی صنعتوں کو سہولت فراہم کی۔ اس کے علاوہ، طویل مدتی مالکاری سہولت کے تسلسل اور کووڈ پر مبنی عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) (جو مارچ 2021ء میں ختم ہو گئی)² کے تحت منظور شدہ مالکاری کی تقسیم نے بھی پیداواری گنجائش میں توسیع کو اعانت فراہم کی۔ کم لاگت والے مکانات کے فروغ نے بھی ملکی طلب بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالا۔

ان معاون مالیاتی اور زری پالیسیوں نے صنعتی سرگرمیوں پر مثبت اثر ڈالا کیونکہ مالی سال 22ء میں ایل ایس ایم کی نمو مسلسل دوسرے سال دوہندسی رہی۔ یہ نمو وسیع البنیاد تھی، کیونکہ مالی سال 22ء میں، 22 میں سے 19 شعبوں نے اضافہ درج کیا جبکہ پچھلے سال ان کی تعداد 15 تھی، اور مالی سال 22ء میں ملبوسات، خوراک اور گاڑیوں کے شعبے سرفہرست رہے۔ خوراک کے زمرے میں گنے کی فصل کی ریکارڈ پیداوار کی وجہ سے چینی کی

حقیقی شعبہ

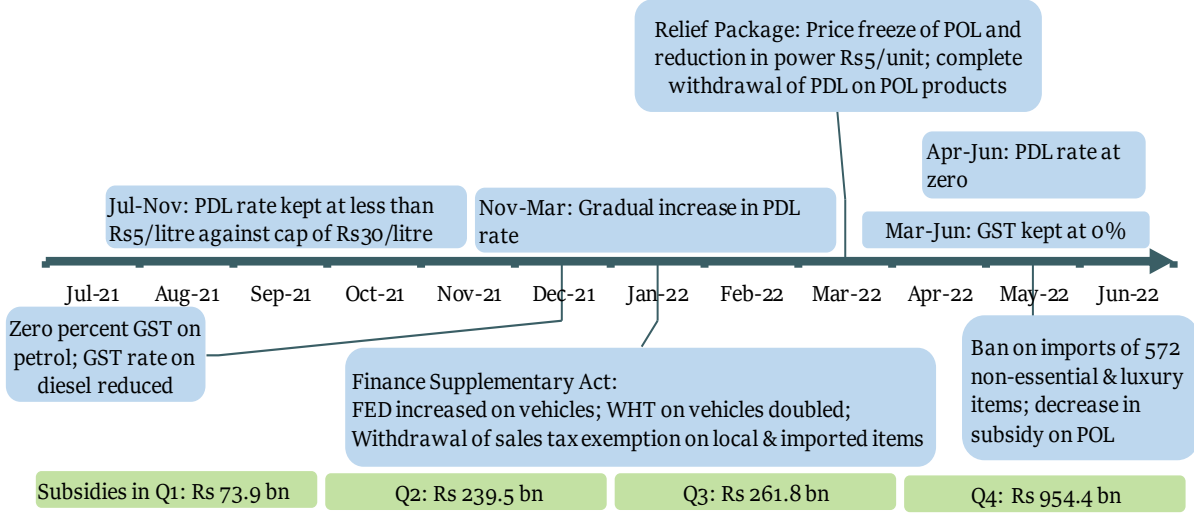
پاکستان میں، یہ عالمی دباؤ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی (شکل 1.2) میں نمایاں طور پر ظاہر ہوا۔ یہ حالات ملکی سیاسی عدم استحکام اور آئی ایم ایف پروگرام کے دوبارہ شروع ہونے میں توسیع شدہ تاخیر کے ساتھ نمودار ہوئے، یہاں تک کہ مالی سال 21ء اور مالی سال 22ء دونوں میں نمو توقع سے کہیں زیادہ مضبوط ثابت ہوئی، جس کے نتیجے میں دباؤ کی شدت خاصی بڑھ گئی۔ ((1)) احتفاظتی ٹیکوں کے لگانے کی رفتار میں اضافے اور واپائی حالات میں بہتری کے علاوہ بلند ملکی طلب میں مالی سال 22ء میں بڑی غیر تخمین شدہ مالیاتی توسیع کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی کووڈ پر مبنی معاون پالیسیوں کے مؤثر اثرات نے بھی اہم کردار ادا کیا۔

مالیاتی لحاظ سے مالی سال 22ء کے بجٹ میں اعلان کردہ مالیاتی یکجائی سے نمایاں انحراف دیکھنے میں آیا، جو گذشتہ دو برسوں کی یکجائی کے مقابلے میں مختلف

1 سال کے آغاز میں نمو کا عبوری تخمینہ مالی سال 21ء کے لیے 3.94 فیصد اور مالی سال 22ء کے لیے 5 تا 4 فیصد لگایا گیا تھا۔ تاہم، مئی 2022ء تک مالی سال 21ء کی نمو پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے 5.74 فیصد کر دیا گیا، اور مالی سال 22ء کی نمو کا عبوری تخمینہ 5.97 فیصد لگایا گیا تھا، جس سے مہنگائی اور کرنٹ اکاؤنٹ پر توقع سے کہیں زیادہ طلب کے دباؤ کا پتہ چلتا ہے۔

2 وبا کے دوران صنعت کو درپیش چیلنجوں کے پس منظر میں معاشی نمو کو سہارا دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مارچ 2020ء میں ٹی ای آر ایف کو نئے صنعتی یونٹس کے قیام کے لیے رعایتی ری فنانس اسکیم کے طور پر متعارف کرایا تھا۔ اسکیم کی مدت مارچ 2021ء میں مکمل ہو گئی۔ تاہم، مارچ 2021ء تک منظور شدہ قرضوں کی تقسیم مالی سال 22ء میں جاری رہی۔

شکل 1.3: اہم مالیاتی واقعات کی ٹائم لائن



Source: Ministry of Finance and Federal Board of Revenue

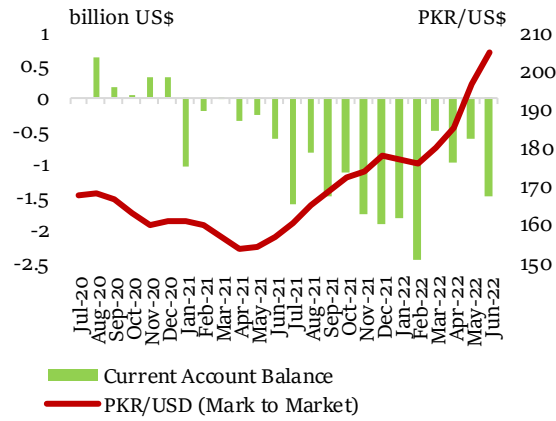
کے ساتھ توقع سے کم اضافے اور گنے کی دیر سے کٹائی کی وجہ سے فصل کی بوائی کار قبہ کم ہو گیا۔ موسمی حالات خریف کی فصلوں کے لیے سازگار تھے، تاہم، رنج کی فصلیں (اکتوبر تا دسمبر میں بوئی جاتی ہیں اور اپریل تا مئی میں ان کی کٹائی ہوتی ہے) خام مال خصوصاً پانی اور کھاد کی کم دستیابی سے متاثر ہوئیں، جس کی وجہ سے گندم کی پیداوار کم ہو گئی۔ کھاد کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور سردیوں کے موسم میں ملکی گیس کی قلت کی وجہ سے مالی سال 22ء میں کھاد کا استعمال گزشتہ سال کے مقابلے میں کم رہا اور رنج کے موسم میں اس کا اثر زیادہ نمایاں تھا۔

بیرونی شعبہ

مضبوط ملکی طلب اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کے دھچکے کے نتیجے میں سال کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں اضافہ ہو گیا۔ یہ مالی سال 22ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں 23.1 فیصد کمی میں سے کم از کم نصف کمی کا سبب ہے، جبکہ باقی خصوصاً مالی سال 22ء کے دوسرے نصف حصے میں بڑی حد تک ڈالر کی قدر میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے (شکل 1.4)۔ کارکنوں کی ترسیلات زر میں تقریباً 6.2 فیصد کمی معقول نمو ہوئی، جس میں ترقی یافتہ معیشتوں (خاص طور پر امریکہ اور برطانیہ) کی طرف سے کی گئی ترسیلات زر سرفہرست رہیں، جبکہ اس کے ساتھ ترسیلات پر وائس کرنے والوں کے لیے پالیسی ترغیبات کا تسلسل بھی برقرار رہا۔ سازگار پالیسی آمیزے اور عالمی طلب کی وجہ سے برآمدی وصولیوں میں بھی نمایاں اضافہ ہو گیا۔ تاہم،

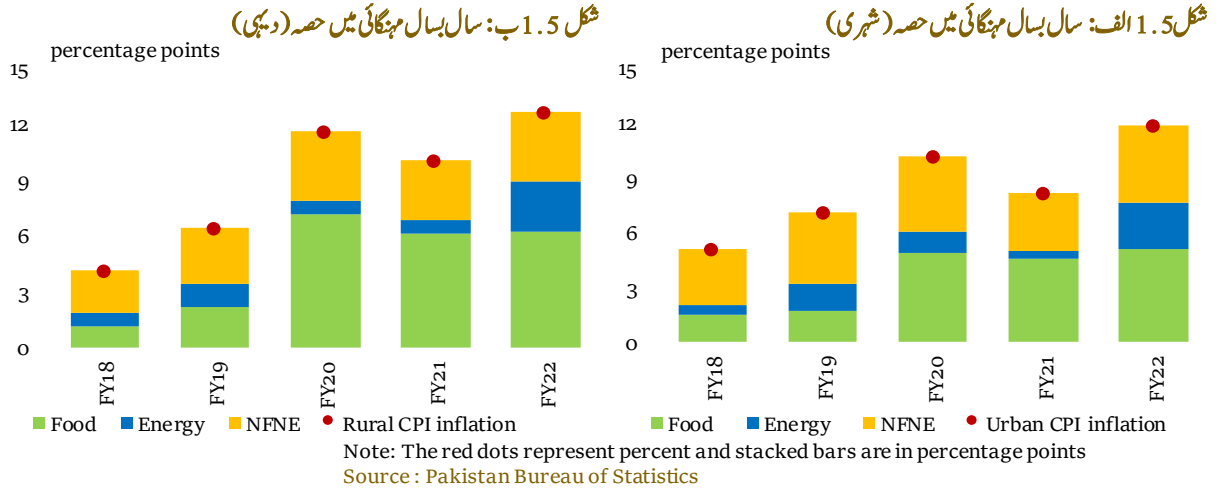
پیداوار میں اضافہ ہو گیا۔ پہلی سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار سازگار زری ماحول اور نئے ماڈلز اور اقسام متعارف ہونے کے حالات میں اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے، کارکنوں کی ترسیلات زر، اور فارم کی بہتر آمدنی کی مرہون منت تھی۔

شکل 1.4: جاری کھاتے کا توازن اور روپے کی قدر میں کمی



Source: Easy Data, State Bank of Pakistan

زراعت کے شعبے میں گزشتہ سال کے 3.5 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 22ء میں 4.4 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی کیونکہ چاول، گنے اور مکئی کی ریکارڈ پیداوار کے ساتھ ساتھ کپاس کی پیداوار میں اضافے نے گندم کی پیداوار میں کمی کی مکمل تلافی کر دی۔ زیر کاشت رقبے اور یافتہ دونوں میں کمی کی وجہ سے گندم کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ کم از کم امدادی قیمت کے اعلان میں تاخیر



مبادلہ کے معتدل اثر کے بعد توانائی اور غیر توانائی دونوں کی درآمدات تیسری سہ ماہی میں سست پڑنے لگیں۔ تاہم، روس یوکرین تنازعے کے آغاز نے عالمی اجناس کی قیمتوں کو نئی تحریک دی جس کے نتیجے میں توانائی کی درآمدات بڑھ گئیں جنہیں فروری 2022ء اور آخر مئی 2022ء کے درمیان ایندھن کی ملکی قیمتوں کے منجمد ہونے سے مزید تقویت ملی۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء کی آخری سہ ماہی کے دوران توانائی کی سال بہ سال درآمدات قدر اور حجم دونوں لحاظ سے کافی زیادہ تھیں۔

مالی سال 22ء کے دوران غیر توانائی درآمدات کا درآمدات کو بڑھانے میں نصف حصہ تھا، جو عالمی غیر توانائی اجناس کی قیمتوں میں وسیع البنیاد اضافے اور مضبوط ملکی طلب کی عکاسی کرتا ہے، جبکہ کوڈ 19 حفاظتی ٹیکوں کی خریداری نے بھی درآمدی نمو میں نمایاں کردار ادا کیا۔ پام آئل، فولاد، کھاد اور نیکیٹائل خام مال جیسی بہت سی اشیاء کے لیے، بلند اکائی قیمتوں کے اثر نے درآمدی مقدار میں کمی کی مکمل تلافی کر دی۔ تاہم، مشینری اور گاڑیوں جیسی کئی دیگر اشیاء کی درآمدات بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں، ٹی ای آر ایف اور ایل ٹی ایف ایف کے ساتھ ساتھ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر سازگار پالیسی ماحول کی بدولت زیادہ طلب کی عکاس تھیں۔

جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے سے پیدا ہونے والے ادائیگیوں کے فرق کی جزوی تلافی تقریباً 11 ارب ڈالر کی زیادہ خالص مالی رقوم کی آمد سے ہو گئی۔ مالکاری کے بڑے ذرائع میں ریاستی بانڈز سے ایک ارب ڈالر کی خالص آمد، سعودی عرب اور چین سے دو طرفہ ڈپازٹس، کووڈ مینجمنٹ کے لیے آئی

درآمدات کی نمو کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافے اور برآمدات میں وسیع البنیاد اضافے سے تجاوز کر گئی، جس کے سبب مالی سال 22ء میں جاری کھاتے کا خسارہ گذشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً چھ گنا اضافے کے ساتھ جی ڈی پی کے 4.6 فیصد تک پہنچ گیا۔

برآمدات کی نمو کی رفتار تقریباً دو گنی ہو کر مالی سال 22ء میں تقریباً 27 فیصد ہو گئی۔ زیادہ وصولیوں میں اہم روایتی اور غیر روایتی اجزادوں نے حصہ ڈالا۔ اگرچہ نیکیٹائل کی برآمدات کا اہم محرک کپاس کی بڑھتی ہوئی قیمتیں تھیں جن سے بلند اکائی قیمتوں کے حصول میں مدد ملی، تاہم گھریلو نیکیٹائل اور ملبوسات جیسی بلند قدر اضافی کی حامل اشیاء کی مقدار میں نمایاں اضافے نے بھی کردار ادا کیا۔ اس پیش رفت کو مارکیٹ کی طے کردہ شرح مبادلہ، عالمی طلب کے سازگار محرکات خاص طور پر امریکہ اور یورپی یونین 27 میں، اور حکومت اور اسٹیٹ بینک کی سازگار پالیسیاں شامل ہیں جن سے صنعت میں پیداواری گنجائش کے بلند استعمال اور استعداد کو بڑھانے میں سہولت ملی۔ نان نیکیٹائل جز میں اضافہ بنیادی طور پر چاول، مکئی، صاف تانبے اور ایتھائل الکحل کی زیادہ برآمدات سے ہوا ہے۔

مالی سال 22ء میں درآمدات میں 33 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس یہ 24 فیصد بڑھی تھیں۔ کل درآمدات میں توانائی کا حصہ مالی سال 22ء میں بڑھ کر 26 فیصد ہو گیا جو ایک سال پہلے 18 فیصد تھا اور یہ زیادہ ملکی طلب اور توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ نومبر اور دسمبر 2021ء میں اسٹیٹ بینک کی پالیسی کی شرح میں تیزی سے اضافے اور مارکیٹ پر مبنی شرح

ر قوم سے زیادہ ادائیگی نے بھی اسے بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ کووڈ 19 ویسی نیشن پر وفاقی حکومت کے اخراجات کی وجہ سے گرانٹس میں اضافہ ہو گیا۔ غیر سودی جاری اخراجات میں بجٹ شدہ رقوم سے ہٹ کر توسیع کے ساتھ مالی سال 22ء میں وفاقی ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کی گئی۔ تاہم، صوبائی ترقیاتی اخراجات میں نمونے اس کی تلافی کر دی، جو وفاقی اور صوبائی ترقیاتی اخراجات میں مشترکہ طور پر 26 فیصد اضافے پر منتج ہوا۔

آمدنی کے لحاظ سے اجناس کی قیمتوں کے دھچکے کے اثرات دو متضاد طریقوں سے ظاہر ہوئے۔ ایک طرف، ایندھن کی قیمتوں پر مالیاتی ریلیف فراہم کرنے کے حکومتی فیصلے سے ملکی سیلز ٹیکس کی وصولی اور پیٹرولیم مصنوعات پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی دونوں میں کمی واقع ہوئی۔ دوسری جانب، عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کی وصولی میں خاطر خواہ اضافے کا باعث بنی، جس نے ملکی سیلز ٹیکس کی وصولی میں 15 فیصد کمی کی تلافی کر دی۔ مالی سال 22ء کے دوران فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے ذریعے کل ٹیکس وصولی میں گذشتہ سال کے 19 فیصد کے مقابلے 29 فیصد اضافہ ہو گیا، جس نے نان ٹیکس محاصل میں کمی کے خلاف اعانت فراہم کی۔ پی ڈی ایل کے تحت کم وصولی اور ترمیم شدہ اسٹیٹ بینک ایکٹ کے تحت اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی کے طریقہ کار میں تبدیلی کی وجہ سے این ٹی آرز میں 20 فیصد سے زیادہ کمی واقع ہوئی۔³

بیرونی قرضوں میں اضافہ بنیادی طور پر دو طرفہ قرضوں اور ریاستی بانڈز کے اجرا کے ساتھ کثیر طرفہ ذرائع سے قرضوں میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ بہر حال، بلند برآمدات اور قرضہ سروس معطلی کے اقدام کے تحت فراہم کردہ 14 ماہ کے قرض ریلیف کے تحت قرضوں کی ری شیڈولنگ کی وجہ سے ادائیگی کی صلاحیت میں بہتری آگئی۔ تاہم، دسمبر 2021ء میں ڈی ایس ایس آئی کی میعاد ختم ہونے کے بعد بیرونی قرضوں کی ادائیگی کے دباؤ میں اضافہ ہو گیا۔ ملکی ذرائع میں، حکومت نے ترمیم شدہ اسٹیٹ بینک ایکٹ کے مطابق اسٹیٹ بینک سے قرض نہیں لیا، اور بنیادی طور پر کمرشل بینکنگ سسٹم پر انحصار کیا

ایم ایف کی جانب سے 2.8 ارب ڈالر کے اضافی ایس ڈی آر مختص کرنا، اور توسیعی فنڈ سہولت (فروری 2022ء میں) کے چھٹے جائزے کی تکمیل کے بعد آئی ایم ایف سے 1.1 ارب ڈالر کی قسط کا اجرا شامل ہیں۔

تاہم، اجناس کی قیمتوں کے دھچکے کے تناظر میں تیسری سہ ماہی میں قرضوں کی خاصی واپسی، خالص ایف ڈی آئی میں معمولی اضافے، جزدانی سرمایہ کاری کے اخراج، اور کان کنی کے منصوبے کے لیے ثالثی ایوارڈ کے تحت ادائیگی کے تصفیے سے ادائیگیوں پر دباؤ بڑھ گیا۔ یہ خاص طور پر دوسری ششماہی میں واضح تھا جب آئی ایم ایف پروگرام کے دوبارہ آغاز میں تاخیر اور سیاسی عدم استحکام منصوبہ بند بیرونی رقوم میں نمایاں کمی پر منتج ہوئے۔ نتیجتاً، مالی سال 22ء میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر 7.5 ارب ڈالر کی کمی سے 9.8 ارب ڈالر گئے جبکہ دوران سال پاکستانی روپے کی قدر میں 23 فیصد کمی واقع ہوئی۔

مالیاتی پیش رفتیں

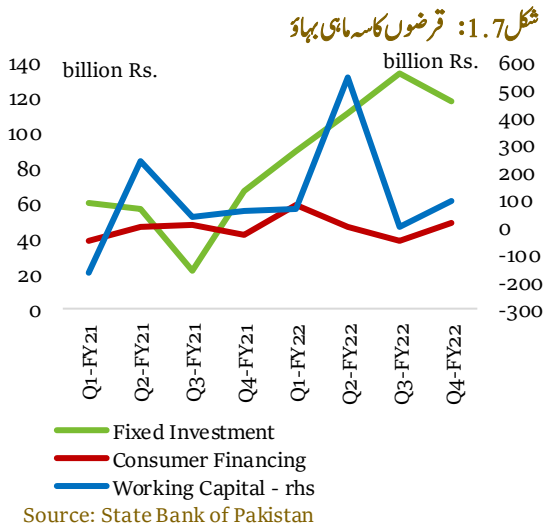
بجٹ میں طے شدہ مالیاتی یکجائی کے برعکس بنیادی خسارہ دگنے سے زیادہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 3.1 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ مالیاتی خسارہ مالی سال 21ء کے 6.1 فیصد سے بڑھ کر جی ڈی پی کے 7.9 فیصد تک پہنچ گیا۔ یہ بگاڑ بڑی حد تک سبسڈی میں اضافے کی وجہ سے ہوا، جو 1.5 فیصدی درجے بڑھ کر جی ڈی پی کے 2.3 فیصد تک پہنچ گئی۔ مالکاری کی بلند ضروریات کے باعث عوامی قرضوں میں اضافہ ہو گیا، جس میں بیرونی اور ملکی قرضوں کا یکساں حصہ تھا۔

اخراجات کے لحاظ سے مالی سال 22ء میں حکومت کے سودی اخراجات میں معمولی اضافہ دیکھا گیا لیکن یہ جی ڈی پی کے لحاظ سے گذشتہ سال کی سطح کے آس پاس رہا۔ تاہم، غیر سودی جاری اخراجات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ حکومت کے امدادی پہنچ کے تحت زیادہ سبسڈیز اور سماجی تحفظ کی گرانٹس تھیں۔ موخر الذکر حکومت کے فروری 2022ء کے آخر میں ایندھن اور بجلی کی قیمتوں کو منجمد کرنے کے فیصلے کے بعد چوتھی سہ ماہی میں سب سے زیادہ نمایاں تھا جو مالی سال 22ء کے مجموعی زراعت کا 62 فیصد بنتا ہے۔ سرکلر ڈیٹ مینجمنٹ پلان کے تحت زراعت کی مد میں بجٹ میں مختص

³ منتقلی کے طریقہ کار میں تبدیلی کی وجہ سے مالی سال 22ء میں اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومت کو منتقلی سال بہ سال بنیادوں پر کم ہو گئی۔ ایس بی پی ایکٹ میں ترمیم سے پہلے، جو کہ مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی میں نافذ العمل ہوئی، ہر سہ ماہی کے آخر میں اسٹیٹ بینک کا منافع حکومت کو منتقل کر دیا جاتا تھا۔ تاہم، ترمیم کے بعد اسٹیٹ بینک کے منافع کو ہر مالی سال کے اختتام پر سالانہ مالی گوشواروں کو حتمی شکل دینے کے بعد منتقل کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کا ایک پورے مالی سال کا منافع اگلے مالی سال میں حکومت کو منتقل کر دیا جائے گا۔

تقریباً ایک تہائی حصہ ڈالا۔ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں اضافہ تمام ایشیا اور خدمات میں وسیع البنیاد تھا، حالانکہ ایشیا پر اس کے اثرات زیادہ واضح تھے۔ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی مالی سال 22ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ رہی اور مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں دوہندسی مہنگائی کی سطح تک پہنچ گئی۔

اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے ساتھ مضبوط ملکی اور بیرونی طلب کے حالات میں نجی شعبے کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہو گیا، جس کی وجہ سے سال کے دوران قرضوں کی طلب بڑھ گئی۔ مالی سال 22ء میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں کے لیے قرضوں میں تقریباً 21 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال 11 فیصد نمو ہوئی تھی۔ نجی شعبے کے قرضوں میں تقریباً 68 فیصد اضافہ جاری سرمائے کے قرضوں میں ہوا کیونکہ برآمدی نوعیت کے کاروباری اداروں کی مالی ضروریات بلند برآمدی حجم کی وجہ سے بڑھ گئی تھیں۔ بقیہ نمو پیداواری گنجائش میں اضافے کے لیے معین سرمایہ کاری قرضوں میں ہوئی جن کی فنڈنگ بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کی ایل ٹی ایف ایف اور ٹی ای آر ایف جیسی رعایتی مالکاری اسکیموں سے کی گئی۔



مالی سال 22ء میں صارفین کے قرضوں میں 27 فیصد اضافہ ہوا، جس میں بڑا حصہ ہاؤس بلڈنگ قرضوں کا تھا، اور یہ اضافہ ملک میں ہاؤسنگ اور تعمیراتی قرضوں کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک، حکومت اور بینکوں سمیت تمام اسٹیک ہولڈرز کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ تھا۔ مالی سال 22ء کے دوران مکانات کے جزدان کا واجب الادا اسٹاک تقریباً دگنا ہو گیا۔ صارفین کے

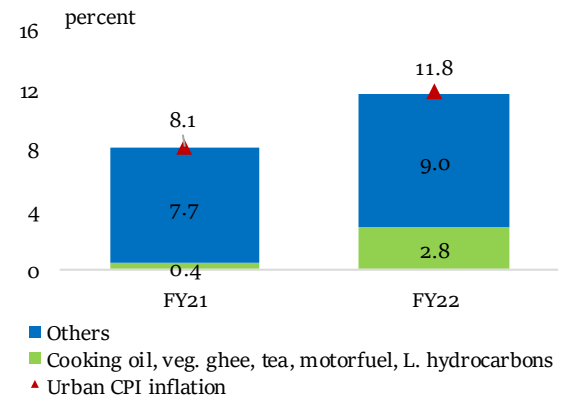
گیا۔ خاص طور پر اس مدت کے دوران کل ملکی قرضوں میں رواں شرح کے طویل مدتی آلات کا حصہ بڑھ گیا۔

مہنگائی اور قرضہ جاتی ترقی

اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مالی سال 22ء میں گزشتہ برس کے 8.9 فیصد سے بڑھ کر 12.2 فیصد تک پہنچ گئی۔ بین الاقوامی اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں، مضبوط ملکی طلب اور کرنسی کی قدر میں کمی نے مالی سال 22ء میں مہنگائی کو متاثر کیا۔ زمرہ جات کے لحاظ سے غذائی گروپ مہنگائی کا بڑا ذریعہ تھا، جو مجموعی مہنگائی کے تقریباً نصف کا ذمہ دار تھا جبکہ مالی سال 21ء کے مقابلے میں مہنگائی بڑھانے میں توانائی گروپ نے اہم کردار ادا کیا، اس کے علاوہ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی نے بھی اس میں حصہ ڈالا (شکل 1.5 الف اور ب)۔

سال کے بیشتر حصے میں ایندھن کی قیمتوں پر مالیاتی ریلیف کے باوجود توانائی کی مہنگائی، قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں اضافے کا باعث بنتی رہی۔ عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافے اور پاکستانی روپے کی قدر میں بڑی کمی کے اثرات کی عکاسی کرتے ہوئے خوردنی تیل، چائے، مائع ہائیڈرو کاربن، اور ایندھن جیسے اہم زمروں نے سال کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں تقریباً ایک چوتھائی حصہ ڈالا (شکل 1.6)۔

شکل 1.6: سال بسال بنیادوں پر مہنگائی کا حصہ



طلب اور لاگت دونوں کے دباؤ کی وجہ سے مالی سال 22ء میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں بھی کافی اضافہ ہو گیا، جس نے شہری اور دیہی مہنگائی میں

جدول 1.1: مالی شعبے کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی

ارپ روپے					
	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	جون 21ء	دسمبر 21ء	جون 22ء
مانیکرو فنانس بینک	380	494	514	582	604
ترقیاتی مالی ادارے	377	439	535	539	807
غیر بینک مالی ادارے	1,339	1,700	1,839	2,023	2,171
بیہ	1,727	2,017	2,134	2,252	2,359
سی ڈی این ایس	3,998	4,248	3,942	3,884	3,630
بینک	21,991	25,124	28,177	30,058	34,861
کل	29,812	34,021	37,140	39,339	44,433
اثاثوں میں سال بسال نمو (فیصد)					
مانیکرو فنانس بینک	15.9	30.0	28.3	17.8	17.6
ترقیاتی مالی ادارے	58.1	16.5	29.1	22.6	50.8
غیر بینک مالی ادارے	13.0	27.0	30.2	19.0	18.1
بیہ	17.3	16.8	16.7	11.7	10.6
سی ڈی این ایس	9.4	6.2	-7.4	-8.5	-7.9
بینک	11.7	14.2	18.9	19.6	23.7
مجموعی مالی شعبہ	12.2	14.1	16.0	15.6	19.6
مجموعی اثاثوں میں فیصد حصہ					
مانیکرو فنانس بینک	1.3	1.5	1.4	1.5	1.4
ترقیاتی مالی ادارے	1.3	1.3	1.4	1.4	1.8
غیر بینک مالی ادارے	4.5	5.0	5.0	5.1	4.9
بیہ	5.8	5.9	5.7	5.7	5.3
سی ڈی این ایس	13.4	12.5	10.6	9.9	8.2
بینک	73.8	73.8	75.9	76.4	78.5
اثاثے بطور سی ڈی بی فیصد **					
مانیکرو فنانس بینک	0.8	1.0	0.9	0.9	0.9
ترقیاتی مالی ادارے	0.8	0.9	1.0	0.9	1.2
غیر بینک مالی ادارے	2.9	3.3	3.3	3.3	3.2
بیہ	3.8	3.9	3.8	3.7	3.5
سی ڈی این ایس	8.8	8.2	7.1	6.3	5.4
بینک	48.2	48.6	50.5	49.0	52.1
مجموعی اثاثے	65.3	65.8	66.6	64.1	66.4

نوٹ: مارچ 2022ء تک بیہ کے اعداد و شمار *

** مارکیٹ کی قیمتوں پر سی ڈی بی (100=16-2015)

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پاکستان دفتر شماریات

خاص طور پر مالی شعبے میں بینکاری شعبے کو کلیدی حیثیت حاصل ہے جس کی وجہ سے مالی شعبے کے اثاثوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ مالی سال 22ء کے دوران بینکاری شعبے کے اثاثوں کی بنیاد میں 23.7 فیصد اضافہ ہوا جو بڑی حد تک سرمایہ کاریوں اور قرضوں میں نمو کا مرہون منت ہے۔ ڈپازٹس اور قرض

قرضوں کی دیگر اقسام جیسے کار اور ذاتی قرضوں کی قرض لینے کی لاگت میں اضافے کی وجہ سے سال گزرنے کے ساتھ کمی ہوتی گئی۔ اس کے علاوہ، طلب میں نمو، خاص طور پر آٹوموبائلز کے لیے، کو معتدل بنانے کے لیے کئی محتاطیہ اقدامات بھی سال کے دوران کاروں اور ذاتی قرضوں کے بہاؤ میں کمی کا باعث بنے (شکل 1.7)۔

کمرشل بینکاری نظام سے حکومتی قرضوں میں بھاری اضافے اور قرضوں کے استعمال میں خاطر خواہ نمو کے نتیجے میں مالی سال 22ء کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں دگنے سے بھی زیادہ اضافہ ہو گیا۔ تاہم، بینکاری نظام کے خالص غیر ملکی اثاثے جاری کھاتے کے خسارے میں توسیع اور اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے زرخیز ذخائر میں کمی کی وجہ سے تیزی کے ساتھ سکڑ گئے، اس لیے مالی سال 22ء کے دوران کرنسی کی فراہمی میں اضافہ گزشتہ سال کے 16.2 فیصد سے کم ہو کر 13.6 فیصد پر آ گیا۔ حکومت کی میزانی قرضوں کی بلند ضروریات اور نجی شعبے کے قرضوں کی زیادہ خواہش نے کرنسی مارکیٹ کے حالات کو مشکل بنا دیا، اور شبیہ زرخوں اور ثانوی مارکیٹ کی یافتوں دونوں میں سال کے دوران خصوصاً مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں پالیسی ریٹ سے خاصا انحراف دیکھنے میں آیا۔

1.2 مالی نظام کی کیفیت

پاکستان میں مالی شعبے کی نگرانی اسٹیٹ بینک اور سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کو سونپی گئی ہے۔ پاکستان کا مالی شعبہ بینکوں، ترقیاتی مالیاتی اداروں (ڈی ایف آیز)، مانیکرو فنانس بینکوں، ایکسچینج کمپنیوں، ادائیگی سروس آپریٹرز / ادائیگی کے نظام فراہم کرنے والوں اور الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز پر مشتمل ہے جن کی ضابطہ کاری اسٹیٹ بینک کے تحت ہے، جبکہ غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آیز) اور بیہ کمپنیوں کی ضابطہ کاری ایس ای سی پی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز (سی ڈی این ایس) حکومت کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے عام لوگوں سے بچتیں جمع کرتا ہے (شکل 1.8)۔

مالی اداروں میں اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل اداروں کا مالی شعبے کے اثاثوں میں حصہ 80 فیصد سے زیادہ ہے۔ اسی طرح، ان اداروں کی مالی کارکردگی اور استحکام ملک کے مالی نظام اور مجموعی معیشت کے لیے اہم ہے۔

جدول 1.2: بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں کی بیلنس شیٹ

ارب روپے						
جون 22ء	دسمبر 21ء	جون 21ء	دسمبر 20ء	دسمبر 19ء	دسمبر 18ء	
بینک						
34,861	30,058	28,177	25,124	21,991	19,682	مجموعی اثاثے
17,829	14,554	14,162	11,935	8,939	7,914	سرمایہ کاریاں (خالص)
10,890	10,121	8,808	8,292	8,249	7,955	قرضے (خالص)
23,730	21,720	20,441	18,519	15,953	14,254	ڈپازٹس
ترقیاتی مالی ادارے						
807	539	535	439	377	238	مجموعی اثاثے
584	338	368	287	240	122	سرمایہ کاریاں - خالص
160	140	117	111	92	82	قرضے - خالص
31	34	23	27	12	12	ڈپازٹس
مائیکرو فنانس بینکس						
604	582	514	494	380	328	مجموعی اثاثے
133	133	99	97	52	55	سرمایہ کاریاں - خالص
310	278	253	231	207	185	قرضے - خالص
447	423	378	373	266	239	ڈپازٹس

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بڑھ کر 11.5 ارب روپے (مالی سال 21ء میں 4.4 فیصد) تک پہنچ گئے اور مجموعی شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) کم ہو کر 14.9 فیصد پر آگئی۔

گیری کا اثاثوں کے اضافے میں حصہ بالترتیب 49.2 فیصد اور 43.1 فیصد بنتا ہے (جدول 1.1 اور 1.2)۔

مالی سال 22ء میں غیر بینک مالی اداروں نے اپنی ترقی کی رفتار کو برقرار رکھا اور اس کے اثاثے 18.1 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 2,171 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ این بی ایف آئی شعبے میں اثاثہ جاتی انتظام کے زمرے کو بلا دستی حاصل رہی، تاہم این بی ایف آئی شعبے کا مارکیٹ شیئر مالی سال 21ء کے 85.8 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 22ء میں 85.2 فیصد ہو گیا۔ میوچل فنڈز نے ریٹیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ (آرای آئی ٹی) کی بدولت نمو کی رفتار کو جاری رکھا، کیونکہ حال ہی میں متعدد آرای آئی ٹی اسکیمیں شروع کی گئی ہیں۔⁵ اس کے علاوہ سرمایہ کاری فنانس کمپنیاں اور غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں جو مالکاری کے کاروبار سے وابستہ ہیں اور این بی ایف آئی کے اثاثوں میں ان کا حصہ 14.8 فیصد ہے، نے اس شعبے کی مجموعی نمو میں معاونت کی۔ قرض دینے والے جز کے اثاثوں کی بنیاد مالی سال 22ء میں 23.6 فیصد اضافے کے ساتھ 322.1 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

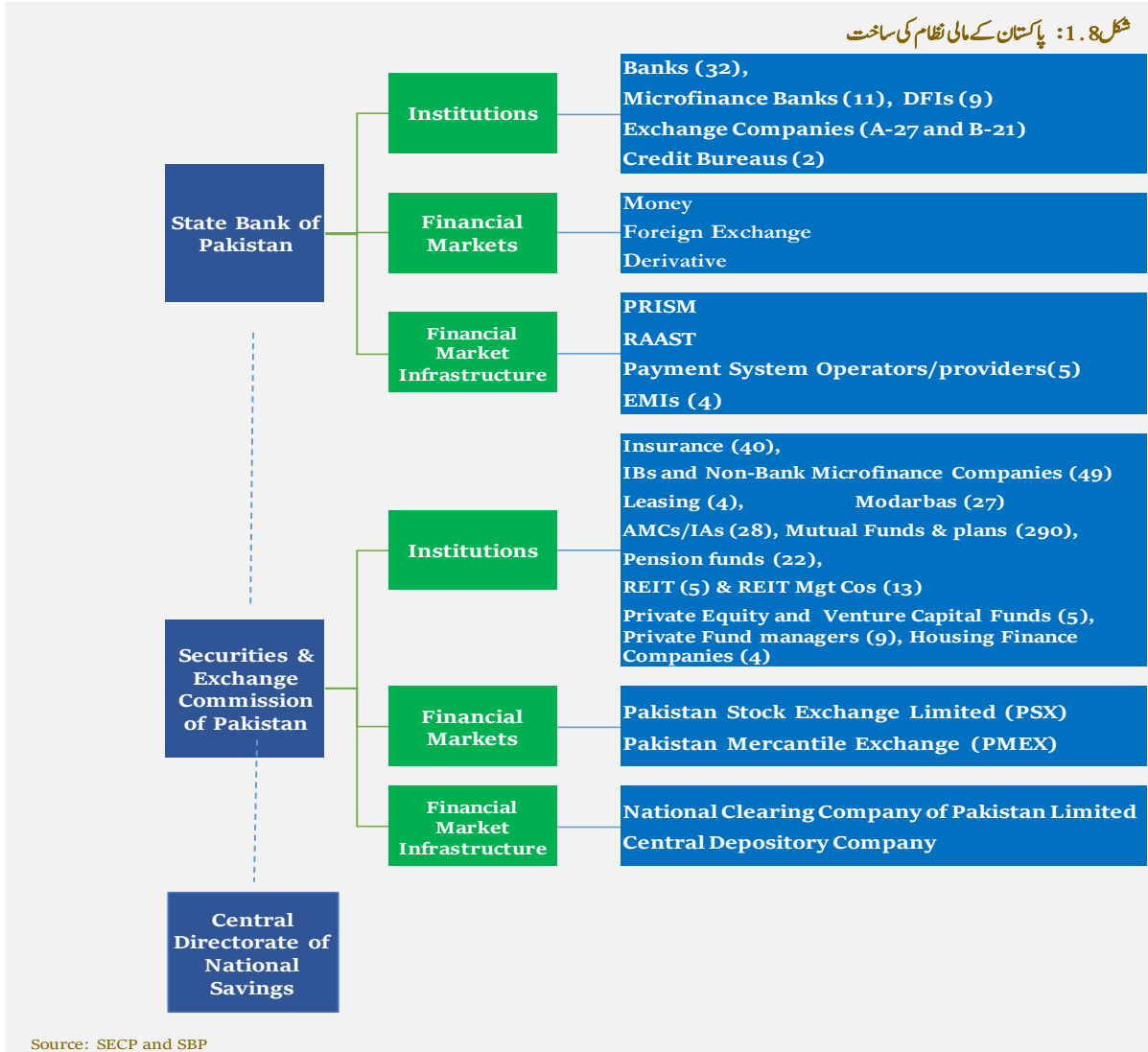
ڈی ایف آئی سرمایہ کاری میں اضافے سے مالی سال 22ء میں ان کے اثاثے 50.8 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 807.0 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اثاثوں میں زیادہ تر اضافہ مالی اداروں کے قرضوں پر مشتمل تھا۔ خالص سودی آمدنی میں کمی اور تمویں کے اخراجات میں اضافے کی وجہ سے مالی سال 22ء میں منافع سالانہ بنیادوں پر 3.4 ارب روپے کمی کے ساتھ 13.8 ارب روپے⁴ ہو گیا۔

مائیکرو فنانس بینکوں کی طرف سے بہت زیادہ قرضے دینے کی وجہ سے مالی سال 22ء میں ان کے اثاثے 17.6 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 604.2 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ قرضے 252.5 ارب روپے سے بڑھ کر 310.2 ارب روپے تک پہنچ گئے، جبکہ سرمایہ کاریاں 98.6 ارب روپے سے بڑھ کر 132.8 ارب روپے ہو گئیں۔ بڑھتے ہوئے غیر فعال قرضوں پر تمویں کے مسلسل اخراجات کی وجہ سے حالیہ برسوں میں مجموعی طور پر اس شعبے نے نقصانات درج کیے ہیں۔ مالی سال 22ء کے دوران شعبے کے نقصانات

⁴ ڈی ایف آئی سرمایہ کاری کا منافع 2021ء کی آخری دو ماہوں اور 2022ء کی پہلی دو ماہوں کے منافع کو ظاہر کرتا ہے۔

⁵ مالی سال 22ء کے دوران چار نیوز سیکٹروں نے سرمایہ کاروں کو اپنے پورٹ فولیو میں پیش کیے ہیں، جس سے اسکیٹوں کی تعداد پانچ ہو گئی ہے۔

شکل 1.8: پاکستان کے مالی نظام کی ساخت



Source: SECP and SBP

چیلنجوں اور پالیسی کی غیر یقینی صورت حال کا سامنا رہا ہے اور مالی شعبے نے مالی سال 22ء میں قرضوں اور مالی خدمات کی بلا تعلق فراہمی کے ساتھ معاشی بحالی میں مدد کی۔ مالی سال 21ء میں 16 فیصد نمو کے مقابلے میں مالی سال 22ء میں شعبے کے مجموعی اثاثوں کی بنیاد میں 19.6 فیصد اضافہ ہوا۔ مالی شعبے کے اثاثوں اور جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے مالی گہرائی 66.4 فیصد پر رہی جو تقریباً پچھلے سال کی تقابلی سطح پر ہے (جدول 1.1)۔

اپنے ہم پلہ ممالک کے مقابلے میں پاکستان کے مالی شعبے کے کلیدی اظہار یوں میں بہتری کی کافی گنجائش موجود ہے، جو قیمت اور مالی استحکام کے ساتھ ساتھ پاکستان کے پیداواری وسائل کے استعمال کے لیے اہم ہے۔

مارچ 22ء تک بیمہ کے شعبے کے اثاثوں کی بنیاد 10.6 فیصد (مالی سال 22ء کی پہلی 3 ماہیوں کے دوران) اضافے کے ساتھ بڑھ کر 2,359.3 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے۔ 40 فعال بیمہ کمپنیاں ہیں جن میں تقریباً 30 غیر حیاتی بیمہ کے شعبے میں ہیں۔ تاہم، اپنے بھاری حجم کے لحاظ سے حیاتی بیمہ کا شعبہ بیمہ کی صنعت پر حاوی ہے اور اثاثوں کے لحاظ سے اس کا مارکیٹ شیئر 80 فیصد سے زیادہ ہے۔

مالی شعبے کی ترقی کی کیفیت

جیسا کہ بحث کی جا چکی ہے کہ پاکستان کے مالی شعبے پر کمرشل بینکوں کا غلبہ ہے، جو مالی وساطت کے عمل میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں اور مالی شعبے کے اثاثوں کی بنیاد میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ پاکستان کی معیشت کو مختلف

کم مالی گہرائی کا مسئلہ بھی بڑی حد تک آبادی کی اکثریت اور رسمی مالی خدمات کی صنعت کے درمیان مبہم روابط کا عکاس ہے۔ ملک میں بالغ آبادی کے پانچویں حصے سے تھوڑا سا زیادہ کے پاس بینک اکاؤنٹس ہیں جو کہ ابھرتی منڈیوں کے ہم پلہ ممالک کے مقابلے میں کم ہے (جدول 1.3)۔⁶ مالی ادارے کے ساتھ روابط کی کمی کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے افراد اور کاروبار صرف کریڈٹ، ڈپازٹس یا دیگر مصنوعات جیسے بیمہ کوریج کے لیے بینکوں سے رجوع نہیں کرتے ہیں۔ ایک اہم متعلقہ عنصر پاکستان میں بچت کی کم شرح ہے جو وساطت کے لیے فنڈز کی دستیابی کو محدود کرتی ہے۔ اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان میں سے اکثر کو کریڈٹ کے منفی فیصلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ بینکوں کے پاس ممکنہ قرض دہندگان کا صحیح اندازہ لگانے کے لیے بہت سارے متعلقہ پیرامیٹرز اور ڈیٹا تک رسائی نہیں ہے۔ معلومات کی غیر ہم آہنگی مالی ترقی میں ساختی چیلنجوں کی شدت کو بڑھا دیتی ہے۔ اگرچہ پاکستان میں کریڈٹ یورو کام کر رہے ہیں، لیکن ان کی کوریج دیگر ممالک کے مقابلے میں کم ہے۔

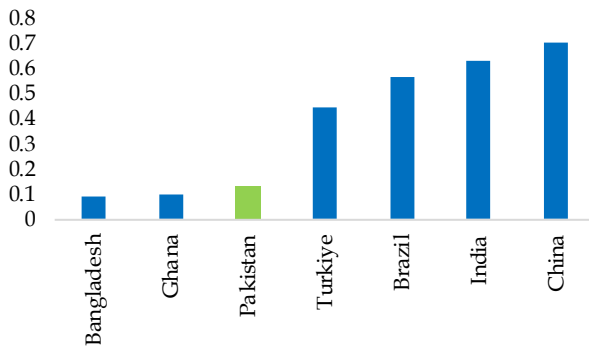
نئی شعبے کا قرضہ پائیدار اقتصادی نمو کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہم پلہ ممالک کے مقابلے میں پاکستان میں نئی شعبے کے قرضے کی سطح کم ہے۔ قرضوں کی کم سطح کے ذمہ دار اہم عوامل⁷ یہ ہیں: الف) معلومات کا فقدان، جو مالی اداروں کی قرض لینے والوں کی قرضہ جاتی سہک کا اندازہ لگانے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے۔ ب) بینک مالکاری کے لیے ضروری دستاویزات اور معلومات کے تقاضوں کو پورا کرنے میں چھوٹے قرض گیروں کی صلاحیت یا ارادے کی کمی۔

خاص طور پر، پاکستان دیگر ترقی پذیر اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مقابلے میں مالی منڈی کی ترقی، مالی رسائی، کریڈٹ اور بیمہ کی سرایت، اور سرمایہ منڈی کی ترقی کے لحاظ سے پیچھے ہے۔ نئی شعبے کا قرضہ جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر ہم پلہ ممالک کے مقابلے میں کم ہے۔ اسی طرح، جی ڈی پی کے حصے کے طور پر رہن کے قرضے یعنی طویل مدتی قرضے کم ہیں (جدول 1.3)۔

مختلف ممالک کے موازنے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی اداروں کی گہرائی کے لحاظ سے، پاکستان ایشیا، لاطینی امریکہ، یورپ اور افریقہ میں دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے ہم پلہ ممالک سے پیچھے ہے (شکل 1.9 الف)۔ اسی طرح، مالی منڈی کی گہرائی کے معاملے میں پاکستان کی تقابلی کارکردگی سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ فرموں اور افراد کو اپنی بچت اور سرمایہ کاری کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بہت محدود مالی ذرائع دستیاب ہیں (شکل 1.9 ب)۔

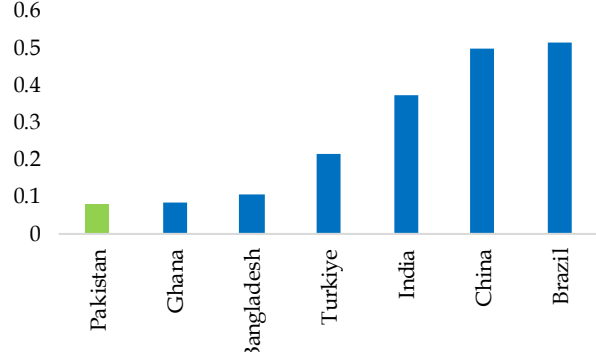
مرکزی بینک کے نقطہ نظر سے یہ مالی اظہار یہ زری پالیسی کی ترسیل کے ساتھ ساتھ حکومت کے پائیدار، مساوی اور جامع اقتصادی نمو کے ہدف کے حصول میں حصہ ڈالنے کے حوالے سے چیلنج ہیں۔ یہ نتیجہ جزوی طور پر معاشی عدم استحکام کے اعادے، تنازعات کے حل کے طریقہ کار، ادائیگیوں کے توازن کے بحران اور بینکاری نظام میں حکومت کے بالادست قرض گیر بننے کا نتیجہ ہے۔

شکل 1.9 ب: مالی مارکیٹ کی گہرائی



latest available data for each country
Source: IMF Financial Development Index Database

شکل 1.9 الف: مالی ادارے کی گہرائی



latest available data for each country
Source: IMF Financial Development Index Database

⁶ یہ اعداد و شمار عالمی بینک کے گلوبل فائینڈیکس ڈیٹا بیس سے لیے گئے ہیں، جو طلب کے سروے پر مبنی ہیں، اس لیے ان کی اسٹیٹ بینک کے درج کردہ اعداد و شمار، جنہیں اس رپورٹ میں استعمال کیا گیا ہے، سے مماثلت ضروری نہیں۔

⁷ حالیہ پالیسی اصلاحات کے تناظر میں پاکستان میں نئی شعبے کے قرضوں کی سرایت کی کم سطح پر تفصیلی بحث کے لیے اسٹیٹ بینک کی پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ برائے 2019-2020ء ملاحظہ فرمائیے۔

سال	چین	بھارت	بنگلہ دیش	پاکستان	ترکی	ملائیشیا	سری لنکا	انڈونیشیا
2020	183	55	39	15	71	134	-	38.7
2019	-	7.9	0.9	0.6	4.9	-	-	4.5
2020	219	80	68	50	93	159	-	44
2020	-	55	39	88	36	62	101	42
2021	153	66	43	31	62	102	65	41
2021	89	78	53	21	74	88	89	52
2019	-	63	-	6.7	0	89	49	40
2019	100	0.0	5	12	80	65	0	31
2020	83	97	24	15.6 ^d	33	130	20	47
2021	3.9	4.2	0.5	0.7	1.3	5.3	1.3	1.6

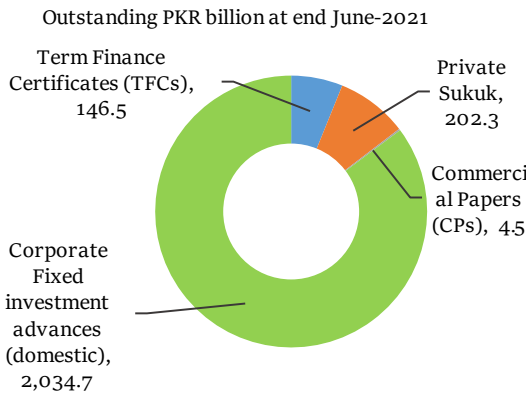
* کسی مالی ادارے میں اکاؤنٹ کی ملکیت یا موبائل، مٹی، سروس پرووائڈر (15 سال سے زائد آبادی کا فیصد)

ماخذ: آئی ایم ایف۔ عالمی بینک۔ ہیگلی لائبریری۔ اسٹیٹ بینک کا حساب۔ سوئس انسٹیٹیوٹ گنمانبر 4/2022۔

کانفی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی معیشتوں میں کارپوریٹ بانڈ کے اجرا کی سطح بلند ہے (شکل 1.11)۔

اسی طرح، پاکستان میں بینے کے شعبے کو کم مالی گہرائی سے متعلق ساختی مسائل کے ساتھ ساتھ کم فی کس آمدنی، بیمہ کے فوائد کے بارے میں عوام میں کم آگاہی، مذہبی خدشات، نسبتاً زیادہ پریمیم کی شرحوں (مارکیٹ کے چھوٹے ساز کی وجہ سے)، صارفین کے تحفظ کے خدشات اور مصنوعات اور خدمات

شکل 1.10: نجی قرضہ منڈی اور بینکوں کے معین سرمایہ کاری قرضے



Source: SECP and SBP

ج) قرض گیروں کے حقوق کے نظام میں مسائل، کیونکہ بینکوں کو قانونی عمل کے ذریعے چھینے ہوئے قرضوں کی وصولی کے لیے وقت اور وسائل درکار ہوتے ہیں۔ (د) بینک مالکاری سے بچنے کے لیے کچھ کاروباری افراد کی مذہبی حوالے سے حساسیت، اور (ہ) بڑھتی ہوئی مالی ضروریات کی وجہ سے بینکوں کے اکتشاف کا حکومتی قرضوں میں ارتکاز شامل ہیں، اور یہ صورت حال نجی شعبے کے قرضوں میں کمی کا باعث بنتی ہے۔

مزید برآں، سرمایہ منڈی کی محدود رسائی اور ترقی کارپوریٹ شعبے کی قابل تجارت بانڈز کے ذریعے فنڈز اکٹھا کرنے کی صلاحیت کو محدود کر دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں بینکوں پر تمام دباؤ پڑتا ہے کہ وہ ایس ایم ایز اور زراعت جیسے دیگر اجزاء کے مقابلے میں نسبتاً اچھے معیار کے قرض دہندگان کو قرض فراہم کریں۔⁸ لہذا، بینکوں کے قرضوں کے پورٹ فولیو کا ایک اہم حصہ بڑی فرموں کو جاتا ہے، جب کہ کارپوریٹ قرضوں کا اجرا بینکوں کے بڑی فرموں کو طویل مدتی قرضوں کے مقابلے میں نسبتاً کم رہتا ہے (شکل 1.10)۔⁹ مزید برآں، رہن قرضوں جیسے طویل مدتی قرضوں کی سطح بھی کم ہے۔ اگرچہ، بڑی فرموں کا بینک مالکاری پر بھاری انحصار بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں کی معیشتوں میں ایک عام رجحان ہے۔ تاہم پاکستان کے مقابلے میں

⁸ کارپوریٹ اداروں کی سرمایہ منڈی سے فنڈز اکٹھا کرنے کی محدود صلاحیت کی کئی وجوہات ہیں۔ مثال کے طور پر، سرمایہ کاروں کی پست اساس، کم مالی خواندگی اور قومی بچت اسکیموں جیسے کم خطرے اور بلند منافع کے حامل متبادل ذرائع سے مسابقت۔ تقصیلات کے لیے دیکھیے کیپٹل مارکیٹ ڈیولپمنٹ پلان، 2020-2027، ایس ای سی بی اور دنیا بھر میں مالی خواندگی: سٹینڈرڈ اینڈ پورٹرز ریسرچ اینڈ سروسز کی رائے۔ گلوبل فنانشل لٹریچر سروسے 2014ء۔
⁹ مالی سال 21ء کے آخر میں 353.3 ارب روپے (جی ڈی پی کا 0.66 فیصد) کا مجموعی واجب الادا (فہرست شدہ) اجراء بینکوں کے 2,034.4 ارب روپے کے معین سرمایہ کاری قرضوں (ملکی کارپوریٹ اداروں) کا ایک معمولی حصہ ہیں۔

کھولنے کی سہولت فراہم کرنے کے ساتھ اسٹیٹ بینک بینکوں پر زور دے رہا ہے کہ وہ متبادل (ڈیجیٹل) چینلز کے ذریعے تاریخی طور پر کم مالی سہولتوں کی حامل آبادی کی ضروریات پوری کریں۔ دیگر ضوابطی اقدامات میں معلومات کے فقدان کو، بالخصوص چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے، دور کرنے کی کوششیں شامل ہیں تاکہ بینک اور دیگر مالی فرمیں قرضہ جاتی ہسٹری نہ رکھنے یا اس کی مختصر ہسٹری رکھنے والے اور نقد رقوم کی آمد و رفت میں بے قاعدگی والے ایسے ممکنہ قرض گیروں کی قرضہ جاتی اہلیت کو جانچ سکیں۔

مالی نظام پر عوام کا اعتماد بچتوں کو پائیدار انداز میں جمع کرنے میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اس اعتماد کے لیے ڈپازٹرز کو بینکوں کے دیوالیہ پن کے خلاف تحفظ دینا، کھاتوں میں موجود ان کی رقوم کی حفاظت اور مالی اداروں کی طرف سے منصفانہ برتاؤ ضروری ہے۔ سب سے پہلے، اعتماد کا اہم پہلو ڈپازٹرز کا تحفظ ہے۔ اس مقصد کے لیے 2018ء میں قائم کردہ ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن اب کسی بینک کی ناکامی کی صورت میں اپنے ڈپازٹرز کو 500,000 روپے تک کی ادائیگی کی ضمانت دیتا ہے۔ دوم، بینک صارفین کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی جانب سے منصفانہ طرز عمل کو یقینی بنانے اور صارفین کی شکایات کے جلد ازالے کو یقینی بنانے کے لیے رہنما خطوط اور کم سے کم معیارات تجویز کیے ہیں۔ کسی بھی قسم کی دیگر شکایات دور کرنے اور صارفین کے دعووں کا موثر انداز میں تصفیہ کرنے کے بینکاری محتسب موجود ہے۔ منصفانہ برتاؤ کے نظام اور طریقوں کی انٹر انگریزی یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی نگرانی کے طریقے کے تحت اسٹیٹ بینک بینکوں کی جانب سے اپنے رہنما خطوط اور ہدایات کی تعمیل کا بغور جائزہ لیتا ہے اور کسی بھی غلط اقدام کی صورت میں ایسے ادارے کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ آخر میں، جیسا کہ باب 3 میں زیر بحث آیا ہے، سائبر اور انفارمیشن سیکورٹی کے خطرات کی اہمیت اور بینک صارفین کے لیے اس کے مضمرات کے تناظر میں اسٹیٹ بینک نے ان خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک جامع ضوابطی اور نگرانی فریم ورک تشکیل دیا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے بینکاری کی صنعت کے اشتراک سے عوام کی معلومات کے تحفظ اور دھوکہ دہی کے خطرات سے نمٹنے میں مدد کے لیے آگاہی مہمات شروع کی ہیں۔¹⁰

میں جدت کی کمی وغیرہ جیسے مخصوص شعبہ جاتی مسائل کا بھی سامنا ہے۔ چونکہ طویل مدتی ماکاری میں بیمہ اور سرمایہ منڈی کے شرکاء کا کردار محدود رہتا ہے، اس لیے اس خلا کو بڑی حد تک بینک پر کرتے ہیں۔

شکل 1.11: منتخب ایشیائی منڈیوں میں کارپوریٹ بانڈز کا اجرا



Source: Global Financial Development Database

ان اہم چینلوں کا ادراک رکھتے ہوئے اس رپورٹ کا باب 4 مالی سال 22ء میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اقدامات کی تفصیلات پیش کرتا ہے، اور جو ماضی میں مالی نظام کی پائیداری بہتر بنانے کے اقدامات کے علاوہ ہیں۔ مثال کے طور پر مرکزی بینک نے 2015ء کے دوران وضع کردہ قومی مالی شمولیت کی حکمت عملی اپنائی، اور مالی سال 19ء میں اس کے دائرہ کار کو وسعت دی گئی تاکہ سال 2023ء کے متعین اہداف کے ساتھ جامع اقتصادی ترقی کو حاصل کیا جاسکے۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے مالی منڈی کی گہرائی کو بڑھانے، مالی شمولیت میں اضافے، خواتین کی مالی رسائی کو بہتر بنانے کے لیے برابری پر بینکاری پالیسی کا نفاذ اور ملک میں بینکاری نظام کے کام میں حائل دیگر رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے۔ باب 4 میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں اور خاص طور پر کووڈ 19 کے پھیلنے کے بعد اسٹیٹ بینک نے کس طرح بینکاری کی صنعت میں ڈیجیٹائزیشن کے استعمال کو فروغ دے کر ان کی معیشت میں سرایت کو بڑھایا ہے۔ ہمارے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو پاکستان کے بینکاری شعبے سے منسلک کرنے کے لیے ڈیجیٹل طور پر اکاؤنٹ

ارب روپے	مکانات اور قہمیرات	ایف ایف ایف اور ٹی ای آر
دسمبر 19ء	149.7	181.7
دسمبر 20ء	192.1	263.1
مارچ 21ء	204.0	312.2
دسمبر 21ء	367.0	530.3
مارچ 22ء	405.0	604.4
مئی 22ء	415.0	643.8
جون 22ء	450.8	666.4

ٹی ای آر ایف کا آغاز مئی 2020ء سے ہوا تھا۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ڈپازٹ جمع کرنا

بینک، مائیکرو فنانس بینکوں اور ڈی ایف آئیز (ضابطہ کاری کے تحت ادارے) تقریباً 17,000 برانچوں کے نیٹ ورک کے ذریعے کام کرتے ہیں اور متبادل ڈیپوزیٹری چینلز کے ذریعے صارفین کی ایک بڑی تعداد کی مالی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ وہ مختلف قسم کی ڈپازٹ اکاؤنٹ خدمات پیش کر کے ان کے ذریعے ملک میں بچتیں جمع کرتے ہیں۔

بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے ڈپازٹرز کے کھاتوں کی کل تعداد 15.6 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر دسمبر 2021ء کے آخر تک 141.7 ملین ہو گئی جن کے واجب الادا ڈپازٹس کی مالیت 20.7 ٹریلین روپے بنتی ہے۔

معیشت کی قرضوں کی ضروریات کو پورا کرنا

مالی سال 22ء کے دوران کاروبار، گھرانوں اور سرکاری شعبے سمیت معیشت کے مختلف شعبوں میں اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری کے تحت چلنے والے اداروں کے قرضوں میں تقریباً 2,183 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ مزید برآں، ان اداروں نے سرکاری تمسکات میں 17,178 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی تھی، جو حکومت کی مالیاتی ضروریات اور ترقیاتی اخراجات میں خاصی معاون ثابت ہوتی ہے۔¹¹ اس دوران، بینکاری کے شعبے سے حکومت کے بڑھتے ہوئے قرضوں نے جون 2022ء کے آخر تک بینکوں کے اثاثوں میں اس کے اکتشاف کو 54.6 فیصد تک پہنچا دیا۔

مالی شعبے میں اپنے حصے کے مطابق بینکوں نے مالی سال 22ء کے دوران قرضوں میں ہونے والی تقریباً 95 فیصد توسیع میں کردار ادا کیا۔ اس مدت کے دوران ملکی نجی شعبے کے قرضے 23 فیصد اضافے کے ساتھ 1,575 ارب روپے (مالی سال 21ء میں 721.5 ارب روپے اضافہ) تک پہنچ گئے۔ قرضوں میں یہ اضافہ کاروباری اداروں اور گھرانوں کی جاری سرمائے اور طویل مدتی سرمایہ کاری کے لیے قرضوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو ظاہر کرتا ہے۔ طویل مدتی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ری



¹¹ بینکوں کے پاس اس رقم میں جون-2022 کے آخر تک 16.6 ٹریلین روپے کی سرمایہ کاری ہے، جو مالی شعبے میں ان کے حجم کے مطابق ہے۔

2022ء تک اسلامی بینکاری کے اثاثوں کا کل اثاثوں میں حصہ تقریباً 19.5 فیصد، جبکہ ڈپازٹس کا حصہ 20.5 فیصد تک پہنچ گیا۔ سال بسال بنیادوں پر جون 2022ء کے آخر تک اسلامی بینکاری صنعت کے اثاثوں اور ڈپازٹس میں بالترتیب 41.4 فیصد اور 27.0 فیصد کا اضافہ ہوا۔ فی الوقت، اسلامی بینکاری کے 122 ادارے 4,086 برانچوں کے نیٹ ورک بشمول 1,463 ونڈوز کے ساتھ ملک کے 129 اضلاع میں شریعت سے ہم آہنگ بینکاری خدمات فراہم کر رہے ہیں۔¹²

اہم بات یہ ہے کہ اسلامی بینکاری اداروں نے حالیہ برسوں میں روایتی بینکاری جزی (جدول 1.5) کے مقابلے میں زیادہ بلند نمو اور بہتر کارکردگی دکھائی ہے، جو اسلامی بینکاری کی قبولیت اور مالی شمولیت کو فروغ دینے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے۔

جدول 1.5: اسلامی بینکاری کی کارکردگی

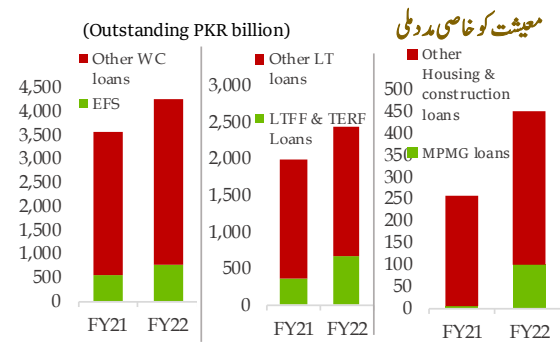
اسلامی بینکاری ادارے		روایتی بینک		مجموعی اثاثے
مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	
ارب روپے				
28,079	23,380	6,781	4,797	مجموعی اثاثے
15,158	12,800	2,672	1,363	سرمایہ کاریاں (خالص)
7,929	6,690	2,961	2,118	ماکاری (خالص)
18,875	16,619	4,856	3,822	ڈپازٹس
فیصد تبدیلی				
20.1	16.5	41.4	32.0	مجموعی اثاثے
18.4	27.0	96.1	51.6	سرمایہ کاریاں (خالص)
18.5	5.1	39.8	24.8	ماکاری (خالص)
13.6	15.0	27.0	29.7	ڈپازٹس
مجموعی اثاثوں میں حصہ (فیصد)				
54.0	54.7	39.4	28.4	سرمایہ کاریاں (خالص)
28.2	28.6	43.7	44.2	ماکاری (خالص)
42.0	40.3	61.0	55.4	ایف ڈی آر / اے ڈی آر، (فیصد)

* ایف ڈی آر = قرضے اور ڈپازٹس، اور اے ڈی آر = ایڈوانسز اور ڈپازٹس

ماخذ: بینک دولت پاکستان

فنانس اسکیمیں یعنی عارضی اقتصادی ریلیف سہولت (ٹی ای آر ایف)، طویل مدتی ماکاری سہولت اور حکومت پاکستان کی مارک اپ سبسڈی ہاؤسنگ اسکیم ”میرا پاکستان میرا گھر“ نے ان زمروں میں نئی شعبے کے قرضوں کی توسیع میں سہولت دی (جدول 1.4، شکل 1.12 اور 1.13)۔ مضبوط نمو کے نتیجے میں قرضوں کی سرایت (بینکوں، ڈی ایف آئیز، مائیکرو فنانس بینکوں کی) جون 22ء کے آخر تک جی ڈی پی کے 17.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو جون 21ء کے آخر میں 16.4 فیصد سے زیادہ تھی، جب کہ آخر جون 2022ء تک قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب بڑھ کر 46.9 فیصد (جون 2021ء میں 44.0 فیصد) تک پہنچ گیا۔

شکل 1.13: اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیموں اور میرا پاکستان میرا گھر سے



Note: WC=working capital loans, LT=Long Term loans, EFS=Export Finance Schemes, TERF=Temporary Economic Refinance Facility, MPMG=Mera Pakistan Mera Ghar
Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 22ء کے دوران بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے قرض گروں کی تعداد 4.6 فیصد اضافے سے 8.8 ملین ہو گئی۔ مائیکرو فنانس بینکوں کے کاروبار میں استحکام کے ساتھ کم مالیت کے مائیکرو قرض گروں کا کل قرض گروں میں حصہ بڑھ کر تقریباً 54.8 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ تاہم، قدر کے لحاظ سے بینکوں کے کل قرضوں میں کارپوریٹ سیلٹر تقریباً 70 فیصد حصے کے ساتھ قرضوں کا سب سے بڑا صارف ہے، جبکہ ایس ایم ای اور زراعت کا حصہ تقریباً 4 فیصد رہا۔ ملک میں مالی وساطت بڑھانے اور معیشت کی پائیدار معاشی نمو کے لیے قرضوں اور صارفین کی اساس کا بڑھنا خوش آئند ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسلامی بینکاری کی صنعت نے زیر جائزہ مدت کے دوران بینکاری شعبے کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آخر جون

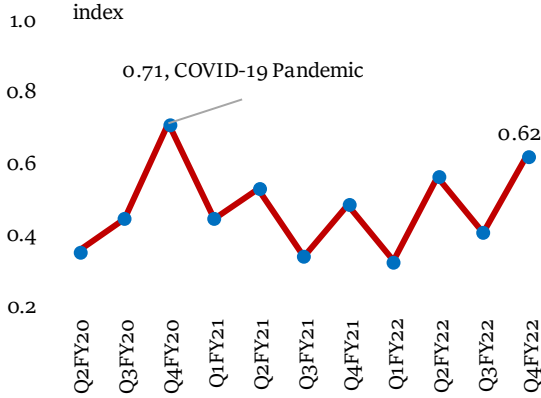
¹² اسلامی بینکاری اداروں میں 5 مکمل اسلامی بینکاری اور روایتی بینکوں کی 17 اسلامی بینکاری ونڈوز شامل ہیں۔

مالی منڈیاں

مالی منڈیوں کو خصوصاً مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران عالمی اور ملکی معاشی حالات کی وجہ سے زیادہ دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ سال کے آغاز کی اہم خصوصیت ملکی اور عالمی دونوں محاذوں پر مضبوط اقتصادی بحالی تھی، جو بعد میں عالمی سطح پر اجناس کے سپر سائیکل اور اندرون ملک جاری کھاتے کے خسارے اور مہنگائی کے دباؤ سے متاثر ہوئی۔ ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی کے استرداد اور مشرقی یورپ میں تنازعات کے آغاز نے صورت حال کی بے یقینی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں مہنگائی کو بڑھا دیا۔ خاص طور پر امریکہ کے فیڈرل ریزرو کی جانب سے زری سختی کی وجہ سے ڈالر بہت سی کرنسیوں کے مقابلے میں مضبوط ہو گیا (شکل 1.14)۔ اسی طرح پاکستانی روپیہ بھی ڈالر کے مقابلے میں کمزور ہو گیا، کیونکہ جاری کھاتے میں توسیع جیسے ملکی عوامل نے بھی اس کی مساوات پر دباؤ بڑھا دیا۔ لہذا، سال گزرنے کے ساتھ ملکی مالی منڈیوں میں تغیر پذیری بڑھ گئی اور مالی اثاثوں کی قیمتوں پر دباؤ میں اضافہ ہو گیا (شکل 1.15 اور جدول 1.6)۔

ابھرا تھا۔ اسٹیٹ بینک نے شینہ زرخوں کو مؤثر طریقے سے پالیسی ریٹ (شرح سود کوریڈور) کی حدود میں رکھا، اور اس نے اپنے بازار زر کے سودوں کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا کہ بین البینک منڈی مناسب طور پر سیال رہے۔

شکل 1.15: مالی منڈیوں کے دباؤ کے اشاریے کا رجحان



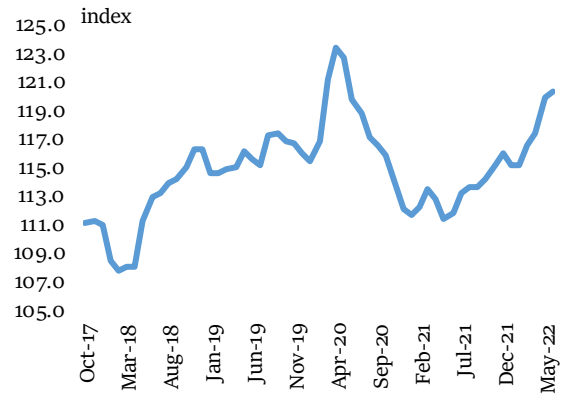
Source: SBP Staff Estimates

ادائیگی کے نظام اور مالی منڈی کا انفراسٹرکچر

مالی منڈی کا انفراسٹرکچر شرکتی اداروں کے درمیان ایک کثیر جہتی نظام ہے جو ادائیگیوں، سیکورٹیز، ماخوذیات یا دیگر مالی لین دین کی کلیئرنگ، چھتائی اور اندراج میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پاکستان کی مالی منڈی کا انفراسٹرکچر ان اجزاء پر مشتمل ہے (i) بڑی مالیت کی ادائیگی کا نظام (ایل وی پی ایس) یعنی پاکستان ریکل ٹائم انٹرنیٹ سسٹم (پرنٹ) (ii) خرد مالیت کا نظام ادائیگی (آروی پی ایس) یا فوری ادائیگی کا نظام یعنی راست (iii) ایک بین البینک سوچ جس سے مختلف بینکاری خدمات فراہم کی جاتی ہیں، یعنی ون لنک (iv) کاغذ پر مبنی تسکات کا کلیئرنگ ہاؤس یعنی نیشنل انسٹی ٹیوٹنل فیسیلی ٹیشن ٹیکنالوجیز (NIFT)، (v) ایک کارپوریٹ سیکورٹیز سسٹم یعنی نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی پی ایل)، اور (vi) ایک کارپوریٹ سیکورٹیز ڈپازٹری یعنی سیشنل ڈپازٹری کارپوریشن (سی ڈی سی)۔¹³

شکل 1.14: امریکی ڈالر کا رجحان



Source: Board of Governors of the US Federal Reserves

اس دوران مالی منڈیاں کسی بڑے تعطل کے بغیر آسانی سے کام کرتی رہیں۔ بازار مبادلہ میں مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ کے طریقہ کار نے مارکیٹ کی قوتوں کو شرح مبادلہ کے تعین کا موقع دیا۔

تاہم، اسٹیٹ بینک کو بیرونی کھاتے پر دباؤ کم کرنے کے لیے متعدد ہنگامی اقدامات کرنے پڑے، جو معیشت میں داخلی ساختی عدم توازن کی وجہ سے

¹³ این سی پی ایل اور سی ڈی سی کو سیکورٹیز ریڈیٹا کیٹیج کمیون آف پاکستان کے ذریعے منظم کیا جاتا ہے۔

جدول 1.6: مالی منڈیوں کے اہم متحیرات میں حرکت پذیری

م س 22ء	م س 21ء	م س 20ء	
204.85	157.54	168.05	سطح (آخر مدت)
-23.1	6.7	-4.8	پاکستانی روپیہ بہ مقابلہ امریکی ڈالر قدری کی (-) / اضافہ (+) (فیصد)
0.37	0.22	0.36	تغیر پذیری *
13.80	7.49	7.21	سطح (آخر مدت)
631	28	-518	تبدیلی (بی پی ایس) بہ وزن اوسط شینے رپورٹ
0.04	0.05	0.03	تغیر پذیری *
41,541	47,356	34,422	سطح (آخر مدت)
-12.3	37.6	1.5	سال بسال تبدیلی (فیصد) کے ایس ای=100 انڈیکس
0.94	0.96	1.54	تغیر پذیری *

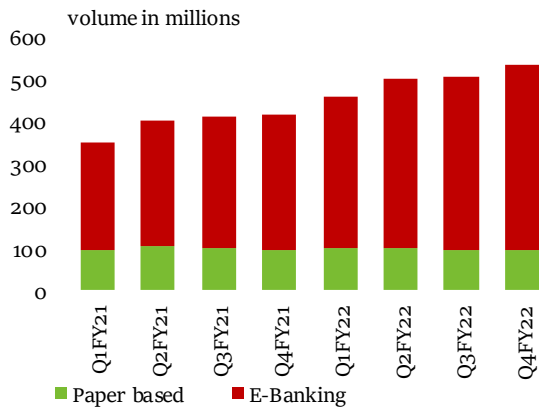
* تغیر پذیری کی پیمائش تو ضیحی بہ وزن حرکت پذیر اوسط سے کی جاتی ہے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان، پاکستان اسٹاک ایکس چینج اور اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تخمینے۔

ادائیگی کو سہولت دینے اور یہ بات یقینی بنانے کا اختیار دیتا ہے کہ ادائیگی اور چکٹائی کے قومی نظام مضبوط اور موثر انداز میں کام کرتے رہیں۔

سرگرمی کی سطح کے لحاظ سے مالی منڈی کے انفراسٹرکچر کی کارکردگی مزید بہتر ہوئی، اور مالی سال 22ء میں ان کی پلک برقرار رہی۔ مالی منڈی کے انفراسٹرکچر کرنے سال کے دوران خدمات کے بلا تعطل بہاؤ کو برقرار رکھا جبکہ اس دوران کووڈ کے انفیکشن میں دو مرتبہ اضافہ ہوا تھا۔ خصوصاً ڈیجیٹل فنانس اور الیکٹرانک ٹرانزیکشنز جنہیں پچھلے کچھ برسوں میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے، دونوں نے قدر اور حجم کے لحاظ سے اپنی رفتار میں اضافے کو برقرار رکھا (شکل 1.16 الف اور 1.16 ب)۔

شکل 1.16 ب: الیکٹرانک بینکاری لین دین کا حجم بڑھا ہے



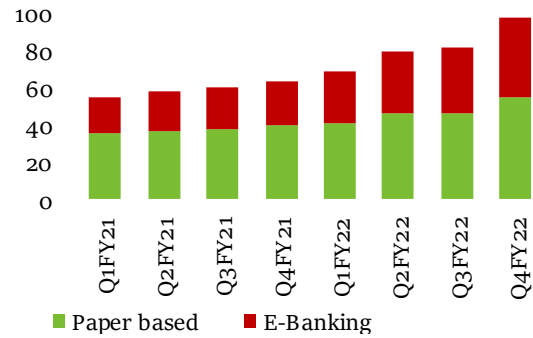
Source: State Bank of Pakistan

مالی منڈی کے انفراسٹرکچر کی نظامیاتی نوعیت کے باعث انہیں مالی اداروں میں لین دین کی کلیئرنس اور تصفیے کے ساتھ ساتھ رقم اور سیکیورٹیز کے بہاؤ میں مرکزی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس طرح ادائیگی کے نظاموں کا موثر انداز میں کام کرنا مالی خدمات کی بلا تعطل فراہمی، زری پالیسی کے اشاروں کی موثر ترسیل اور مالی منڈیوں کے استحکام کے حوالے سے مالی نظام کی کارکردگی میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

شکل 1.16 الف: م س 22ء میں مجموعی ریٹیل لین دین میں الیکٹرانک

بینکاری لین دین کے حصے میں خاصی بہتری دیکھی گئی

value in trillion Rupees



Source: State Bank of Pakistan

ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت اسٹیٹ بینک کو ادائیگی کے نظاموں کو چلانے اور ان کی نگرانی کا اختیار دیا گیا ہے۔ مزید برآں، ادائیگی کے نظام اور فنڈز کی الیکٹرانک منتقلی (پی ایس ای ایف ٹی) کا ایکٹ 2007ء اسٹیٹ بینک کو ملک کے قومی ادائیگی کے نظام کی ضابطہ کاری، اسے چلانے اور ملک کے نظام

جدول 1.7: ای بی پی کارڈی ٹرانزیکشن کا ذریعہ

مالی سال 22ء		مالی سال 21ء		
حجم	مالیت	حجم	مالیت	
(ملین روپے)	(ارب روپے)	(ملین روپے)	(ارب روپے)	
207.2	105,308.8	186.6	67,308.4	ریٹیل ٹائم آن لائن بینکنگ (آر ٹی او بی)
692.3	9,627.5	598.7	8,075.6	ای ٹی ایم
137.5	707.2	88.9	453.1	پو او ایس
141.7	10,249.9	93.4	5,661.3	انٹرنیٹ بینکاری
387.5	11,850.7	193.4	4,915.2	موبائل فون بینکاری
0.1	7.0	0.2	8.1	کال سینٹر / آئی وی آر بینکاری
45.5	106.0	21.9	60.6	ای کاسرس
1,611.8	137,857.1	1,183.1	86,482.3	کل

نوٹ: اے ٹی ایم، آٹو میٹڈ ٹیلر مشین، پی او ایس، پوائنٹ آف سیل

ماخذ: بینک دولت پاکستان

کے لیے اسٹیٹ بینک نئے الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز کو سہولت فراہم کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے 2019ء سے اب تک بارہ (11) ای ایم آئیز کو مختلف سطح کی منظوری دی ہے جن میں سے چار (04) ای ایم آئیز کو براہ راست کمرشل آپریشنز کی اجازت دی گئی ہے اور وہ اپنے صارفین کو ادائیگی اور وائیٹ کی مختلف خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

ڈیجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس) کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ صارفین کا ان ذرائع پر اعتماد بھی بڑھے۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ڈی ایف ایس پر اعتماد اور تحفظ کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک نے مختلف ڈیجیٹل مالی مصنوعات / خدمات بشمول ادائیگی کارڈز، انٹرنیٹ بینکاری اور انٹرنیٹ سیکورٹی کی حفاظتی ضروریات کو معیاری بنانے کے لیے مختلف ضوابط جاری کیے ہیں۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے موبائل ایپس کی سیکورٹی کے لیے مشترکہ معیاری اور ریگولیٹری تقاضے جاری کیے ہیں۔ یہ تقاضے بینکوں کو موبائل ایپس کی محفوظ طریقے سے تیاری اور صارف کا تحفظ یقینی بنانے اور ڈیجیٹل مالیاتی خدمات پر اعتماد بڑھانے کے لیے رہنما خطوط فراہم کرتے ہیں۔

پاکستان میں ڈیجیٹل فنانشل سروسز نے نقد کے متبادل کے طور پر ڈیجیٹل ادائیگیوں کو فروغ دینے کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک کی مسلسل کوششوں، ضوابط میں ترمیم، سیکورٹی خطرات کو کم از کم رکھنے اور ادائیگی کے نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے مالی اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے نتیجے میں نمایاں طور پر ترقی کی ہے۔ اس کے نتیجے میں ای بی پی کارڈ میں مالی سال 22ء کے آخر تک حجم کے لحاظ سے 36.2 فیصد اور مالیت کے لحاظ سے 59.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ قدر کے لحاظ سے ای بی پی کارڈ میں اضافہ ریٹیل ٹائم آن لائن براؤزنگ کے ذریعے ہوا، جبکہ حجم کے لحاظ سے موبائل فون بینکاری کا حصہ سب سے زیادہ رہا (جدول 1.7)۔

اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے ڈیجیٹل فنانس کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات بھی کیے، جن میں خوردہ لین دین کے لیے اسٹیٹ بینک کے نمائندہ اقدام راست کے ذریعے فرد سے فرد (P2P) مفت فوری ادائیگی کا نظام متعارف کرانا، کووڈ 19 کے دوران رقوم کی آن لائن منتقلیوں پر بینک چارجز کی عبوری چھوٹ، صارفین کے لیے ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک کا اجرا اور ڈیجیٹل بینکوں کے لیے لائسنسنگ اور ریگولیٹری نظام متعارف کرانا شامل ہیں۔ مزید برآں، ملک میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے بنیادی ڈھانچے کو مزید بہتر بنانے

2 قیمتوں کا استحکام اور زری پالیسی کارویہ

2.1 مہنگائی کی پیش گوئیاں اور نتائج

کر سکی، جو حکومت کے وسط مدتی ہدف 5 تا 7 فیصد سے ظاہر ہے۔ اسٹیٹ بینک کا بنیادی مقصد قیمتوں کا استحکام ہے اور اس سے روگردانی کیے بغیر مالی استحکام اور وفاقی حکومت کی عمومی اقتصادی پالیسیوں میں تعاون کرنا بھی اس کا مقصد ہے (بکس 2.1)۔ جیسا کہ اس باب میں زیر بحث آیا ہے، بیرونی اور ملکی دونوں عوامل مالی سال 22ء کے دوران ہدف سے مہنگائی کے تجاوز کرنے کا سبب بنے۔

قومی صارف اشاریہ قیمت (این سی پی آئی) اوسط عمومی مہنگائی گزشتہ سال کی 8.9 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 22ء میں 12.2 فیصد تک پہنچ گئی، جو مالی سال 22ء کے لیے حکومت کے ہدف 8 فیصد سے بھی، اور اسٹیٹ بینک کے اپنے تخمینے کی حد سے بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ مہنگائی قیمتوں کے استحکام کا مقصد پورا نہ

بکس 2.1: قیمتوں میں استحکام کا مقصد

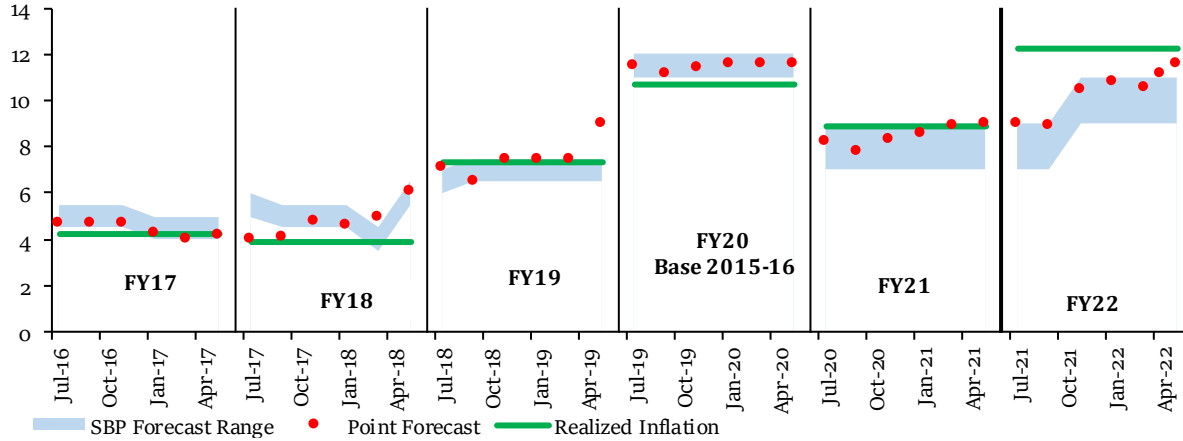
بین الاقوامی تجربے نے ثابت کیا ہے کہ قیمتوں میں استحکام پائیدار نمو اور ترقی کے لیے لازمی شرط ہے۔ جن ممالک میں قیمتوں میں استحکام بنیادی مقصد ہوتا ہے وہاں مہنگائی کی شرح کم ہوتی ہے، اور ساتھ ہی مہنگائی اور نمودوں میں اتار چڑھاؤ بھی کم ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، بین الاقوامی تجربے نے بارہا ثابت کیا ہے کہ جو ممالک قیمت اور مالی استحکام کو کم اہم جان کر ترقی کو ترجیح دیتے ہیں وہ اپنی ترقی کو برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہوتے اور وہ جلد جلد عروج اور زوال کے ادوار (boom-bust cycles) کا سامنا کرتے ہیں۔ یعنی تیز رفتار اقتصادی ترقی جس کے بعد مالی بحران آتا ہے۔ اس لحاظ سے قیمت کا استحکام پائیدار نمو اور ترقی کے لیے ضروری ہے۔

قیمتوں میں استحکام کا اسٹیٹ بینک کا مقصد مہنگائی کے وسط مدتی حکومتی ہدف 5 تا 7 فیصد سے ظاہر ہے۔¹⁴ قیمتوں میں استحکام کے مقصد اور اس کے حصول کے بارے میں چند نکات جاننا اہم ہے:

- سب سے پہلے، ایک دائرہ جاتی نقطہ نظر سے کسی معیشت میں مہنگائی کی حرکیات کا تعین دو چیزوں سے ہوتا ہے۔ ایک طلبی پہلو کے عوامل جو اس کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ ملکی نمو کی رفتار سے منسلک ہوتے ہیں، دوسرے رسدی پہلو کے دھچکے جو طلب سے قطع نظر لاگت کو متاثر کرتے ہیں۔
- دوسرا، رسدی پہلو کے عوامل، جیسے توانائی اور خوراک کی قیمتیں ملکی اور بین الاقوامی دونوں طرح کی پیشرفت کی وجہ سے بدل سکتی ہیں۔ ان عوامل کی پیش گوئی کرنا اکثر مشکل ہو سکتا ہے۔
- تیسرا، مہنگائی کی پیش گوئی میں بہت سے مفروضے کرنے ہوتے ہیں اور مزید معلومات حاصل ہونے پر ان مفروضوں کو مسلسل اپ ڈیٹ کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں، معلومات کی کوریج اور ان کی بروقت آمد کو بہتری کی ضرورت ہے اور عبوری تخمینوں کے لحاظ سے اکثر سالانہ اپنی نمونے تخمینوں میں بڑی ترمیم ہوتی ہے۔ یہ، اور حقیقی شعبے کے بلند تعدد کے اعداد و شمار کی شاذ و نادر دستیابی پیش گوئی اور بروقت فیصلہ سازی کو پیچیدہ بنا دیتی ہے۔
- چوتھا، مہنگائی کی پیش گوئیاں اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں اور شرح مبادلہ میں ہونے والی تبدیلیوں کی صورت حال پر بھی منحصر ہوتی ہیں۔ چنانچہ، جب ان متغیرات میں نمایاں اتار چڑھاؤ آتا ہے تو مہنگائی کے نتائج اکثر پیش گوئیوں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ عام طور پر، سال کے آغاز پر اسٹیٹ بینک کی طرف سے مہنگائی کی پیش گوئیاں حقیقی نتائج سے بہت حد تک قریب رہی ہیں، جس میں کووڈ کے بعد کے حالات بھی شامل ہیں (شکل 2.1.1)۔
- پانچواں، مہنگائی کا ہدف وسط مدت کا ہوتا ہے اور ہر وقت پر لاگو نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مہنگائی کے وسط مدت کے ہدف سے عارضی انحراف کو برداشت کیا جاسکتا ہے اور اسے دھچکے کی ایک قسم کہا جاسکتا ہے، جیسے رسدی پہلو سے تشویش، مہنگائی کی توقعات کس حد تک قابو میں رہتی ہیں اور پیداوار کا برتاؤ بہ نسبت صلاحیت کے۔ اسٹیٹ بینک مہنگائی کے نتائج اور توقعات کے مجموعی رجحان کو 5 تا 7 فیصد کے وسط مدتی حتمی ہدف کے قریب رکھنے کے لیے کوشاں ہے۔ اس مقصد کے لیے زری پالیسی کے فیصلے کرنے میں مہنگائی کے بدلتے ہوئے نقطہ نظر، نمو اور اس کے امکانات، مالی استحکام، اور ان نتائج کو متاثر کرنے والے خطرات کے توازن سے رہنمائی لی جاتی ہے۔
- چھٹا، قیمت میں استحکام کو مرکزی بینک کے بنیادی مقصد کے طور پر اپنانا، جبکہ مارکیٹ کی بنیاد پر متعین ہونے والی شرح مبادلہ کی طرف منتقلی معیشت میں واجبی قابو رکھنے کو شرح مبادلہ سے مہنگائی کے ہدف کی طرف منتقل کرنے کے مترادف ہے، اقتصادی شرکاء کو توقعات اور فیصلوں کے لیے جس کی طرف دیکھنا چاہیے۔ اس مقصد کی خاطر مرکزی بینک کو مہنگائی کا ہدف پورا کرنے کے لیے قابل اعتماد عہد کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اعتبار قائم کرنے اور معاشی عالمین کا اعتماد حاصل کرنے میں وقت لگے گا۔

¹⁴ ماخذ: خزانہ ڈویژن، بجٹ 2022-2023ء کا وسط مدتی اسٹریٹجک پیپر

شکل 2.1.1: اسٹیٹ بینک کی طرف سے مہنگائی کی پیش گوئی کا جائزہ مالی سال 17ء سے مالی سال 22ء تک



Source: Pakistan Bureau of Statistics, State Bank of Pakistan

جدول 2.1: پاکستان میں مہنگائی فیصد

م س 22ء	م س 21ء	م س 20ء	
12.2	8.9	10.7	قومی صارف اشاریہ قیمت
12.6	10.0	11.6	دیہی مہنگائی
9.0	7.6	8.7	غیر غذائی غیر توانائی
11.8	8.1	10.2	شہری مہنگائی
8.1	6.0	7.5	غیر غذائی غیر توانائی

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

میں توقع سے زائد اضافہ، اور اس کے ساتھ ساتھ توانائی کے نرخوں میں اور پیٹرولیم ڈبلیو پیٹنٹ لیوی میں اضافہ؛ (ii) شرح مبادلہ میں کمی جو درآمدی مہنگائی بڑھا سکتی ہے، اور (iii) مالیاتی ضیاع (slippages) جو طلب کا دباؤ بڑھا سکتا ہے۔ کمی کا اہم خطرہ کووڈ-19 کا دوبارہ پھیلاؤ ہے جس کے دوران نقل و حرکت پر پابندیاں دوبارہ نافذ ہو سکتی ہیں، اور اس طرح ملکی اور عالمی

جدول 2.2: اسٹیٹ بینک کے کئی معاشی تخمینے اور حقیقی نتائج - م س 22ء

حقیقی نتائج	اسٹیٹ بینک کے تخمینے	
6.0	4.0 - 5.0	حقیقی جی ڈی پی نمو (فیصد)
4.6	2.0 - 3.0	جاری کھاتے کا خسارہ (جی ڈی پی کا فیصد)
7.9	6.5 - 7.5	مالیاتی خسارہ (جی ڈی پی کا فیصد)
90	65	تیل کی اوسط قیمت (ڈالر فی بیرل)

یادداشتیں: اجزاء:

30 جون 2022ء	2 جولائی 2021ء	
204.8	157.9	مارک نو مارکیٹ شرح مبادلہ (روپے فی ڈالر)

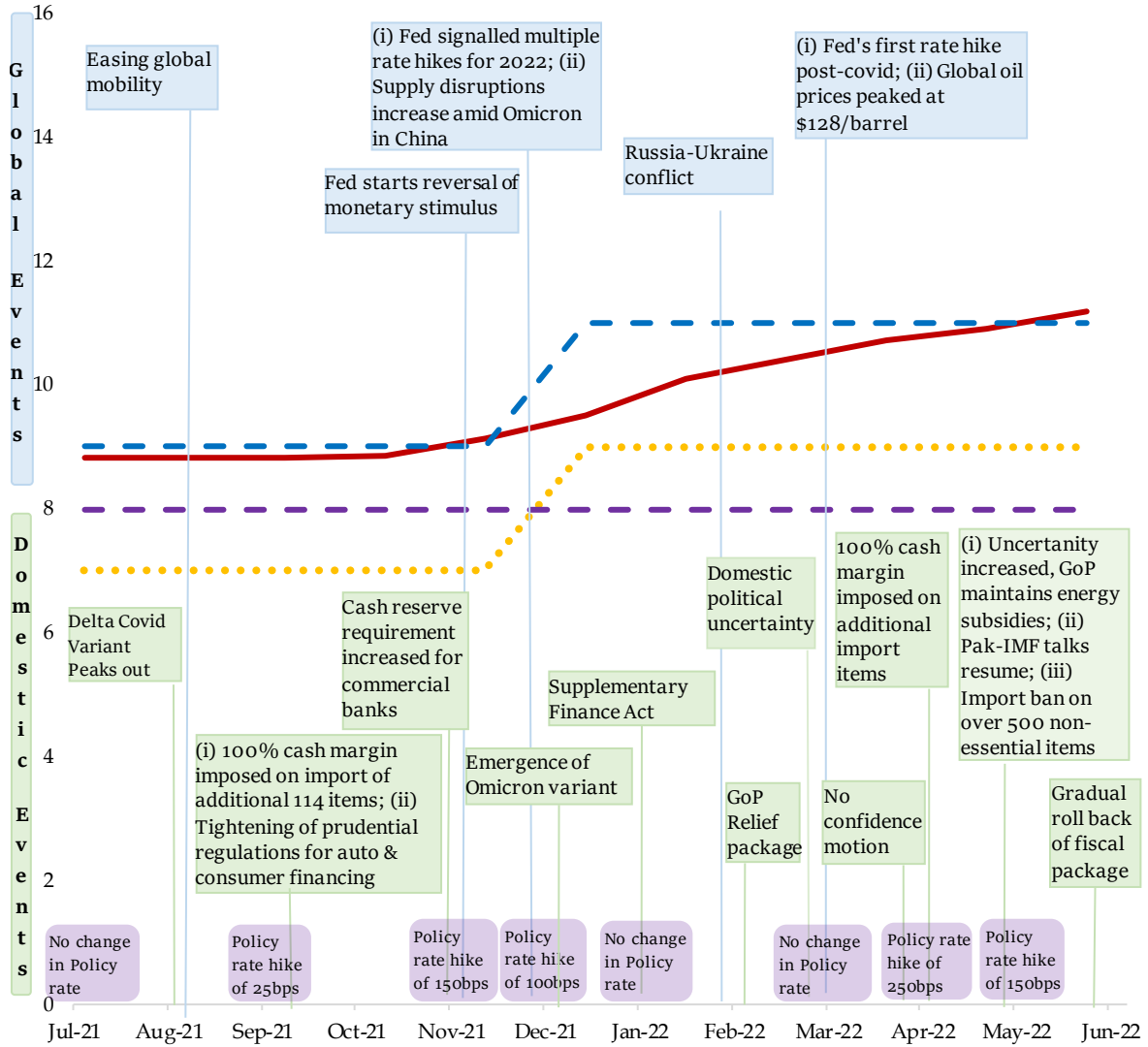
ماخذ: بینک دولت پاکستان، پاکستان دفتر شماریات، وزارت خزانہ، بلو مہرگ

کووڈ-19 دھچکے کے بعد والے مالی سال 21ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 8.9 فیصد ہو گئی جو مالی سال 20ء میں 10.7 فیصد تھی (جدول 2.1)۔ وبا کے بعد معاشی سرگرمیوں کے احیاء کے باوجود مہنگائی کا دباؤ کئی معاون عوامل کی وجہ سے محدود تھا۔ ان معاون عوامل یہ شامل ہیں: اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی، تلف پذیر ایشیائے خورد و نوش کی مناسب رسد، معیشت میں اضافی گنجائش، مالیاتی استحکام، اور شرح مبادلہ کا سازگار ماحول۔ مزید برآں، خدمات کی قیمتوں میں قابل ذکر کمی جیسے ٹرانسپورٹ کرایوں اور خدمات پر ٹیکس میں کمی مالی سال 21ء میں غیر غذائی غیر توانائی یا قوزی مہنگائی میں سست روی کے ذمہ دار تھے۔ تاہم یہ عوامل مالی سال 22ء کے دوران تیزی سے معکوس ہو گئے، اور مہنگائی پر طلب اور رسد دونوں کا دباؤ بڑھنے لگا۔

مالی سال 22ء کے آغاز پر اسٹیٹ بینک کا تخمینہ تھا کہ دوران مالی سال قومی صارف اشاریہ قیمت اوسط سالانہ مہنگائی 7 سے 9 فیصد کی حد میں رہے گی (شکل 2.1)۔ یہ پیش گوئی کئی مفروضوں کی بنیاد پر کی گئی تھی جن میں یہ شامل ہیں (i) مالی سال 21ء میں عبوری حقیقی جی ڈی پی نمو 3.9 فیصد (-) 2005-06ء کی بنیاد پر) اور مالی سال 22ء کے لیے 4 سے 5 فیصد نمو کا تخمینہ؛ (ii) جاری مالی استحکام؛ اور (iii) اجناس کی نسبتاً پست بین الاقوامی قیمتیں جیسا کہ فیوچر مارکیٹس نے اشارہ دیا (شکل 2.2 اور جدول 2.2)۔

مہنگائی کے اس تخمینے کو اضافے اور کمی دونوں طرح کے خطرات لاحق تھے۔ اضافے کے اہم خطرات میں یہ شامل ہیں: (i) اجناس کی عالمی قیمتوں

شکل 2.1: مہنگائی کی پیش گوئیاں اور 12 ماہی حرکت پذیر اوسط مہنگائی - مالی سال 22ء (فیصد)



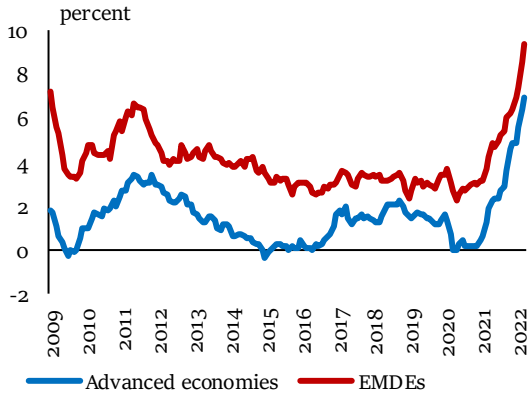
Source: Pakistan Bureau of Statistics, Planning Commission, SBP projections and calculations, Ministry of Finance, Fed FOMC Statements, Bloomberg and WHO

خسارے، دونوں کے منظر نامے پر اثرات مرتب ہوئے۔ دوم، معاشی سرگرمیوں میں متواتر توسیع، نرم زری پالیسی اور غیر متوقع الیاتی توسیع تینوں نے اجناس کی عالمی قیمتوں کے اثرات کو مشترکہ طور پر دوچند کر دیا جس کا نتیجہ مالی سال 22ء کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں بڑے اضافے کی صورت میں نکلا۔ بیرونی کھاتے کا یہ دباؤ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 10.7 فیصد کمی کا سبب بنا جس سے درآمدی مہنگائی بڑھی۔ سوم، سرکاری قیمتوں میں اضافے سے اور ان کے دور ثانی کے اثرات سے مہنگائی مزید شدید ہو گئی۔ ان تبدیلیوں کے، اور مجوزہ فنانس ایکٹ (نہجی) 2022ء کے ذریعے جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی) سے استثنیٰ کی متوقع

اقتصادی بحالی رک سکتی ہے۔ مستقبل کو دیکھتے ہوئے مالی سال 23ء میں مہنگائی کے 5 تا 7 فیصد کے وسط مدتی ہدف تک گرنے کی توقع تھی۔

تاہم مہنگائی کے حقیقی اعداد و شمار مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں گئی پیش گوئی سے بلند رہے۔ اس کا بڑا سبب یہ تھا کہ اضافے کے جن مذکورہ بالا خطرات کی سال کے آغاز پر نشاندہی کی گئی تھی وہ حقیقت بن گئے اور دوسرا یہ کہ ملکی طلب توقع سے زیادہ تیزی سے بحال ہوئی۔ اول، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کو پہلے سے موجود رسدی رکاوٹوں نے مزید مہمیز دی، اور اس طرح مہنگائی اور جاری کھاتے کے

شکل 2.3: صارف اشاریہ قیمت ماہانہ مہنگائی، سال بسال



Source: World Bank

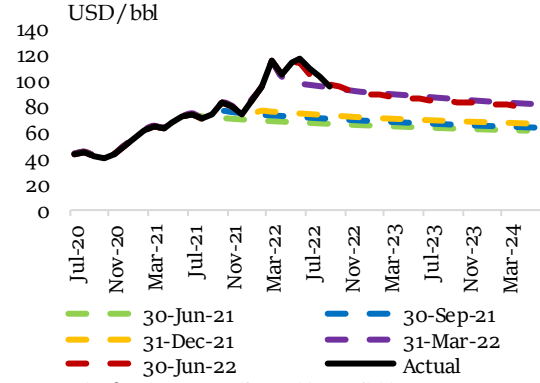
نمایاں اضافہ سے ہوتی ہے، اور ان ہی عوامل نے پاکستانی روپے کی تیزی سے کمی میں حصہ ڈالا۔ مالی سال 22ء کے لیے اوسط مہنگائی کی پیش گوئی اپریل میں ایک بار پھر نظر ثانی کے تحت 11 فیصد سے معمولی سی زائد کر دی گئی۔

پاکستان میں یہ پیشرفت قبل از وقت تھی تاہم یہی آگے چل کر دنیا بھر کے لیے تجربہ بن گئی۔ وبا کے بعد معاشی سرگرمیوں کی بحالی اور لاک ڈاؤن میں نرمی سے جنوری 2021ء سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں بتدریج اضافہ ہوا۔ طلب اور رسد میں عدم مماثلت کے ساتھ معاشی سرگرمیوں کی غیر متوقع تیزی سے بڑھتی ہوئی رفتار کا نتیجہ اجناس کے سپر سائیکل کی صورت میں نکلا، جسے رسدی زنجیر میں تعطل اور شپنگ میں تاخیر نے بدتر بنا دیا۔ فروری 2022ء میں روس یوکرین تنازع بھڑکنے سے مہنگائی کے دباؤ میں مزید شدت آگئی۔ بڑھتی ہوئی قیمتوں کے دباؤ سے نمٹنے کے لیے جنہوں نے مہنگائی کو غیر متوقع طور پر کئی دہائیوں کی بلندی پر دھکیل دیا (شکل 2.3)، متعدد ابھرتی اور ترقی یافتہ معیشتوں نے مالی سال 22ء کے دوران پالیسی شرح میں اضافہ کیا (شکل 2.4)۔ تاہم، قیمتوں میں استحکام پاکستان سمیت تمام ممالک میں چیلنج بنا رہا، کیونکہ ابھرتی ہوئی اور ترقی یافتہ معیشتوں کی اکثریت میں مہنگائی 2021ء اور 2022ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران اہداف سے بڑھ گئی (شکل 2.5)۔

2.2 مالی سال 22ء میں زری پالیسی کا طرز عمل

زری پالیسی کے طرز عمل کو سال بھر رہنمائی اسٹیٹ بینک کے بنیادی مینڈیٹ یعنی زری استحکام اور نمو میں سہولت فراہم کرتے ہوئے قیمتوں میں استحکام کے حصول سے ملی، جبکہ کووڈ-19 کی غیر یقینی صورتحال کو بھی مد نظر رکھنا

شکل 2.2: مستقبل میں تیل کی صورت حال



Note: The futures are adjusted by \$1/bbl

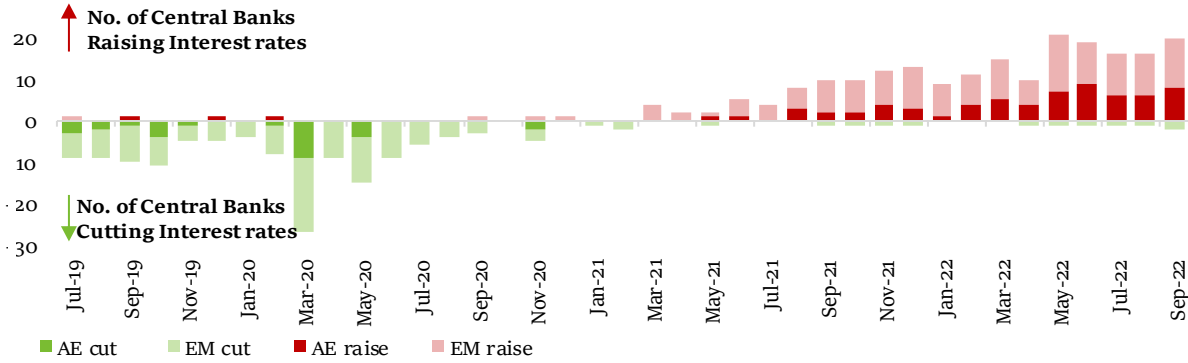
Source: Bloomberg

واپسی کے پیش نظر مالی سال 22ء کا مہنگائی کا تخمینہ نظر ثانی کے بعد بڑھا کر دسمبر 2021ء کی زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں 9 سے 11 فیصد کر دیا گیا۔

مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران کچھ غیر متوقع ملکی اور عالمی جغرافیائی سیاسی تبدیلیاں مہنگائی اور بیرونی استحکام کے منظر نامے میں مزید بگاڑ کا باعث بنیں۔ خاص طور پر، فروری 2022ء میں بھڑکنے والے روس یوکرین تنازع کے نتیجے میں ایشیا کے بین الاقوامی زرخوں میں اضافے کا رجحان مزید بڑھ گیا۔ مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ اور ان مستقل ٹھہر جانے کے ابھرتے ہوئے خدشات نے بڑے مرکزی بینکوں کو زری پالیسی توقع سے زیادہ سخت کرنے کا اشارہ دیا، جس سے روپے پر قدر میں کمی کا دباؤ پڑا۔ چین میں کووڈ کی ایک تازہ لہر کے ابھرنے سے صورتحال مزید خراب ہوئی جس سے رسدی زنجیر پر اضافی دباؤ آ گیا۔

جہاں تک ملکی محاذ کا تعلق ہے، تو وسیعی زری پالیسی موقف کے ساتھ ساتھ توانائی کی قیمتوں کے لیے ریلیف پیکیج، سیاسی عدم استحکام، اور آئی ایم ایف پروگرام کے بارے میں غیر یقینی صورتحال نے مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران معاشی منظر نامے کے لیے اضافی چیلنجز پیدا کیے کیونکہ تیزی سے بدلتے ہوئے زمینی حقائق کے مطابق زری پالیسی میں ردوبدل کیا گیا تھا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس عرصے میں معاشی پالیسی پر غیر یقینی صورتحال کووڈ-19 کے ابتدائی مرحلے کے مقابلے میں زیادہ تھی۔ یہ عوامل ملک کے رسک پریکٹس کے بڑھنے میں ظاہر ہوئے، جس کی عکاسی پاکستان کے ریاستی بانڈ کی یافت اور کریڈٹ ڈیفالٹ سویپ (سی ڈی ایس) شرحوں میں

شکل 2.4: شرح سود گھٹانے یا بڑھانے والے مرکزی بینکوں کی تعداد



Advanced Economies (AE) sample consists of Australia, Canada, Czech Republic, Iceland, New Zealand, Norway, South Korea, Sweden, Switzerland, UK, USA and Eurozone.
Emerging Markets (EM) sample consists of Brazil, Chile, Colombia, Egypt, Ghana, Hungary, India, Indonesia, Malaysia, Mexico, Pakistan, Peru, Philippines, Poland, Romania, South Africa, Turkey, Ukraine, Russia, Thailand.
 Source: cbrates.com

تخمینہ یہ لگایا گیا تھا کہ مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو بحال ہو کر 4 تا 5 فیصد ہو جائے گی۔ اس تخمینے کی بنیاد معیشت کی رفتار، مالی سال 22ء کے بجٹ میں ترقی کے معاون اقدامات، اور اسٹیٹ بینک کی ٹی ای آر ایف سہولت سمیت دیگر ری فنانسنگ اسکیموں کے اثرات تھے، جبکہ مالی سال 21ء میں نمو کا عبوری تخمینہ 3.9 فیصد رہا تھا۔ ان اعداد و شمار کی بنیاد پر اندازہ یہ تھا کہ طلبی پہلو کا دباؤ نسبتاً پست رہے گا۔

تھا۔ سال جیسے جیسے آگے بڑھا، اعداد و شمار پر مبنی باقی زری پالیسی نے تیزی سے بدلتے ہوئے اقتصادی منظر نامے اور خطرات کے توازن کے مطابق خود کو ڈھال لیا۔ مالی سال 22ء کے دوران بحیثیت مجموعی پالیسی شرح میں 675 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا۔

جولائی 2021ء میں پالیسی ریٹ 7 فیصد پر برقرار رکھا گیا

زری پالیسی کمیٹی نے اپنے جولائی 2021ء کے اجلاس میں پالیسی شرح کو 7 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اقتصادی اظہار بے حوصلہ افزا کارکردگی دکھا رہے تھے۔ خاص طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی سے پیمائش کی جانے والی معاشی سرگرمی اور بلند تعدد والے طلب کے اظہار بے (high frequency demand indicators) وسیع ہوتے رہے۔ مزید برآں، قوزی اور غذائی مہنگائی میں کمی مئی اور جون 2021ء میں مہنگائی کی رفتار میں کمی کا باعث بنی جبکہ اپریل 2021ء میں ایسا نہ تھا۔ اسی طرح، صارفین میں اور کاروبار میں اعتماد ماضی کی نسبت بلند ترین سطح پر پہنچ گیا تھا، جبکہ جون 2021ء میں مہنگائی کی توقعات میں کمی آگئی تھی۔ بیرونی کھاتے میں جاری کھاتے کا خسارہ 10 سال کی کم ترین سطح پر تھا یعنی مالی سال 21ء میں جی ڈی پی کا 0.6 فیصد، جس کا سبب کارکنوں کی ترسیلات زر اور برآمدی وصولیوں میں نمایاں اضافہ تھا، اور جس نے درآمدات میں خاصے زیادہ اضافے کو بھی جزوی طور پر زائل کر دیا تھا۔

جہاں تک بیرونی کھاتے کا سوال ہے تو مالی سال 22ء میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 2 سے 3 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا جو ایک مستحکم حد ہے، اور جس میں مدد دینے کے لیے ترسیلات زر اور برآمدات کا مسلسل استحکام بھی موجود تھا۔ نیز، بیرونی مالکاری کی مناسب دستیابی کی بنا پر مالی سال 22ء میں ملک کے زرمبادلہ ذخائر میں اضافے کی توقع تھی۔

مہنگائی کے منظر نامے میں بہتری کے ساتھ، صارف اشاریہ قیمت ملکی مہنگائی معتدل ہو کر 7 سے 9 فیصد تک رہنے کا امکان تھا۔¹⁵ پیشگی رہنمائی پر اسٹیٹ بینک کی پالیسی کے مطابق زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ قیمتوں کے دباؤ کی بڑی وجہ رسد ہے اور یہ عارضی ہے۔ چونکہ غیر متوقع حالات موجود نہیں تھے چنانچہ زری پالیسی مستقبل قریب میں موافق رہنے کی امید تھی، اور یہ بھی امید تھی کہ پالیسی کی شرح میں کسی قسم کا ردوبدل ہوا بھی تو خوب ناپ تول کر اور بتدریج کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ، زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ

¹⁵ دیکھیے اسٹیٹ بینک کا پریس ریلیز: <https://www.sbp.org.pk/press/2021/Pr-20-May-21.pdf>

کو مزید بڑھا دیا۔ لہذا، جولائی اور اگست 2021ء میں نہ صرف مہنگائی کی ماہانہ رفتار میں اضافہ ہوا، بلکہ گھریلو اور کاروباری دونوں طرح کی مہنگائی کی توقعات بھی بڑھ گئیں۔

اس کے ساتھ ساتھ، درآمدات کی قیمتوں اور حجم میں نمایاں اضافہ جولائی اور اگست 2021ء کے دوران درآمدات میں تیزی سے توسیع کا سبب بنا جس نے برآمدات اور ترسیلات زر میں تب تک کے مضبوط اضافے کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، نتیجتاً ان مہینوں کے جاری کھاتے کا خسارہ خاطر خواہ بڑھ گیا۔ تاہم، شرح مبادلہ میں مارکیٹ پر مبنی ایڈجسٹمنٹ کے نتیجے میں ستمبر میں زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے وقت پاکستانی روپے کی قدر 168.7 روپے تک گر گئی جو جولائی میں 161.3 روپے تھی، جبکہ بیرونی مالکاری کی مناسب دستیابی نے اگست 2021ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر 20 ارب امریکی ڈالر تک بڑھانے میں مدد کی۔

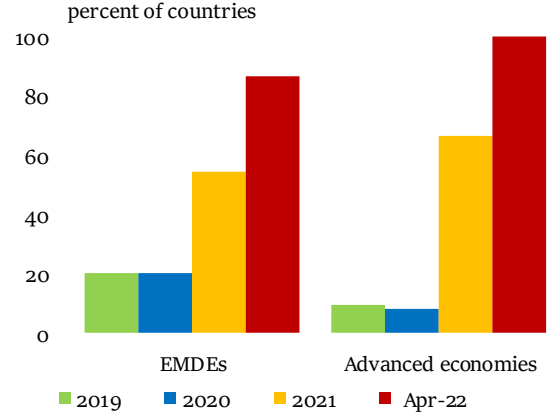
زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ لچکدار شرح مبادلہ نے دھچکا کافی حد تک جذب کر کے اپنا کردار ادا کیا ہے اور ضروری ہے کہ پالیسی کے دیگر ذرائع مثلاً سود کی شرحیں بھی مارکیٹ کی حرکیات کے مطابق ایڈجسٹ ہوں۔ چنانچہ کرنٹ اکاؤنٹ کے بڑھتے ہوئے خسارے اور مہنگائی بڑھنے کے خطرات کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی کی شرح میں اضافے کا فیصلہ کیا۔ کمیٹی نے ایک اہم موڑ کا اشارہ دیا کیونکہ کووڈ کے بعد 14 ماہ تک پالیسی ریٹ برقرار رکھا گیا تھا اور اب زری پالیسی نے گیزر تبدیل کر دیا۔

خطرات کے مہنگائی اور کرنٹ اکاؤنٹ کی طرف بڑھنے سے پالیسی کی شرح

نومبر 2021ء میں 150 بی پی ایس اضافے سے 8.75 فیصد کر دی گئی

نومبر کے اجلاس میں زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ 150 بیس پوائنٹس بڑھا کر 8.75 فیصد کر دیا۔ یہ زری پالیسی کمیٹی کے اس نظریے کا عکاس تھا کہ خطرات کا توازن نمونے سے ہٹ کر اب مہنگائی اور کرنٹ اکاؤنٹ کی طرف توقع سے زیادہ تیزی سے منتقل ہو گیا ہے۔ چنانچہ، زری پالیسی کمیٹی نے محسوس کیا کہ اب مہنگائی کے دباؤ کا مقابلہ کرنے اور ترقی کے ساتھ ساتھ استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے زری پالیسی کو معمول پر لانے کے لیے تیزی سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

شکل 2.5: اہداف سے آگے نکلنے والی مہنگائی



Source: World Bank (June 2022)

اگر طلب کے دباؤ کی بنا پر مہنگائی پر اثرات ظاہر ہوئے یا جاری کھاتے میں کمزوریوں کے آثار ظاہر ہوئے تو زری پالیسی کے ضمن میں دانشمندی یہ ہوگی کہ نرمی کی سطح بتدریج کمی کر کے اسے معمول پر لانا شروع کر دیا جائے۔

دباؤ کے خطرات کم ہونے پر پالیسی ریٹ ستمبر 2021ء میں 25 بی پی ایس

اضافے سے 7.25 فیصد کر دیا گیا

زری پالیسی کمیٹی نے اپنے ستمبر کے اجلاس میں فیصلہ کیا کہ پہلے سے فراہم کردہ پیشگی رہنمائی کے مطابق پالیسی شرحیں 25 بیس پوائنٹس بڑھا کر 7.25 فیصد کر کے زری پالیسی موقف میں تبدیلی کا اشارہ دیا جائے۔ چونکہ دباؤ کی غیر یقینی صورتحال کم ہونے لگی تھی چنانچہ یہ فیصلہ ترجیحات میں تبدیلی کا تعابین بحالی کے عمل میں تعاون کرنے کے بجائے اب بحالی کا عمل طویل بنانے کو ترجیح دی جا رہی تھی جس کے لیے مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھنا اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارے میں اضافے کو سست بنانا تھا۔

اس مرحلے پر، اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کے ساتھ ساتھ ملکی طلب میں توقع سے زیادہ مضبوط اضافہ مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے کے لیے خطرات پیدا کرنے لگا تھا۔ خاص طور پر اجناس کی عالمی قیمتوں میں بے لگام اضافہ جو رسدی زنجیر میں خلل کے نتیجے میں ہوا، اور نقل و حمل اور مال برداری کے اخراجات میں اضافے نے درآمدی مہنگائی کو بڑھا دیا۔ نتیجتاً بیرونی کھاتوں کے دباؤ کی وجہ سے مالی سال کے آغاز سے پاکستانی روپے کی قدر میں 6.4 فیصد کمی واقع ہوئی جس نے ایشیا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے اثرات

مہنگائی اور درآمدات پر قابو پانے کے لیے دسمبر 2021ء میں پالیسی ریٹ کو 100 بیسیس پوائنٹس بڑھا کر 9.75 فیصد کر دیا گیا

اسپنے دسمبر کے اجلاس میں زری پالیسی کمیٹی نے مہنگائی کے دباؤ پر قابو پانے اور اقتصادی ترقی کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس بڑھا کر 9.75 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔ زری پالیسی کمیٹی نے یہ بتاتے ہوئے پیشگی رہنمائی بھی فراہم کی کہ موجودہ تخمینوں کی بنیاد پر زری پالیسی کے حالات میں مستقبل قریب میں کوئی تبدیلی نہ ہونے کی امید ہے۔

دسمبر 2021ء میں جب زری پالیسی کمیٹی کا اجلاس ہوا، تب تک میکرو اکنامک آؤٹ لک کے لیے خطرات تیزی سے بڑھ چکے تھے۔ بنیادی طور پر اجناس کی عالمی قیمتوں میں بے لگام اضافے اور ملکی طلب میں مسلسل توسیع کی وجہ سے ماہ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی نومبر 2021ء میں ایک عشرے کی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا۔ اس مہینے تجارتی خسارہ بھی بلند رہا۔ دریں اثنا، ملکی طلب کے بلند تعدد والے اظہاریوں سے معلوم ہوا کہ اقتصادی نمو مضبوط رہی۔ اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں کے براہ راست اور دور ثانی کے اثرات اور ملکی طلب میں توسیع کے علاوہ، توانائی کی ملکی قیمتوں میں نظر ثانی کے تحت اضافہ بھی مہنگائی کا دباؤ بڑھانے کا ذمہ دار تھا۔ وسیع الہنیاد مہنگائی کے دباؤ کو دیکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 22ء کے لیے مہنگائی کی پیش گوئی کی حد 7 تا 9 فیصد سے بڑھا کر 9 تا 11 فیصد کر دیا۔

بیرونی کھاتے پر 7.9 ارب امریکی ڈالر کی تاریخ کی بلند ماہانہ درآمدات نے برآمدات میں اب تک کی مضبوط نمو کو پیچھے چھوڑ دیا، جس کے نتیجے میں نومبر 2021ء میں 5.0 ارب امریکی ڈالر کا ماہانہ تجارتی خسارہ نمایاں طور پر بڑھا۔ درآمدات میں اضافے میں ایک اہم کردار اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کا تھا، جبکہ ملکی طلب کے کچھ اثرات اور کووڈ ویکسین کی زیادہ ضرورت بھی ایک سبب بنی۔ ان بلند اعداد و شمار کے ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کا سلسلہ جاری رہا، جو دسمبر 2021ء میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے وقت گر کر 177.9 روپے پر آ گیا۔ ان تبدیلیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جاری کھاتے کے خسارے کی پیش گوئی نظر ثانی کے تحت 2 تا 3 فیصد کے سابقہ تخمینے سے بڑھا کر جی ڈی پی کے تقریباً 4 فیصد تک کر دی گئی۔

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح، پاکستان کو بھی نومبر تک اجناس کی عالمی قیمتوں میں توقع سے زیادہ تیزی سے اور مسلسل اضافے کا سامنا کرنا پڑا۔ رسدی زنجیر میں طویل رکاوٹیں اور توانائی کی بلند قیمتیں پوری دنیا میں مہنگائی کو بڑھانے کا باعث بنیں۔ اس کے علاوہ، ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوط توسیع نے ستمبر اور اکتوبر 2021ء میں مہنگائی کے دباؤ کو مزید بڑھا دیا۔ مہنگائی کے حوالے سے گھرانوں کی توقعات بلند رہیں اور کاروباری اداروں کی ان توقعات میں تیزی سے اضافہ ہوا جبکہ ملکی سرکار کے زیر انتظام قیمتوں کے بڑھتے ہوئے خطرات بھی سامنے تھے۔ اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں مکنہ اضافے کے پیش نظر مالی سال 22ء کا اوسط مہنگائی کا تخمینہ 7 سے 9 فیصد بڑھنے کے مضبوط خطرات دیکھے گئے۔

اسی طرح توانائی اور خدمات کے شعبے کی بڑھتی ہوئی درآمدات سے ستمبر اور اکتوبر 2021ء میں جاری حسابات کے خسارے میں بھی بڑا اضافہ ہوا چنانچہ نومبر میں زری پالیسی اجلاس کے وقت شرح مبادلہ 175.2 روپے تک گر گئی۔ غیر توانائی درآمدات میں کچھ اعتدال کے باوجود ایسا ہوا۔ ان رجحانات کو دیکھتے ہوئے تخمینہ لگایا گیا کہ جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 22ء میں جی ڈی پی کے 2 سے 3 فیصد کی سابقہ پیش گوئی سے معمولی سا تجاوز کر جائے گا۔ دریں اثنا، ملکی اقتصادی سرگرمیوں نے اپنی رفتار کو جاری رکھا۔ زری پالیسی کمیٹی نے معاشی بحالی کی پائیداری اور استحکام پر اگرچہ اعتماد ظاہر کیا تاہم یہ بھی کہا کہ مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو کے تخمینے 4 تا 5 فیصد کو خطرات لاحق ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے درآمدی ادائیگیوں پر طلبی پہلو کے دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے پالیسی ریٹ بڑھانے کے علاوہ دیگر اقدامات بھی متعارف کرائے۔ ان میں کمرشل بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ میں اضافہ، صارفی اور کارمالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط کو سخت کرنا، اور اضافی ایشیا پیکیش مارجن کی پابندیوں کا نفاذ شامل ہے۔ اس کے علاوہ زری پالیسی کی تشکیل کو بہترین بین الاقوامی روایات کے مطابق مزید قابل پیش گوئی بنانے کے سلسلے میں زری پالیسی کا تعدد سال میں چھ سے بڑھا کر آٹھ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

دینے لگے۔ اس طرح مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے کے لیے صورت حال کو بہتر بنایا گیا۔ جہاں تک رسد کا سوال ہے تو رسدی زنجیر میں رکاوٹوں کے ساتھ ساتھ خام مال کی لاگت بڑھنے سے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو سست پڑ گئی۔ اس کے علاوہ فنانس (ضمنی) ایکٹ، 2022ء کے نفاذ سے بجٹ کے مقابلے میں اہم اضافی مالی استحکام کی نمائندگی ہوئی اور اس طرح مالی سال 23ء میں نمو اور مہنگائی دونوں کے لیے منظر نامہ کم ہو گیا۔ او میکرون لہر کے اچانک عالمی ظہور نے بھی ترقی کو خطرات کی نشاندہی کی۔ اس پیشرفت کے درمیان بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو کا تخمینہ نظر ثانی کے تحت کم کیا گیا اور اب مالی سال 22ء کی حقیقی جی ڈی پی کی نمو 4 تا 5 فیصد تک کی پیش گوئی کی گئی۔

پالیسی ریٹ میں تیزی سے اضافے کے ساتھ مہنگائی کی رفتار، ماہ بہ ماہ مہنگائی سے جس کا اندازہ لگایا جاتا ہے، دسمبر 2021ء کے دوران کمزور ہو گئی۔ دسمبر 2021ء میں کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات بھی کم ہو گئیں جبکہ صارفین کا اعتماد بڑی حد تک مستحکم رہا۔ عمومی مہنگائی جنوری 2022ء کے 13 فیصد سے کم ہو کر فروری 2022ء میں 12.2 فیصد ہو گئی، جس کو بنیادی مہیز فیول کاسٹ ایڈجسٹمنٹ میں کمی کے بعد بجلی کی انتظامی قیمتوں میں تخفیف کی وجہ سے ملی۔ مزید برآں، شہری علاقوں میں قوزی مہنگائی میں کمی آئی، جبکہ صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں گزشتہ لہر کوئی بڑی تبدیلی نہیں آئی۔ مزید برآں، حکومت نے مارچ 2022ء کے دوران ایک ریلیف پیکیج کا اعلان کیا، جس میں ایندھن کی قیمتوں اور بجلی کے نرخوں میں کٹوتی کی گئی، جس نے مالی سال 22ء کے بقیہ مہینوں میں مہنگائی کا منظر نامہ اس وقت تک بہتر بنایا جب تک اس کے لیے مکمل طور پر فنڈز دیے گئے اور بجٹ اس حوالے سے غیر جانبدار رہا۔

بیرونی محاذ پر ماسوائے توانائی اور ویکسین کے، نومبر اور دسمبر 2021ء کے دوران درآمدات مستحکم ہو چکی تھیں، جو زری پالیسی موقف کی موزونیت کی عکاس ہے۔ جنوری اور فروری 2022ء دونوں میں درآمدات میں تیز رفتار اور وسیع البینا دامانہ کمی ریکارڈ کی گئی۔ چونکہ برآمدات میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا، تجارتی خسارے میں فردری 2022ء کے دوران نمایاں کمی واقع ہوئی جبکہ نومبر 2021ء میں وہ اپنے عروج پر تھا۔ جنوری 2022ء میں حجم کی نمو کم رہی تاہم درآمدات میں اضافے کا بیشتر سبب بلند قیمتیں تھیں۔ بیرونی کھاتوں کے

تاہم، زری پالیسی کمیٹی مستقبل کی قیمتوں کی بنیاد پر اجناس کی عالمی قیمتوں کے اگلے منظر نامے سے پر امید تھی۔ یہ امید بنیادی طور پر بڑے مرکزی بینکوں کی جانب سے متوقع زری پالیسی سخت کرنے سے پیدا ہوئی، جس میں امریکی فیڈرل ریزرو کی جانب سے متوقع سختی سے زیادہ تیزی کا امکان، اور رسدی زنجیر میں رکاوٹوں کا بتدریج دور ہونا شامل ہے۔ نتیجتاً، مہنگائی اور جاری کھاتے کے خسارے پر دباؤ مستقبل میں معتدل ہونے کی توقع تھی۔

مالیاتی اقدامات پر جنوری اور مارچ 2022ء میں پالیسی ریٹ 9.75 فیصد پر برقرار رکھا گیا جس سے مہنگائی کا منظر نامہ بہتر ہو گیا

بلند تعدد کے طلبی اظہاریوں میں سست روی، اضافی مالیاتی استحکام، او میکرون کے ظہور، مہنگائی کی رفتار میں اعتدال، مہنگائی کی توقعات میں خاطر خواہ کمی، اور جاری کھاتے کی نان آکل رقم میں متوقع بہتری کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ جنوری اور مارچ 2022ء دونوں میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں میں ریٹ 9.75 فیصد پر برقرار رکھا گیا جیسا کہ اس کی پیشگی رہنمائی کے ذریعے پہلے بتایا گیا تھا۔

تاہم، زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ روس یوکرین تنازع کی ابتدائی صورت حال نے اجناس کی عالمی قیمتوں اور بیرونی مالی حالات میں انتہائی غیر یقینی کیفیت کو جنم دیا ہے، جس کا اثر جاری کھاتے کے خسارے اور مہنگائی کی توقعات پر پڑ سکتا ہے۔ اس دھچکے کو جو ابھی ابھر رہا تھا، دیکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے اشارہ دیا کہ ضروری ہو تو وہ اپریل کے آخر میں اگلے طے شدہ اجلاس سے پہلے ملاقات کرنے کو تیار ہے تاکہ بیرونی شعبے اور قیمتوں کے استحکام کی حفاظت کے لیے بروقت اور ناپ تول کر کارروائی کی جائے۔

اسٹیٹ بینک کی طرف سے طلب کے انتظام کے لیے متعارف کرائے گئے اقدامات یہ تھے: چار ماہ کے عرصے میں پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 275 بیس پوائنٹ سختی، مطلوبہ نقد محفوظ میں اضافہ، صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی، اور غیر ضروری درآمدات کو کم کرنے کے اقدامات۔ چنانچہ ان کے نتائج نکلنے لگے۔ ان پالیسی کوششوں کے مطابق بلند تعدد کے طلبی اظہاریوں نے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی اور 2022ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران اقتصادی سرگرمیوں میں اعتدال کے آثار دکھائی

کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر بڑے مرکزی بینکوں کی جانب سے متوقع جارحانہ زری سختی کا اور نتیجتاً یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ عالمی مالی حالات سخت ہوں گے۔ دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی طرح پاکستان کو بھی سرمائے کے خالص اخراج اور کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ کے بڑھتے ہوئے تفاوت کا سامنا کرنا پڑا، جس نے بیرونی قرضے کی لاگت اور بیرونی کھاتوں کا دباؤ بڑھایا۔

طلب کے انتظام کی پالیسیوں کے کامیاب اثرات اور برآمدات اور ترسیلات زر میں مسلسل اضافے کے باوجود جس سے فروری 2022ء میں جاری کھاتے کے خسارے میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی، پاکستان کی 10 سالہ یورو بانڈ کی یافت میں نمایاں اضافہ ہوا، جبکہ کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ کا تفاوت 2013ء کے بعد اپنی بلند ترین سطح پر تھا اور پاکستانی روپیہ زری پالیسی کمیٹی کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے 188.2 روپے تک گر گیا۔ جیسا کہ وضاحت کی گئی ہے، یہ بنیادی طور پر سیاسی محاذ پر اور آئی ایم ایف پروگرام کے دوبارہ شروع ہونے کی غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے تھا۔ بگڑتا ہوا معاشی منظر نامہ، پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، اور امریکی فیڈرل فنڈز ریٹ میں مزید اضافے نے مہنگائی اور ادائیگیوں کے توازن کے لیے اہم خطرات پیدا کیے۔ چنانچہ مالی سال 22ء کے لیے اوسط مہنگائی کی پیش گوئی کو 11 فیصد سے تھوڑا اور پر کر دیا گیا۔

طلب کے توقع سے زیادہ دباؤ پر مئی 2022ء میں پالیسی ریٹ 150 بی پی ایس بڑھا کر 13.75 فیصد کر دیا گیا

مالی سال 22ء کے اپنے آخری اجلاس میں زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو 150 بیس پوائنٹس بڑھا کر 13.75 فیصد کر دیا۔ اس اقدام کو تحریک ان شوبتوں سے ملی کہ کووڈ سے نکل کر مالی سال 22ء میں طلب کی بحالی سابقہ توقع سے بہت مضبوط رہی، دوسرے یہ کہ بیرونی دباؤ اب بھی بلند تھا اور مہنگائی کے منظر نامے میں بگاڑ موجود تھا۔ زری پالیسی کمیٹی کا خیال تھا کہ یہ کارروائی، اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی ضروری مالیاتی استحکام مہنگائی کی توقعات کو قابو میں رکھتے ہوئے طلب کو زیادہ پائیدار رفتار سے معتدل رکھنے میں مدد دے گا۔

مئی 2022ء میں جب زری پالیسی کمیٹی کا اجلاس ہوا تو مہنگائی کے منظر نامے کے لیے کچھ نئے خطرات سامنے آچکے تھے۔ خاص طور پر، توسیعی مالیاتی پالیسی موقف اور توانائی کے سبسڈی سیکچر نے ملکی طلب کو توقع سے زیادہ مضبوط رکھا۔ درحقیقت عبوری تخمینوں سے معلوم ہوا کہ مالی سال 22ء میں نمو توقع

دباؤ میں کمی کی عکاسی کرتے ہوئے ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپیہ قدرے بڑھ کر 176.5 روپے ہو گیا، یہ وقت جنوری میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کا تھا، تاہم بعد میں مارچ 2022ء میں یہ دوبارہ 178.6 روپے تک گر گیا۔

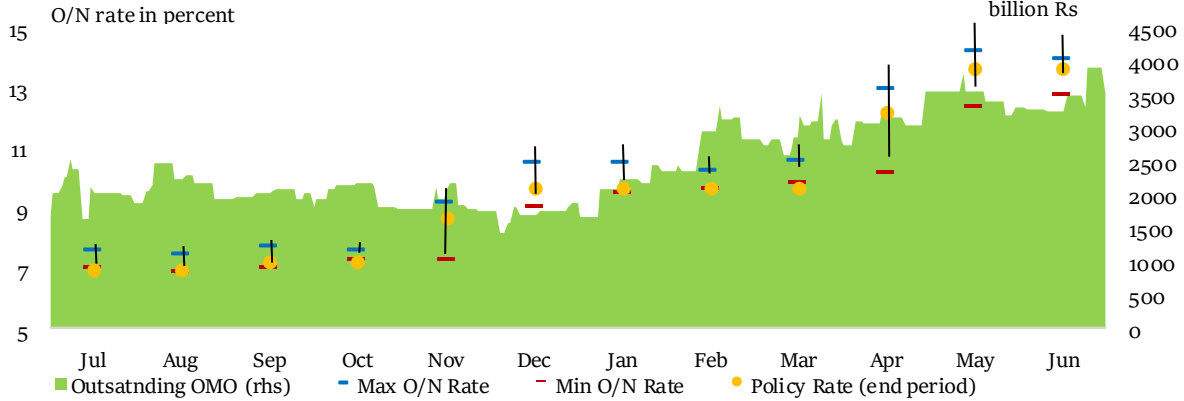
پالیسی ریٹ اپریل 2022ء میں 250 بی پی ایس بڑھا کر 12.25 فیصد کیا گیا کیونکہ روس یوکرین تنازع سے ایشیا کی عالمی قیمتیں بڑھ گئیں اور ملکی غیر یقینی میں اضافہ ہوا

ایک ایسے وقت میں جب ملکی معاشی استحکام قریب تھا اور میکرو اکنامک اظہار یے پائیدار سطح کی طرف بڑھنے لگے تھے، روس یوکرین تنازع بھڑکنے سے مالی منڈیوں کو بگاڑ کا سامنا کرنا پڑا اور عالمی معیشت میں غیر یقینی کی ایک نئی لہر شروع ہوئی جس کے نتیجے میں تیل کی قیمت میں مزید اضافے کے ذریعے مہنگائی کا پہلے سے موجود دباؤ شدت اختیار کر گیا۔ اس صورتحال میں ابھرنے والی پیش رفت کے باعث اپریل 2022ء میں زری پالیسی کمیٹی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا، جیسا کہ پچھلے اجلاس میں پیش گوئی کی گئی تھی۔

مہنگائی کے منظر نامے میں اس بگاڑ اور بیرونی استحکام کے لیے تیزی سے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ زری پالیسی کا بھرپور جواب ضروری ہے۔ چنانچہ زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو 250 بیس پوائنٹس بڑھا کر 12.25 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا۔ کمیٹی نے یہ بھی نوٹ کیا کہ اسٹیٹ بینک مہنگائی اور بیرونی کھاتے پر دباؤ کو کم کرنے کے لیے مزید پالیسی اقدامات کر رہا ہے۔ ان میں برآمدی مالکاری اسکیم کی شرح سود کو 3 فیصد سے بڑھا کر 5.5 فیصد کرنا اور درآمدات کی فہرست میں 177 ایشیا کا اضافہ شامل ہے جو کیش مارجن کے تقاضوں (سی ایم آر) سے مشروط ہے۔

جب یوکرین تنازع کے اثرات رسدی زنجیر میں رکاوٹیں ڈال کر عالمی سطح پر پھیل گئے اور جس کے نتیجے میں اجناس کی قیمتوں میں تازہ اضافہ ہوا اور مالی منڈی کے حالات میں سختی آئی، تو اس نے مہنگائی اور پاکستان کے بیرونی کھاتے کے لیے منظر نامے کو بھی خراب کیا۔ یہ خدشات تھے کہ تیل کی قیمتیں زیادہ دیر تک بلند رہیں گی، جس سے ملکی مہنگائی کو اضافے کے خطرات لاحق ہوں گے۔ مزید برآں، مارچ 2022ء میں امریکی فیڈرل ریزرو نے 2018ء کے بعد سے ریٹ میں پہلی بار اضافہ کرتے ہوئے 2022ء کے دوران فیڈرل ریزرو کی شرح کو جارحانہ طور پر سخت کرنے کے اپنے پروگرام کا خاکہ پیش

شکل 2.6: مالی سال 22ء میں بین الہینک سیالیت کے اظہاریے



Source: State Bank of Pakistan

2.3 زر پالیسی کا نفاذ

بین الہینک سیالیت کی صورت حال محدود رہی

مالی سال 22ء کے دوران، بین الہینک منی مارکیٹ میں سیالیت کی صورت حال پچھلے سال کے مقابلہ میں سخت رہی۔ اس کی عکاسی بازار زر کے سودوں کی اوسط واجب الادا رقم سے ہوتی ہے جو مالی سال 21ء میں 1,289.5 ارب روپے تھی اور مالی سال 22ء کے دوران 2,479.9 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ تاہم، ان بھاری بھر کم ادخالات کے باوجود کرنسی مارکیٹ گزشتہ سال کی نسبت مالی سال 22ء میں زیادہ اتار چڑھاؤ کا شکار رہی، جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ شبینہ شرح نے سود شرح سود کے بڑھتے ہوئے منظر نامے میں پالیسی ریٹ سے بہت زیادہ انحراف کیا۔ کرنسی مارکیٹ کی بلند شرحوں میں اہم کردار ادا کرنے والے عوامل شرح سود بڑھنے کی مارکیٹ کی توقعات تھیں کیونکہ مہنگائی اور بیرونی کھاتوں کے دباؤ، میزانی قرض گیری کی بڑھتی ہوئی حکومتی ضروریات اور نئی شعبے کو قرضے کی زیادہ طلب سے مارکیٹ نے یہی نتیجہ اخذ کیا۔ (شکل 2.6)۔

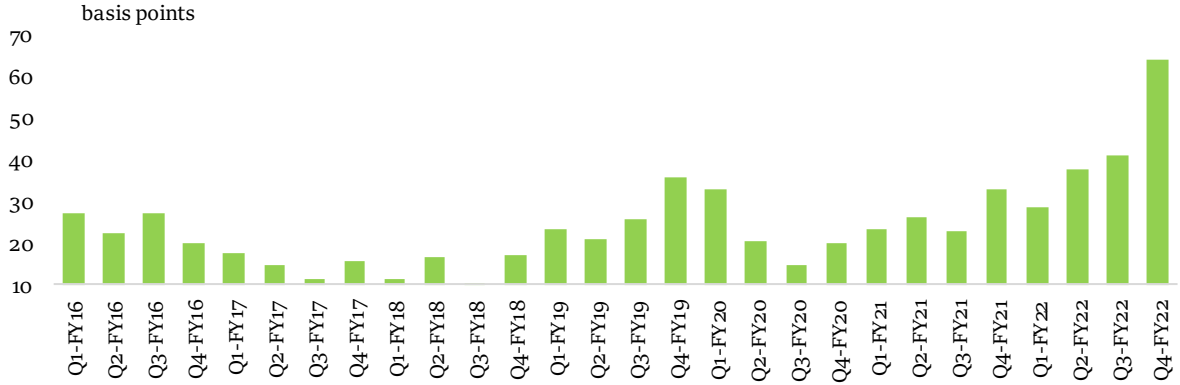
مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر سیالیت کی صورت حال عارضی طور

پر نرم ہوئیں

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ سے شبینہ شرحوں کا اوسط مطلق انحراف بڑھ کر 33 بیس پوائنٹس ہو گیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 25 بیس پوائنٹس تھا۔ مالی سال 22ء کی پوری پہلی سہ ماہی میں بازار زر نے سیالیت کے دباؤ کے آثار دکھائے۔ یہ بات بازار زر کے سودوں کے اوسط

سے کہیں زیادہ مضبوط یعنی 5.97 فیصد تھی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہنگائی میں طلبی پہلو کا دباؤ توقع سے زیادہ شدید تھا اور پیداوار کا فرق مثبت تھا۔ دریں اثنا، ملکی اور بین الاقوامی دونوں عوامل کی وجہ سے مہنگائی کا منظر نامہ خراب ہو چکا تھا، روس-یوکرین بگڑتے ہوئے تنازع کے علاوہ چین میں ایک نئی کووڈ لہر کے سبب رسدی زنجیر میں آنے والی رکاوٹوں کے نتیجے میں عالمی سطح پر مہنگائی میں شدت آئی تھی۔ چنانچہ عمومی مہنگائی اپریل 2022ء میں دو سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ دیہی اور شہری علاقوں میں قوزی مہنگائی کے مزید مضبوط ہونے سے مہنگائی کی رفتار میں بھی اضافہ ہوا۔ قوزی مہنگائی میں اضافہ مضبوط ملکی طلب اور رسدی دھچکوں کے دورثانی کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ ان تبدیلیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے زر پالیسی کمیٹی نے اگلے مالی سال میں مہنگائی میں اضافے اور اس کے بلند رہنے کی پیش گوئی کی۔

جہاں تک بیرونی محاذ کا تعلق ہے تو اپریل میں جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 22ء کے دوران دیکھی گئی اوسط کے نصف سے بھی کم رہ گیا۔ تاہم، مئی 2022ء میں زر پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے وقت ملکی غیر یقینی صورتحال کے ساتھ ساتھ فیڈرل ریزرو کی طرف سے سختی کے بعد بین الاقوامی منڈیوں میں امریکی ڈالر کی مضبوطی دونوں عوامل کی وجہ سے روپیہ مزید گر کر 200.9 روپے تک پہنچ گیا۔ جاری کھاتے کے خسارے کا رجحان اسٹیٹ بینک کے تخمینے کے مطابق یعنی مالی سال 22ء میں جی ڈی پی کا 4 فیصد تھا۔



Source: State Bank of Pakistan

نومبر 2021ء میں مطلوبہ نقد محفوظ بڑھا دیا گیا جس سے کمرشل بینکوں کی سیالیت کی ضروریات بھی بڑھ گئیں کیونکہ انہیں اپنے طلبی واجبات اور میعاداتی امانتوں (ایک سال سے کم مدت والی) کا بطور فیصد زیادہ نقد ذخائر مرکزی بینک میں برقرار رکھنا تھا۔

جہاں تک رقوم کی رسد کا تعلق ہے تو مالی سال 22ء کی تیسری سہ ماہی میں جدولی بینکوں کی امانتوں میں 206.2 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 125.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ تاہم، مئی 2022ء کے بعد سے امانتیں جمع کرانے کی رفتار بڑھنا شروع ہوئی۔

ان تمام عوامل کے پیش نظر بازار زر میں نسبتاً بڑی مداخلت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی میں بازار زر کا اوسط ادخال بڑھ کر 2,984.3 ارب روپے ہو گیا جو پہلی ششماہی میں 1,983.7 ارب روپے تھا۔

بین الینٹک سیالیت کو نرم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کا حجم اور تعدد بڑھانے کے علاوہ کمرشل بینکوں کی سیالیت کی نسبتاً زائد ضروریات اور پالیسی ریٹ سے شینہ شرحوں کے بلند انحراف کا مقابلہ کرنے کے لیے دیگر اقدامات بھی کیے۔ زری پالیسی کمیٹی نے شرح سود کا اتار چڑھاؤ کم کرنے اور مارکیٹ کے شرکاء کی شرح سود کی توقعات منظم کرنے کے لیے زری پالیسی بیانات کے ذریعے پیشگی رہنمائی جاری کی۔ اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شریعت سے ہم

ادخال میں اضافے سے ظاہر ہوئی جو پچھلے سال کی اسی مدت کے 1,048.3 ارب روپے سے بڑھ کر 2,092.4 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ نومبر 2021ء کے بعد سے مئی مارکیٹ میں اسٹیٹ بینک کا ادخال سست ہو گیا۔ یہ دو عوامل کی وجہ سے ہوا۔ پہلا، ڈپازٹ اکٹھا کرنے میں بہتری؛ اور دوسرا، آئی ایم ایف سے اضافی ایس ڈی آر مختص کرانے کے بعد کمرشل بینکوں سے حکومتی قرضے لینے میں سست روی۔¹⁶ لہذا، بازار زر کے سودوں کے بقایا اوسط ادخال مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں 1,875.0 ارب روپے رہ گئے جو گزشتہ سہ ماہی میں 2,092.4 ارب روپے رہے تھے۔

مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں دوسری ششماہی کے دوران سیالیت کے دباؤ میں مزید شدت آگئی اور ساتھ ساتھ شرح سود میں اضافے کی توقعات بھی بڑھی ہوئی تھیں (شکل 2.7)۔ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران وہ اوسط مطلق انحراف بڑھ کر 53 بیسیس پوائنٹس ہو گیا جو مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی کے دوران 28 بیسیس پوائنٹس اور مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 33 بیسیس پوائنٹس تھا۔ طلب اور رسد کے پہلو سے عوامل نے بین الینٹک مارکیٹ میں سیالیت کے دباؤ میں کردار ادا کیا۔

طلب کے پہلو سے پہلا عامل مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران پہلی ششماہی کی نسبت اضافی میزانی قرض گیری تھی جو جدولی بینکوں سے کی گئی۔ دوسرا، نجی قرضوں کے حصول میں سال بسال اضافے نے بینکوں کی سیالیت کی ضروریات کو بلند رکھا۔ تیسرا، زر کی رسد میں اضافے پر قابو پانے کے لیے

¹⁶ پاکستان کو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں عالمی ایس ڈی آر مختص کے تحت آئی ایم ایف سے 2.8 ارب امریکی ڈالر موصول ہوئے۔ نومبر 2021ء میں، یہ رقم کوڈو یکسٹین مہم کی مالی اعانت کے لیے حکومت کو دی گئی تھی۔

سیالیت کی صورت حال آسان ہونے کی توقع تھی تاکہ شرح سود میں اضافے کی مارکیٹ کی بڑھتی ہوئی توقعات کا مقابلہ کیا جاسکے جو پالیسی ریٹ سے قلیل مدتی شرحوں کو الگ کرنے کا باعث بن رہی تھیں۔

آہنگ بالائی سطح کی دستیابی (Standing Ceiling Facility) اور بازار زر کے سودے (ادخالات) بھی متعارف کرائے۔ علاوہ ازیں، اسٹیٹ بینک نے مالی سال 22ء کے دوران دسمبر تا جون 63 روزہ آٹھ عدد ادخالات کیے اور 30 جون 2022ء کو ایک 77 روزہ ادخال بھی کیا۔ اس سے مارکیٹ میں

3.1 مالی استحکام کا جائزہ

جاری کھاتے کے خسارے اور مہنگائی کے دباؤ کے ساتھ ساتھ کووڈ 19 کی لہروں کی بار بار آمد مالی سال 22ء کے نمایاں واقعات تھے۔

اس دشوار کئی معاشی خاکے اور پالیسی منظر نامے کے باوجود، پاکستان کے مالی شعبے نے مالی استحکام، جو اسٹیٹ بینک کو تفویض کردہ دوسرا قانونی مقصد ہے، کا مظاہرہ جاری رکھا۔

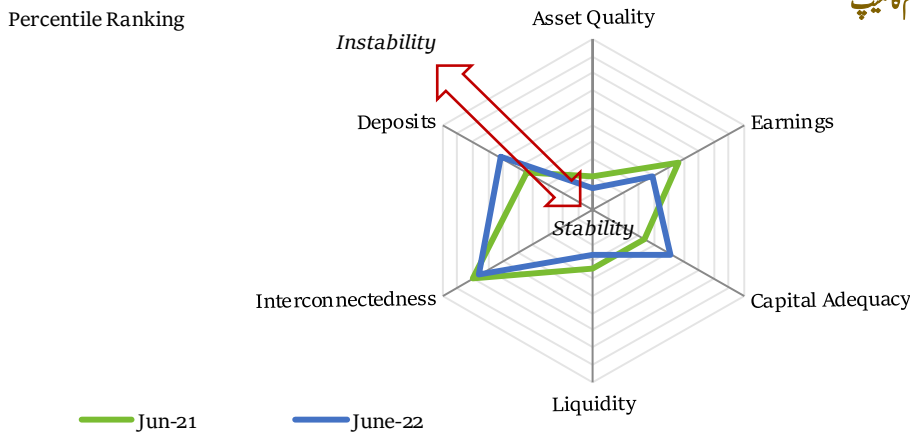
بڑھتے ہوئے معاشی عدم توازن کے تناظر میں اور کئی معاشی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے متعدد زری پالیسی اور کئی محتاطیہ اقدامات کیے۔

مالی استحکام کا اندازہ لگانے کے طریقوں میں سے ایک بینکاری شعبے کے مالی اسباب کے کلیدی اظہاریوں (ایف ایس آئیز) کے جائزے سے متعلق ہے جو اس شعبے کی مالی صحت، کارکردگی اور شدید دھچکوں کو برداشت کرنے کی اس کی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہیں، جن پر مندرجہ ذیل پیراگراف میں بحث کی گئی ہے۔ تاہم، استحکام کے مختلف نقشے جیسے کہ بینکاری شعبے کے استحکام (بی ایس ایس) کا نقشہ¹⁸ بھی تصویری طور پر خطرے کی مختلف جہتوں کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ باب 2 میں بیان کیا گیا ہے، اسٹیٹ بینک نے 20 ستمبر 2021ء سے (مالی سال 22ء کے آخر تک) پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 675 بیسیس پوائنٹس کا اضافہ کیا، مطلوبہ نقد محفوظ (سی آر آر) کو ایک فیصدی درجے بڑھا کر 6 فیصد کر دیا، غیر ضروری ایشیا کی درآمدات کی حوصلہ شکنی کرنے کے لیے مختلف اقدامات متعارف کرائے، اور صارفی مالکاری کی نمو پر قابو پانے اور منسلک خطرات کو کم کرنے کے لیے محتاطیہ ضوابط کو سخت کر دیا۔

جون 2021ء کے مقابلے میں جون 2022ء کے لیے بی ایس ایس کا نقشہ ظاہر کرتا ہے کہ دوران سال آمدنی، اثاثوں کے معیار، سیالیت کی صورت حال، اور باہمی ربط میں بہتری آئی ہے (شکل 3.1)۔ تاہم، مجموعی اثاثہ جاتی اساس کے

شکل 3.1: بینکاری شعبے کے استحکام کا میپ



Source: State Bank of Pakistan

17 یہ سیکشن بنیادی طور پر اسٹیٹ بینک کے باضابطہ اداروں کی مالی کارکردگی اور پلک کا احاطہ کرتا ہے۔

18 بینکاری شعبے کے استحکام کا میپ (بی ایس ایس ایم) چھ جہتوں میں بینکاری شعبے کو درپیش خطرات کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ جہتیں معیار اثاثہ، آمدنی، کفایت سرمایہ، سیالیت، باہمی ربط اور اثاثتیں ہیں۔ ہر سیریز (ہر خطرے کی سمت میں مختلف متغیرات پر) کی بنیاد پر متغیر کے ہر سامی کے لیے فیصدی درجہ شمار کیا جاتا ہے۔ فیصدی درجہ بندی کو (0 سے 10) کے پیمانے میں درج کیا جاتا ہے یعنی 10 سے تقسیم کیا جاتا ہے؛ مثبت اثرات والے اظہاریوں کی فیصدی درجہ بندی کو 100 سے منہا کیا جاتا ہے جبکہ پست ویلیوز (قدریں) بلند استحکام کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ہر سیریز کے لیے تفویض کردہ وزن کی بنیاد پر ہر سمت کے لیے ایک خلاصہ پیناٹس حاصل کی جاتی ہے جسے پلاٹ کیا جاتا ہے۔ کسی بھی خطرے کی سمت کے لیے، کسی مقررہ وقت پر بڑھتی ہوئی قدر (0-10 کی حد) گزشتہ مدت کے مقابلے میں خطرے کی نسبتی حرکت کو ظاہر کرتی ہے۔ طریقہ کار پی ڈی ایل، آر میٹ کاؤ گرن، کے مپاچیا اور جے پویٹ (2010ء) پر مبنی ہے۔ کیا آپ عالمی مالی استحکام کا احاطہ کر سکتے ہیں؟ آئی ایم ایف ورلڈ پیپر نمبر 145/2010 - ڈائمنشن ڈی سی: آئی ایم ایف۔

جدول 3.1: بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کی مالی اصابات کے کلیدی اظہاریے

دسمبر 19ء، دسمبر 20ء، جون 21ء، دسمبر 21ء، جون 22ء						
مجموعی ایف ایس اے کا فیصد*	فیصد					
معیار اثاثہ کے اظہاریے						
غیر فعال قرضے اور مجموعی قرضے						
بینک	76.4	8.6	9.2	8.9	7.9	7.5
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	14.5	12.8	12.8	9.5	8.6
خرد مالکاری ادارے	1.5	5.3	3.3	5.4	5.2	6.5
تموین اور غیر فعال قرضے						
بینک	76.4	81.4	88.3	88.8	91.2	91.6
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	74.4	77.8	74.9	84.9	86.1
خرد مالکاری ادارے	1.5	70.0	106.5	69.3	78.1	73.4
خالص غیر فعال قرضے اور خالص قرضے						
بینک	76.4	1.7	1.2	1.1	0.7	0.7
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	4.2	3.1	3.5	1.6	1.3
خرد مالکاری ادارے	1.5	1.7	-0.2	1.7	1.2	1.8
خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ						
بینک	76.4	8.9	5.3	5.1	4.0	3.8
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	3.3	2.7	3.1	1.6	1.5
خرد مالکاری ادارے	1.5	6.5	-0.9	7.5	5.4	11.0
ادا ہنگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے						
مجموعی سرمایہ اور مجموعی بہ وزن خطرہ اثاثے^۸						
بینک	76.4	17.0	18.6	18.3	16.7	16.1
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	44.9	43.1	40.3	38.7	36.4
خرد مالکاری ادارے	1.5	20.9	19.0	19.1	18.3	14.9
درجہ 1 سرمایہ اور بہ وزن خطرہ اثاثے						
بینک	76.4	14.0	14.8	14.6	13.5	13.4
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	43.7	41.7	39.1	38.2	35.7
خرد مالکاری ادارے	1.5	17.8	15.3	15.3	14.3	11.4
آمدنی کے اظہاریے						
اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس						
بینک	76.4	1.5	1.8	1.6	1.6	1.9
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	3.3	4.1	2.8	3.0	1.8
خرد مالکاری ادارے	1.5	-1.7	-0.8	-0.6	-1.3	-2.1
انکوائٹی پر منافع قبل از ٹیکس						
بینک	76.4	20.1	23.2	23.5	24.0	30.7
ترقیاتی مالی ادارے	1.4	8.9	13.6	10.3	11.1	8.2
خرد مالکاری ادارے	1.5	-12.4	-7.1	-5.5	-12.7	-22.7

* مجموعی ایف ایس اے = 2021ء میں مالی شعبے کے مجموعی اثاثے 39339 ارب روپے تھے۔

^۸ سی اے آر کا تقاضا = بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے = 11.5 فیصد؛ خرد مالکاری اداروں کے لیے = 15 فیصد

ماخذ: اسٹیٹ بینک

مقابلے میں ڈپازٹ کی نمو میں معمولی کمی آئی، جبکہ قرضوں اور ایڈوانسز میں مضبوط نمو کی وجہ سے کفایت سرمایہ کے اظہاریے معمولی گھٹ گئے۔ اس کے باوجود، بینکاری شعبے کی شرح کفایت سرمایہ (سی اے آر) بالترتیب 11.5 فیصد اور 10.5 فیصد کے کم از کم ضوابطی تقاضے اور بین الاقوامی معیار سے خاصی زائد رہی۔

پاکستان میں بینک بنیادی طور پر امانتوں کو جمع کرنے اور قرضوں اور سرمایہ کاری کی شکل میں قرضہ (کریڈٹ) بڑھانے کے بینکاری کاروبار میں مصروف ہیں۔ لہذا، شعبے کو درپیش مالی خطرات میں، خطرہ قرض سرفہرست خطرہ ہے، اس کے بعد آپریشنل اور مارکیٹ کے خطرات ہیں۔¹⁹

معیار اثاثہ اور خطرہ قرض

مالی سال 22ء کے دوران بینکاری شعبے اور ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئی) کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے بہتر ہو گئے، جب کہ خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بی) کے اظہاریے ابتر ہو گئے (جدول 3.1)۔ مالی سال 22ء میں بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے قرضوں اور غیر فعال قرضوں (این ایل بی) کے تناسب میں کمی واقع ہوئی کیونکہ قرض کے جزدان میں نسبتاً زیادہ مضبوط نمو آئی جبکہ بینکوں کے معاملے میں غیر فعال قرضوں میں غیر معمولی اضافہ دیکھا گیا اور ترقیاتی مالی اداروں کے معاملے میں کمی دکھائی دی۔ چونکہ قرض کے نقصانات کو پورا کرنے کے لیے مزید تموین مختص کی گئی تھیں، اس لیے خالص غیر فعال قرضوں کے تناسب (یعنی غیر فعال قرضوں کی خالص تموین اور خالص قرضے) میں کمی آئی جو نادر ہندہ جزدان سے ادا ہنگی قرض کی صلاحیت کے خطرے میں کمی کی نشاندہی کرتی ہے۔

مجموعی طور پر، بینکاری شعبے کا خطرہ قرض محدود رہا کیونکہ معیار اثاثہ کے اظہاریے واضح بہتری کو ظاہر کرتے ہیں۔ مزید برآں، ادا ہنگی قرض کی صلاحیت اور کارپوریٹ شعبے - جو بینکوں کے قرضوں کے بیشتر حصے سے استفادہ کرتا ہے - کی آمدنی میں نمایاں بہتری آئی ہے۔²⁰ خطرہ قرض کے

¹⁹ پاکستان میں نافذ العمل ہازل سوم کفایت سرمایہ کے معیارات کے تحت بینکاری شعبے کے مجموعی سرمائے کی ضروریات کا تقریباً 80 فیصد خطرہ قرض کا حامل ہوتا ہے۔ مارکیٹ رسک اور آپریشنل رسک مجموعی سرمائے کی ضرورت کا بالترتیب 5.6 فیصد اور 14.8 فیصد ہے۔

²⁰ اسٹیٹ بینک کے جائزے کے مطابق، 2021ء کے دوران منتخب 100 فہرستی فرموں کی آمدنی میں 45 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا (تفصیلات کے لیے دیکھیے، مالی استحکام کا جائزہ 2021ء

خطرہ مارکیٹ اور ریاست پر اکتشاف

اگرچہ مالی منڈیوں میں خاصا اتار چڑھاؤ موجود رہا، لیکن اسٹیٹ بینک کے باضابطہ اداروں کے مارکیٹ کے خطرے کی حرکیات بالعموم تسلی بخش رہیں جس کی وجہ مارکیٹ سے متعلق محدود اکتشافات اور سرمائے کے کافی کشن تھے۔ مارکیٹ کا خطرہ بینکاری شعبے کی مجموعی سرمائے کی ضرورت کا صرف 5.6 فیصد ہے، اور دباؤ کی جانچ کے نتائج مالی قیمتوں کے دھچکے کے خلاف بینکاری شعبے کی مناسب چلک کو ظاہر کرتے ہیں۔²¹ یہ بھی قابل غور ہے کہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی تحویل میں زرمبادلہ اور ایکویٹی اکتشافات پر محتاطیہ ضوابطی حدود عائد کر رکھی ہیں۔²² اس کے مطابق، اداروں کے اکتشاف کافی حد تک محدود رہتے ہیں، مثلاً ایکویٹی اسٹاک میں بینکوں کی سرمایہ کاری جون-22ء میں ان کے سرمائے کا صرف 7.2 فیصد تھی۔

حکومت کی بلند میزانیہ ضروریات کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران سرکاری وثیقوں میں بینکوں کی سرمایہ کاری بڑھتی رہی۔ یہ سرمایہ کاری بینکاری شعبے کے کل اثاثہ جات کے 47.5 فیصد تک پہنچ گئی۔ سرکاری وثیقوں میں سرمایہ کاری کی یہ بلند سطح بینکوں کو شرح سود کے خطرات سے دوچار کرتی ہے۔

سیالیت

بیلنس شیٹ کی ساخت کے لحاظ سے بینکاری شعبے کا خاکہ سیالیت تسلی بخش رہا۔ جون 2022ء کے اختتام تک سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں کے تناسب (58.5 فیصد پر)، سیال اثاثوں اور امانتوں کے تناسب (86.0 فیصد پر) نیز سیال اثاثوں اور قلیل مدتی واجبات کے تناسب (105.2 فیصد پر)، سے بینکوں کے لیے تسلی بخش خاکہ سیالیت کا پتہ چلتا ہے۔

لازمی شرح سیالیت (ایس ایل آر) اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مقرر کی گئی ہیں کہ باضابطہ ادارے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے اپنے پاس کافی سیال اثاثے موجود رکھیں۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ سیالیت کی کوریج کے تناسب (ایل سی آر) کو

لیے دباؤ کی جانچ کے نتائج یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ تشویش ناک غیر فعال قرضوں کے تناسب (یعنی 35.2 فیصد)، جس پر غیر فعال قرضوں میں اضافے کی وجہ سے سیکٹر کا سرمایہ ختم ہونے کا امکان ہوتا ہے، کے مقابلے میں بینکاری شعبے کے موجودہ غیر فعال قرضوں کا تناسب (یعنی 7.5 فیصد) نمایاں طور پر کم ہے۔

بینکاری شعبے میں، مالی سال 22ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کے اثاثوں کے معیار کے اظہار یوں نے روایتی ہم منصبوں کے مقابلے میں بہتر صورت حال کا مظاہرہ کیا اور مزید بہتری دکھائی۔ مالی سال 22ء میں غیر فعال مالکاریوں (این پی ایف) اور مجموعی مالکاری کا تناسب گھٹ کر 2.6 فیصد رہ گیا جبکہ مالی سال 21ء میں 3.3 فیصد تھا، نیز تموین اور غیر فعال مالکاریوں کا تناسب مالی سال 21ء کے 84.5 فیصد سے بڑھ کر 90.5 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح، خالص غیر فعال مالکاریوں اور سرمائے کا تناسب ایک سال پہلے کے 3.8 فیصد سے کم ہو کر 2.0 فیصد پر آ گیا، جو ناندہ قرض کے جزدان سے اسلامی بینکاری اداروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے خاموش خطرے کو ظاہر کرتا ہے۔

جہاں تک کووڈ 19-وبائی مرض اور ایکسپائرڈ ڈیٹ ریلیف اسکیم سے پیدا ہونے والے خطرہ قرض کا تعلق ہے، بینکوں کے قرضوں میں مجموعی بازیابی کی شرح تسلی بخش رہی، جو اسکیم کے تحت مؤخر اور ری اسٹرکچر کیے گئے تھے۔

تاہم وبائی امراض کے تناظر میں ایم ایف بی شعبے کا معیار اثاثہ مزید دباؤ کا شکار ہو گیا کیونکہ نقل و حرکت کی پابندیوں اور احتیاطی اقدامات نے خرد مالکاری بینکوں کے روایتی کم مالیت والے چھوٹے قرض گیروں کی قرضہ واپسی کی استعداد کو بری طرح متاثر کیا اور ادارے اور قرض گیر کے تعلقات میں خلل ڈالا۔ نتیجتاً، اس سیکٹر کا مجموعی متعدد (غیر فعال قرضوں اور قرضوں کا) تناسب بڑھ گیا اور تموین چارجز میں اضافے کی وجہ سے آمدنی کے اظہار پر اتر ہو گئے۔

²¹ جون 2022ء کے لیے تازہ ترین حاسبت (دباؤ کی جانچ) کے تجزیے کے مطابق، روپے کی قدر میں 30 فیصد کی شدید فرضی کمی کے بعد بھی، بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ 11.5 فیصد کی ضوابطی ضرورت سے زائد رہتی ہے۔ اسی طرح، بینکاری شعبے بالعموم ایکویٹی کی قیمتوں میں شدید دھچکوں یعنی 40 فیصد کی کمی اور شرح سود یعنی خطریافت میں 300 بی پی ایس کے اضافے کے لیے کافی چلک دکھاتا ہے۔

²² بینکوں کو ان کے ادا شدہ سرمائے اور مارکیٹ کی سرگرمیوں کے مطابق زرمبادلہ کے اکتشاف کی حد مقرر کی گئی ہے، جبکہ بینکوں اور امانتیں جمع کرنے والے ترقیاتی مالی اداروں کے لیے مجموعی ایکویٹی سرمایہ کاری کی حد ان کی متعلقہ ایکویٹی کا 30 فیصد ہے۔

اظہاریے یعنی بعد از ٹیکس ایکویٹی پر نفع (آر او ای) اور اثاثوں پر نفع (آر او اے) کم ہو کر بالترتیب جون 2022ء میں 12.9 فیصد (جون 2021ء کے 13.3 فیصد سے) اور جون 2022ء میں 0.8 فیصد (سے جون 21 میں بالترتیب 0.9 فیصد) رہ گئے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ بینکوں نے نفع قبل از ٹیکس (یعنی 29.5 فیصد نمو) اور آپریٹنگ کارکردگی میں صحت مند نمودار کی ہے۔ تاہم، فنانس ایکٹ 2022ء کے ذریعے ٹیکس کی شرحوں میں اضافے نے چلی سطح کے ساتھ ساتھ سرمایہ جاتی اساس میں نمو کو نمایاں طور پر کم کیا۔ قبل از ٹیکس منافع میں اضافہ بنیادی طور پر خالص سودی آمدنی میں اضافے، قرض کے خسارے کی پست نمو (کیونکہ اضافی غیر فعال قرضوں کا بہاؤ محدود تھا) اور فیس پر مبنی آمدنی میں بحالی سے آیا کیونکہ کووڈ 19 کے مؤثر انتظام اور وسیع ویکسی نیشن مہم کی وجہ سے اقتصادی سرگرمیوں میں مضبوط بحالی ہوئی ہے۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت اور کفایت سرمایہ

بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مستحکم رہی۔ اگرچہ بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ ان کے قرضے کے جزدان میں اضافے کی وجہ سے قدرے پست ہوئی، تاہم، 16.1 فیصد کا تناسب کم از کم ضوابطی تقاضے (11.5 فیصد) سے کافی زائد تھا۔ مالی سال 22ء کے دوران بینکاری شعبے کے اندر، اسلامی بینکاری اداروں کی شرح کفایت سرمایہ قدرے کم ہو کر 16.4 فیصد ہو گئی جو ایک سال پہلے 17.0 فیصد تھی۔ یہ معمولی کمی سرمائے کے بہتر استعمال کی عکاسی کرتی ہے جس کے نتیجے میں بہتر آمدنی کے ذریعے سرمائے کی صورت حال کو سہارا دے گی اور اقتصادی سرگرمیوں میں سہولت فراہم کرے گی۔ اسی طرح، ترقیاتی مالی اداروں کا ادائیگی قرض کی صلاحیت کا جزدان مضبوط رہا کیونکہ ان کی 36.4 فیصد کی شرح کفایت سرمایہ کم از کم معیار سے کافی زائد تھی۔ خرد مالکاری بینکوں کے شعبے کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ جون 2022ء کے اختتام تک کم ہو کر 14.9 فیصد ہو گئی، جو کہ 15.0 فیصد کے کم از کم ضوابطی تقاضے کے کافی قریب تھی۔

بینکاری شعبے کو بڑھتے ہوئے دشوار ماحول کا سامنا ہے۔ ملک کے کئی حصوں میں حالیہ طوفانی بارشوں اور سیلاب، جس سے انسانی جانوں کے ساتھ ساتھ

پر بازل سوم کے بین الاقوامی معیارات کے مطابق کم از کم 100 فیصد تک برقرار رکھیں۔ مالی سال 22ء کے دوران، بینکوں نے سیالیت کی کوریج کے تناسب کو 202 فیصد پر برقرار رکھا۔ اسی طرح، بازل سوم معیار کے تحت طویل مدتی سیالیت کی ضروریات کے لحاظ سے، بینکاری شعبے کا مجموعی خالص مستحکم فنڈنگ کا تناسب (این ایف آر) 161 فیصد (100 فیصد کے ضوابطی تقاضے کے خلاف) اس شعبے کی سیالیت کی تسلی بخش صورت حال کی نشاندہی کرتا ہے۔²³

بینکوں کی اثاثہ جاتی اساس میں مضبوط نمو، خاص طور پر سرکاری وثیقتوں اور ایڈوانسز میں سرمایہ کاری کے مقابلے میں امانتوں میں نمو کے نتیجے میں بینکوں نے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری بڑھادی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ سیالیت کی صورت حال میں اتار چڑھاؤ سے نمٹنے کے لیے، اسٹیٹ بینک کے پاس منڈی میں سیالیت کو منظم کرنے کے لیے مختلف ٹولز موجود ہیں۔ ان میں بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کا انتظام اور انفرادی بینکوں کے لیے اسٹیٹنگ سہولت شامل ہے جس کے تحت بینک اسٹیٹ بینک کے پاس اضافی سیالیت جمع کر سکتا ہے اور اپنی شبینہ سیالیت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ شرح پر قرض لے سکتا ہے۔ یہ سہولتیں بینکوں کو ان کے اثاثوں اور واجبات کی عدم مماثلتوں کا انتظام کرنے میں مدد کرتی ہیں اور شبینہ شرح کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کے قریب رکھنے میں اسٹیٹ بینک کی مدد کرتی ہیں۔ مالی سال 22ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئی) کے لیے شریعت سے ہم آہنگ معاونتی (اسٹیٹنگ بائی) سہولت متعارف کراتے ہوئے اس معاونتی مالکاری سہولت کی کوریج کو مزید بڑھا یا، اس طرح اسلامی بینکاری اداروں کو ان کی سیالیت کی قلیل مدتی ضروریات کے انتظام میں سہولت فراہم کی گئی۔

آمدنی

مالی سال 22ء کے دوران بینکوں کی آمدنی (نفع بعد از ٹیکس) 10.9 فیصد نمو سے 267.5 ارب روپے (مالی سال 21ء میں 241.2 ارب روپے) ہو گئی۔ تاہم، اثاثہ جاتی اساس میں نمایاں اضافے کی وجہ سے، نفع آوری کے ٹیس لائن

²³ 2008-2009ء کے مالی سال میں اسٹیٹ بینک کے سٹیٹ کی روشنی میں ایل سی آر کو متعارف کرایا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگلے 30 دنوں میں 100 فیصد واجبات کو پورا کرنے کے لیے بینک کے پاس اعلیٰ معیار کے سیال اثاثے ہونے چاہئیں۔ اسی طرح، این ایف آر معیار طویل مدتی فنڈنگ کے جزدان پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ بینک کو اپنے کاروبار کی کم از کم 100 فیصد مستحکم فنڈنگ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اس کے پاس مستحکم فنڈنگ دستیاب ہو۔

انفرادی مالی اداروں، بالخصوص بڑے اداروں کی اصابت، مالی استحکام کا سنگ بنیاد ہے۔ اس سلسلے میں، انفرادی اداروں کی کریڈٹ ریٹنگ، جیسا کہ غیر جانب دار کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی طرف سے تفویض کی گئی ہے، سے پتا چلتا ہے کہ مجموعی طور پر بینکاری، ترقیاتی مالی اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کے شعبے کریڈٹ کی کافی مستحکم اہلیت کے حامل ہیں۔ بالعموم ادارے بہت مضبوط تسلی بخش درجہ بندی کے حامل ہیں، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ان کے پاس اپنی ذمہ داریوں کا احترام کرنے اور دباؤ کے ناخوشگوار واقعات کے خلاف ادائیگی قرض کی صلاحیت برقرار رکھنے کی استعداد رکھتے ہیں (جدول 3.2)۔

جدول 3.2: بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور خرد مالکاری بینکوں کی کریڈٹ ریٹنگ

کریڈٹ ریٹنگ (طویل مدتی)	ریٹنگ کے ذمے کے لحاظ سے مارکیٹ کا حصہ (لکھڑ)	
	ترقیاتی مالی ادارے	خرد مالکاری ادارے
AAA	65	55.7
AA	26.8	41.1
A	7.8	3.2
BBB (سرمایہ کاری گریڈ)	0.4	0
< BBB	0.02	0
شیبے کا نسبتی حصہ	100	100
	96.1	2.2

ماخذ: بی ایس آئی آئی ایس، موڈیز اور اسٹیٹ بینک

مزید برآں، پاکستان کے بینکاری شعبے کے سرکردہ مالی اصابت کے اظہاریوں (ایف ایس آئیز) کا ہم سر ممالک کے ساتھ موازنہ ادائیگی قرض کی صلاحیت اور آمدنی کے اظہاریوں کے لحاظ سے نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے، جبکہ خطرہ قرض کے اظہاریے حالیہ برسوں کے دوران مسلسل بہتری کو ظاہر کرتے ہیں (جدول 3.3)۔

3.2 مالی استحکام اور اسٹیٹ بینک کی موجودہ ترجیحات کے مطابق ادارہ جاتی

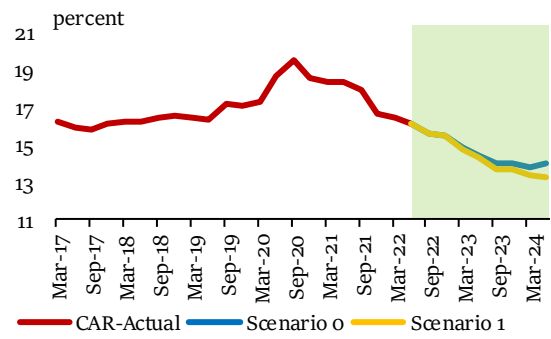
انتظامات کو مضبوط بنانا

بینکاری شعبے کے مستحکم اور ہموار وظائف، حتیٰ کہ گذشتہ کئی برسوں کے دوران دباؤ کی بھرپور صورت حال کی مختلف دشوار گزار اقساط کے باوجود،

فصلوں، مویشیوں، مکانات اور بنیادی انفراسٹرکچر کو بھی بھاری نقصان پہنچا ہے، کے باعث جاری معاشی دباؤ میں اضافہ ہوا ہے۔ ان نقصانات سے زرعی شعبے کے قرض گیروں اور خرد مالکاری بینکوں کے چھوٹی مالیت کے قرض لینے والوں کی قرضہ واپسی کی صلاحیت کمزور ہونے کا امکان ہے۔ ان سیلابوں کے دور ثانی کے اثر سے کچھ زرعی شعبوں، جیسے کپاس، کھاد وغیرہ کی مالی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عمومی طور پر معیشت بھی دباؤ میں آ سکتی ہے۔

اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے دباؤ کی جانچ کی مشق کرتا ہے، جس کا مقصد بینکاری شعبے کی شدید لیکن ممکنہ دھچکوں کے لیے چک کی کیفیت کا اندازہ لگانا اور اس شعبے میں کمزوریوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ دباؤ کی جانچ کی مشق کے تازہ ترین نتائج سے پتا چلتا ہے کہ عمومی طور پر شعبے کے پاس اہم خطرات کے عوامل بشمول، کریڈٹ، مارکیٹ، اور سیالیت کے خطرات، کے شدید فرضی دھچکوں کو برداشت کرنے کے لیے کافی بفر موجود ہیں۔²⁴ مزید برآں، مفروضہ شدید دباؤ والے اقتصادی حالات کے تحت، بینکاری شعبے کی شرح کفایت سرمایہ تین سال کی متوقع مدت کے دوران ضوابطی معیار سے خاصے زائد رہنے کا امکان ہے (شکل 3.2)۔ اس ضمن میں، بڑے حجم کے بینک، جو معیشت میں مجموعی مالی استحکام کے لیے اہم ہیں، بالخصوص، سرمائے کے بفرز کے حوالے سے نسبتاً زائد چک کے حامل ہیں۔

شکل 3.2: شرح کفایت سرمایہ - معمول کے کاروبار اور دباؤ کی صورت حال



Note: Scenario 0 = business as usual, Scenario 1 = Stress conditions.

Source: SBP Staff Estimates

²⁴ اسٹیٹ بینک کے دباؤ کی جانچ کے تازہ ترین نتائج سے پتا چلتا ہے کہ بینکاری شعبہ مختلف فرضی لیکن قابل فہم کریڈٹ، مارکیٹ اور سیالیت کے دھچکوں کے لیے چک دار ہے۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے جدول 1.15: بینکاری

نظام کے دباؤ کی جانچ کے نتائج یہاں دستیاب ہیں: <https://sbp.org.pk/ecodata/fsi/qc/2022/Jun.pdf>

جدول 3.3: مالی اسباب کے بنیادی اظہار

فیصد

2021ء	2020ء	2019ء	2018ء	
سی اے آر: ضوابطی سرمایہ اور بہ وزن خطرہ اٹائے				
11.1	11.6	11.6	10.5	بنگلہ دیش
14.8	15.6	15.4	12.9	بھارت
24.0	22.1	21.6	21.0	انڈونیشیا
19.2	18.9	18.6	18.1	ملائیشیا
16.7	18.6	17.0	16.2	پاکستان
این بی ایل آر: غیر فعال قرضے اور مجموعی خام قرضے				
8.0	7.7	8.9	9.9	بنگلہ دیش
6.5	7.9	9.2	9.5	بھارت
2.6	2.6	2.3	2.2	انڈونیشیا
1.5	1.6	1.5	1.5	ملائیشیا
7.9	9.2	8.6	8.0	پاکستان
الف: اثاثوں پر منافع (آراوے)				
0.7	0.8	1.2	0.9	بنگلہ دیش
1.1	0.8	0.5	0.0	بھارت
1.8	1.5	2.5	2.5	انڈونیشیا
1.2	1.1	1.5	1.4	ملائیشیا
1.6	1.8	1.5	1.3	پاکستان
ب: ایکٹیو پر منافع (آراوے)				
5.0	5.0	7.8	4.4	بنگلہ دیش
9.9	7.3	2.8	-0.2	بھارت
9.0	7.1	12.3	13.3	انڈونیشیا
8.4	7.5	10.2	9.9	ملائیشیا
14.0	13.8	11.3	10.7	پاکستان

الف: آراوے قبل از ٹیکس بنیاد پر ہے؛ ب: آراوے بعد از ٹیکس بنیاد پر

ماخذ: ہورائیٹیکس - آئی ایم ایف

پر وقتاً فوقتاً مختلف اشاعتوں کے ذریعے بھی اپنے حاصلات (نتائج) کا اشتراک کرتا ہے۔

سیفٹی نیٹ اور بینک ریڈولوشن فریم ورک

اسٹیٹ بینک نے بحرانی حالات سے نمٹنے کے لیے ضروری سیفٹی نیٹ اور بینک ریڈولوشن فریم ورک قائم کیا ہے۔ چونکہ نظامی طور پر اہم بینک کی ناکامی معیشت پر شدید اثرات مرتب کر سکتی ہے اور مالی بحران کا باعث بن سکتی ہے، اس لیے ایسے بینکوں کی ناکامی کو روکنے کے لیے جامع سیفٹی نیٹ تیار کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے ذیلی ادارے کے طور پر ڈپازٹ پروٹیکشن

کلی محتاطیہ ضوابطی اور نگرانی کے نظام کی تاثیر کو ظاہر کرتے ہیں جو اسٹیٹ بینک نے دورانِ مدت تیار اور نافذ کیا ہے۔ اس فریم ورک کا مختصر جائزہ حسب ذیل ہے:

قانونی فریم ورک

قانونی فریم ورک اسٹیٹ بینک کے فرائض اور ذمہ داریوں کو متعین کرتا ہے اور بینک کو ضوابط جاری کرنے کے ساتھ ساتھ بینکوں کی نگرانی کرنے اور نگرانی سے متعلق کسی بھی خدشات کو دور کرنے کے نیز کمزور مالی اداروں کی منظم طریقے سے بہتری کے لیے اصلاحی اقدامات کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کا ضوابطی فریم ورک

اسٹیٹ بینک کے ضوابطی فریم ورک میں رہنما خطوط اور محتاطیہ ضوابط شامل ہیں جو مختلف کلیدی شعبوں بشمول لائسنسنگ، نظم و نسق، انتظام خطرہ، بازل سوم کے معیارات کے مطابق سرمائے کی کفایت، مختلف زمروں (بشمول بڑی کارپوریشنز، ایس ایم ایز، زراعت، مائیکرو فنانس، اور صارفین) کو قرض دینے، اے ایم ایل / سی ایف ٹی، آپریشنز، صارفین کے تحفظ اور صارف کے ساتھ منصفانہ برتاؤ، مالی اکتشافات، وغیرہ کے لیے ضروری رہنمائی اور کم سے کم معیار فراہم کرتے ہیں۔

نگرانی کا فریم ورک

نگرانی کا فریم ورک اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ باضابطہ ادارہ منظم انداز میں کام کرے اور اپنے خطرات کا محتاط طور پر انتظام کرے۔ اسٹیٹ بینک مستقل بنیادوں پر خطرے پر مبنی نگرانی (آر بی ایس) کے فریم ورک کا استعمال کرتے ہوئے باضابطہ اداروں کی نگرانی کرتا ہے اور نگرانی سے متعلق کوئی بھی خدشات کو دور کرنے کے لیے ضروری اصلاحی اقدامات کرتا ہے۔ ادارے سے مخصوص کلی محتاطیہ خطرات کے علاوہ، نگرانی کا عمل کلی محتاطیہ خطرات کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ اسی طرح، کاروباری ادارہ یا مالی شعبے کے ڈھانچے سے پیدا ہونے والے نظامی خطرات کا مستقل بنیادوں پر جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک اہم مسائل پر موضوعاتی معائنے کرتا ہے اور میعادِ مدت کے دوران بینکوں کی شدید کلی معاشی دھچکوں کو برداشت کرنے کی صلاحیت کے منظر نامے کا تجزیہ کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک مالی استحکام کی کیفیت

شکل 3.4 میں دی گئی ہے، لیکن کچھ اہم رجحانات اور ترجیحات کو اجاگر کرنا ضروری ہے جو کہ موجودہ حالات میں بینکاری شعبے کی کارکردگی اور استحکام کے لیے خاص طور پر اہم ہیں۔

نگرانی کے لیے مبنی بہ خطر طریقہ کار کو اپنانا

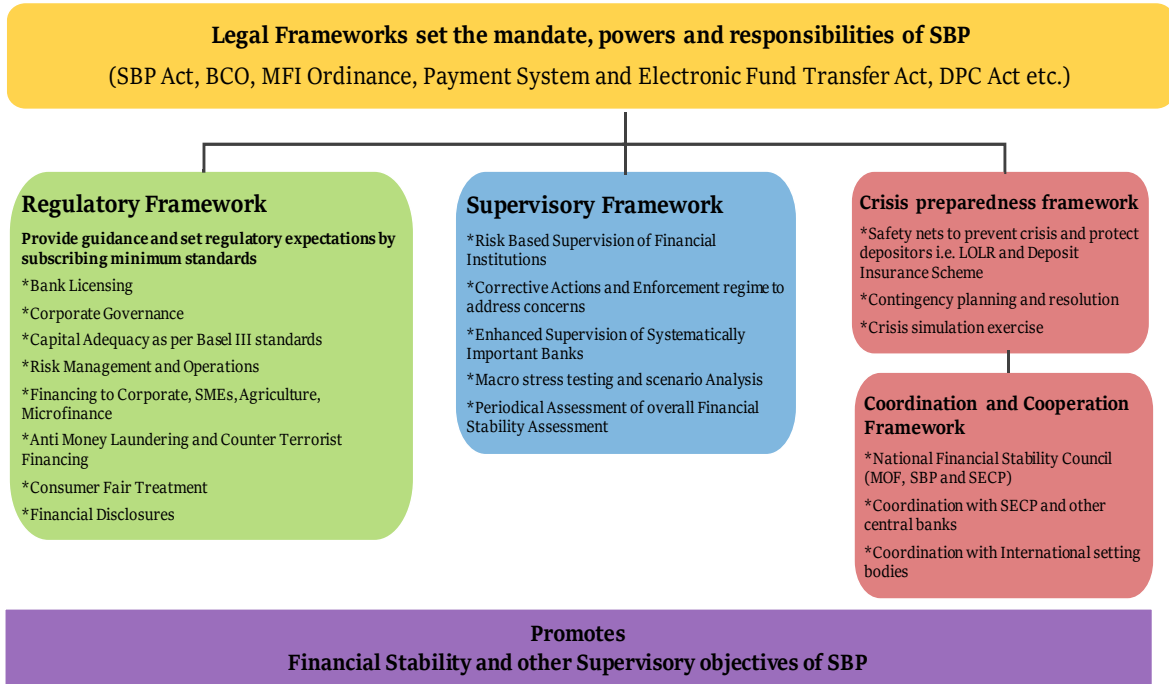
مالی حیثیت اور باضابطہ اداروں کے خطرات کی نگرانی کے حوالے سے نگرانی کے نظام میں کارکردگی اور اثرا نگیزی کو بڑھانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مالی سال 22ء کے دوران نگرانی کے روایتی سی اے ایم ای ایل ایس (CAMELS) ماڈل²⁵ سے بتدریج نگرانی کا زیادہ خطرے پر مبنی طریقہ اختیار کیا۔ آر بی ایس کے طریقہ کار کے کلیدی اصولوں میں مستقبل کے حوالے سے فریم ورک، ساختی انداز میں تمام داخلی اور ماحولیاتی خطرات کی کوریج، نگرانی کے وسائل کی خطرے پر مرکوز تخصیص، منظم طریقے سے معیاری اور مقداری عوامل کی بنیاد پر فیصلے کی مشق، اور سپروائزری خدشات کے فوری حل کے لیے جاری نگرانی اور مداخلت شامل ہیں۔

کارپوریشن قائم کی گئی ہے تاکہ ڈپازٹ انشورنس اسکیم کے ذریعے ناکام بینکوں کے چھوٹے ڈپازٹرز کو تحفظ فراہم کیا جاسکے۔ مزید برآں، کمزور بینکوں کے منظم حل کے لیے ضروری قانونی اختیارات اور انتظامات موجود ہیں تاکہ مارکیٹ میں خوف و ہراس پھیلنے اور معیشت اور قومی خزانے کو ہونے والے نقصانات سے بچا جاسکے۔

اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ مالی استحکام کے لیے ایجنسیوں کا باہمی تعاون اہم ہے، اسٹیٹ بینک نے وزارت مالیات اور ایس ای سی پی کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک کے مرکزی بینکوں اور بینکوں کے ضابطہ کاروں کے ساتھ ساتھ ایک مؤثر معاونتی طریقہ کار ترتیب دیا ہے (شکل 3.3)۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اسٹیٹ بینک ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں کا مارکیٹ کی بدلتی ہوئی حرکیات کی روشنی میں اپنے نگرانی کے فریم ورک کا باقاعدگی سے جائزہ لیتا ہے اور اسے اپ ڈیٹ کرتا رہتا ہے۔ اگرچہ مالی سال 22ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے کیے گئے مختلف اقدامات کی ایک جھلک

شکل 3.3: اسٹیٹ بینک کے ضابطہ کار اور نگرانی کے فریم ورک کے کلیدی عناصر



Source: State Bank of Pakistan

²⁵ CAMELS نگرانی کا ایک روایتی ماڈل ہے جو کلیدی عوامل جیسے کفایت سرمایہ (C)، معیار اثاثہ (A)، انتظام کے معیار (M)، آمدنی (E)، سیالیت (L)، اور نظام اور کنٹرول کی اثرا نگیزی (S) کے ساتھ ایک مخصوص وقت پر باضابطہ مالی ادارے کی مالی حیثیت کا جائزہ لیتا ہے۔

انسدادِ مبنی لائڈنگ، دہشت گردی کی مالی معاونت کی سرکوبی اور ہتھیاروں

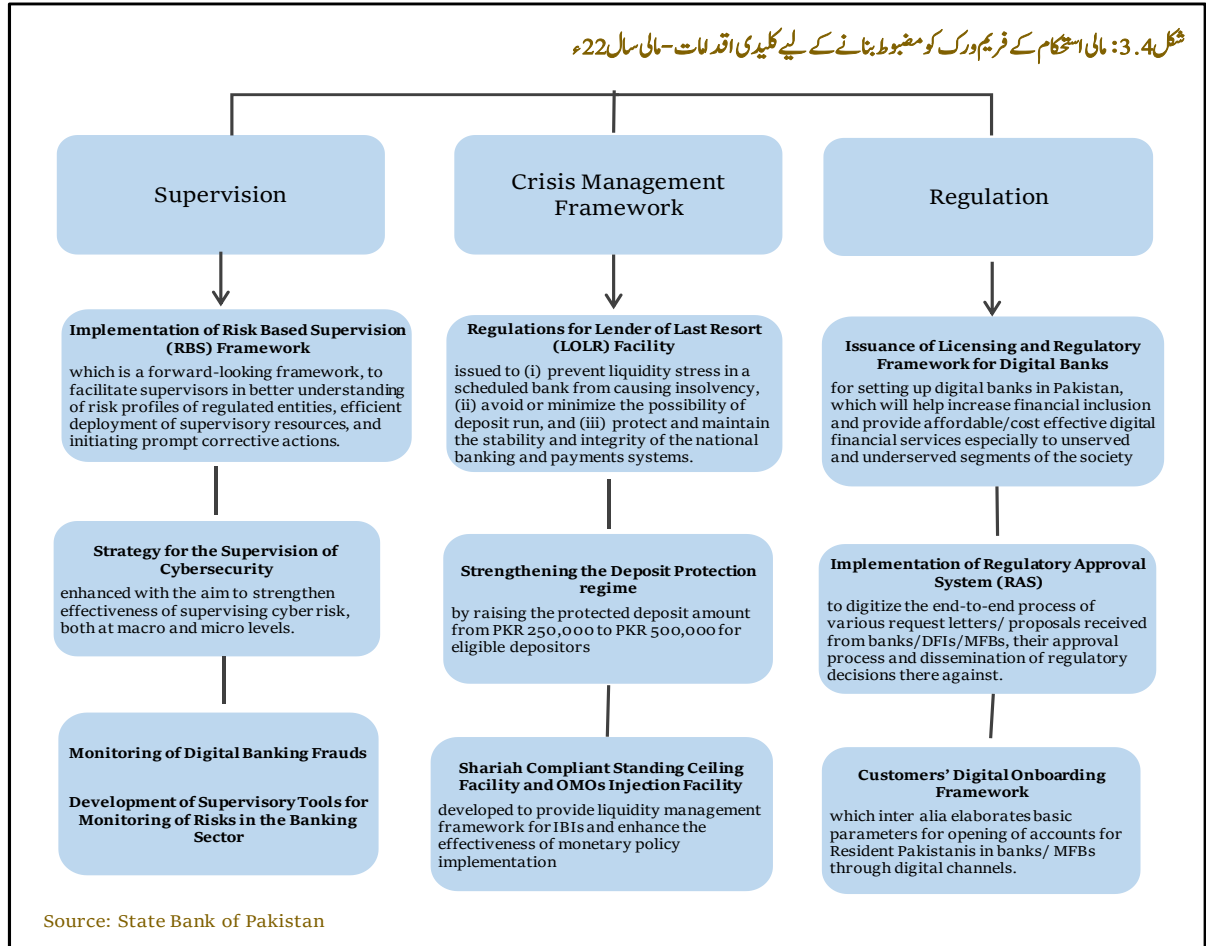
کی پھیلاؤ کی روک تھام (اے ایم ایل / سی ایف ٹی / سی پی ایف)

مؤثر اے ایم ایل / سی ایف ٹی / سی پی ایف فریم ورک معاشی نمو اور مالی استحکام کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ عالمی برادری ایم ایل، ٹی ایف اور پی ایف کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے زیادہ اہمیت دے رہی ہے اور اس مقصد کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں جیسے، فیٹف (FATF) معیارات۔ اسی طرح، اسٹیٹ بینک نے بینکاری نظام کی سالمیت کو یقینی بنانے کے لیے ایک جامع ضوابطی اور نگران فریم ورک قائم کیا ہے تاکہ مالی جرائم کے ضمن میں اس کا غلط استعمال نہ کیا جاسکے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ قبل ازیں جون 2018ء میں، پاکستان کی نشان دہی ایک ایسے ملک کے طور پر کی گئی تھی جہاں اسٹریٹجک اے ایم ایل / سی ایف ٹی کی کمی تھی۔ ملک نے خامیوں کو دور کرنے کے لیے ایف اے ٹی ایف کے ساتھ 27 نکاتی ایکشن پلان پر اتفاق کیا۔ ان میں سے 19 ایکشن پوائنٹس مالی شعبے کی نگرانی سے متعلق ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے متعلقہ ایکشن پلان کی جلد تعمیل کرنے کے لیے فعال طور پر مختلف

بجران کے انتظام کے فریم ورک اور سیفٹی نیٹس کو مضبوط بنانا

مالی استحکام کو یقینی بنانے اور سیفٹی نیٹس (حفاظتی جال) کو مزید مضبوط بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے کچھ نئے اقدامات کا نفاذ کیا جس میں درج ذیل شامل ہیں: الف) ضروری آپریشنل فریم ورک کے ساتھ قرض گار کی آخری سہارے کی سہولت (last resort facility) کے لیے ضوابط بھی شامل ہیں۔ یہ ضوابط اسلامی بینکاری اداروں سمیت دیوالہ بینکاری ادارے کو سیالیت کے دباؤ کا سامنا کرنے کے لیے قلیل مدتی قرضے فراہم کریں گے تاکہ ایسے بینک کی ناکامی کو روکا جاسکے۔ ب) شریعت سے ہم آہنگ سٹینڈنگ سیلنگ فیسیلیٹی اور بازار زر کے سودے (ادخال) متعارف کرائے گئے ہیں تاکہ اسلامی بینکاری اداروں کے لیے انتظام سیالیت میں سہولت فراہم کی جاسکے۔ اور ج) محفوظ ذخائر کی حد کو روپے 250,000/- سے بڑھا کر روپے 500,000/- تک کر کے امانتوں کے تحفظ کے نظام (ڈپازٹ پروٹیکشن سسٹم) کو مضبوط کیا گیا ہے۔

شکل 3.4: مالی استحکام کے فریم ورک کو مضبوط بنانے کے لیے کلیدی اقدامات - مالی سال 22ء



Source: State Bank of Pakistan

ڈیجیٹل مالی خدمات کے بڑھتے ہوئے استعمال میں اس ضمن میں مستعمل آلات / سوفٹ ویئرز کی حفاظت اور صارفین کے اعتماد سے متعلق خطرات بھی شامل ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے مختلف اقدامات کیے جیسے مختلف ڈیجیٹل مالی مصنوعات / خدمات جیسے کہ ادائیگی کارڈز، انٹرنیٹ بینکاری اور انٹرنیٹ سیکورٹی کی حفاظت کی ضروریات کو معیاری بنانے کے لیے مختلف رہنما خطوط اور ہدایات تجویز کی گئی ہیں۔ مالی سال 22ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے موبائل ایپس کی سیکورٹی کے لیے مشترکہ معیاری اور ضوابطی تقاضے جاری کیے، جو بینکوں کو موبائل ایپس کو محفوظ طریقے سے تیار کرنے کے لیے رہنما خطوط فراہم کرتے ہیں۔

سائبر سیکورٹی کا خطرہ

ٹیکنالوجی اور جدت کا مالی خدمات میں وسیع پیمانے پر استعمال مالی اداروں کی سائبر سیکورٹی کے لیے ممکنہ خطرات کو بڑھاتا ہے۔ عالمی اقتصادی فورم کی دی گلوبل ریسرچ رپورٹ، 2021ء کے مطابق، سائبر سیکورٹی کی ناکامی امکان اور اثرات دونوں کے لحاظ سے اگلے دس برسوں کے سب سے بلند خطرات میں سے ایک ہے۔

اسٹیٹ بینک نے خود کو، مالی منڈی کے بنیادی انفراسٹرکچر، مالی اداروں اور ان کے صارفین کو سائبر خطرات سے بچانے کے لیے متعدد پالیسی اور ضوابطی اقدامات کیے ہیں۔²⁶ ان اقدامات کا مقصد اداروں میں نظم و نسق کے مجموعی انتظامات کو بہتر بنانا، ان کی آپریشنل چمک کو مضبوط بنانا، اور صنعت میں تعاون اور ہم آہنگی کے کلچر کو فروغ دینا ہے تاکہ سائبر خطرات کا بروقت جواب دیا جاسکے۔

ٹیکنالوجی کے خطرات کو کم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے 2017ء کے دوران مالی اداروں میں انٹرنیٹ پر انٹرنیٹ لوجی نظم و نسق اور انتظام خطر فریم ورک متعارف کرایا، جس کا مقصد مالی اداروں کو ٹیکنالوجی کا پائیدار نظم و نسق اور انتظام خطر کے اصول فراہم کرنا تھا۔ مالی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس فریم ورک کو اپنے مجموعی کاروباری انتظام خطر نظام کے ساتھ مربوط کریں تاکہ ٹیکنالوجی کے خطرات کی شناخت، پیمائش، نگرانی اور کنٹرول کیا جاسکے۔

اقدامات کیے، اور دیگر اہم اسٹیک ہولڈرز بشمول اے ایم ایل / سی ایف ٹی / سی پی ایف یعنی فنانشل مانیٹرنگ یونٹ (ایف ایم یو) کی فوکل ایجنسی کو مہارت اور وسائل فراہم کیے جنہوں نے دیگر ایکشن پلانز کی تکمیل میں بھی معاونت کی۔ زیر جائزہ مدت کے دوران، اسٹیٹ بینک نے ابھرتے ہوئے ایم ایل / ٹی ایف خطرات کے خلاف بینکوں کی تیاری کا نظام کے لحاظ سے ایک موضوعی جائزہ بھی لیا۔

ڈیجیٹل مالیات

حالیہ برسوں میں ڈیجیٹل مالی خدمات کے استعمال میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر کووڈ وبائی مرض نے صارفین کے لیے ڈیجیٹل مالی خدمات کی قبولیت اور استعمال کو ایک تحریک دی ہے۔ مالی خدمات کی ڈیجیٹلائزیشن نہ صرف خدمات کی فراہمی میں صارفین کی سہولت اور کارکردگی کو بڑھاتی ہے بلکہ یہ معیشت میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کی بڑی صلاحیت رکھتی ہے۔ ڈیجیٹل فنانشل اور جدت طرازی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے ایک فعال ضوابطی فریم ورک فراہم کرنے کی کوشش کی ہے جو جدت اور ڈیجیٹلائزیشن کی پائیدار نمو میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک نے ادائیگی کے نظام کی ایک جامع حکمت عملی تیار کی، اور حالیہ برسوں میں خدمات کی ڈیجیٹلائزیشن کو فروغ دینے اور صارفین کو ان کے استعمال میں سہولت اور حوصلہ افزائی کے لیے مختلف ہدایات اور رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ مالی سال 22ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں ڈیجیٹل بینکوں کے قیام کے لیے ایک لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک متعارف کرایا اور ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک فراہم کیا جو صارفین کو انٹرنیٹ، موبائل فون وغیرہ کے ذریعے فاصلاتی طور پر اکاؤنٹس کھولنے کی اجازت دیتا ہے۔ پاکستان کا فوری ادائیگی کا نظام یعنی Raast جس نے مارکیٹ کے شرکاء کے مابین فوری ادائیگیوں کو ممکن بنا کر ادائیگیوں میں بہت انقلاب برپا کر دیا ہے۔ یہ فی الحال فرد سے فرد کو (پی پی) اور بڑی ادائیگیوں کا احاطہ کر رہا ہے، اور مستقبل میں ادائیگیوں کے پورے منظر نامے بشمول فرد سے کاروباری (پی 2 ایم) ادائیگیوں کا احاطہ کرے گا۔

²⁶ بینکوں کی سائبر سیکورٹی پر اسٹیٹ بینک کا ضوابطی نظام پیشی انسٹی ٹیوٹ آف اسٹینڈرڈز اینڈ ٹیکنالوجی (این آئی ایس ٹی) کے سائبر سیکورٹی فریم ورک اور مالی منڈی کے انفراسٹرکچر کے لیے سائبر چمک پر بی آئی ایس کی رہنمائی پر مبنی ہے۔

متحرک ہے اور اس نے گذشتہ کچھ برسوں کے دوران مالی استحکام کے خطرات کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ معیشت میں سبز ماکاری کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک قابل تجدید توانائی کے منصوبے کے لیے پہلے ہی نو ماکاری اسکیم کا آغاز کر چکا ہے اور اسٹیٹ بینک کے سبز بینکاری کے رہنما خطوط (2017 میں جاری کیے گئے) جیسے ضروری رہنما خطوط اور پالیسیاں جاری کر چکا ہے تاکہ باضابطہ اداروں کو پائیدار کاروباری طریقوں کو اپنانے میں سہولت فراہم کی جاسکے، پائیدار سبز ماکاری کو فروغ دیا جاسکے، اور موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کا انتظام کیا جاسکے۔

مزید برآں، کسی بھی شدید آفت کی صورت میں، متعلقہ اقتصادی دشواریوں سے نمٹنے کے لیے ضوابطی نظام میں مناسب طریقے سے ردوبدل کیا جاتا ہے۔ بینکاری شعبے کی مستقل پک کے اپنے تجربے کے ایک حصے کے طور پر، اسٹیٹ بینک موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پیش آنے والے شدید موسمی واقعات کی صورت میں ہونے والے طبعی نقصانات سمیت شدید معاشی دھچکوں کو برداشت کرنے کے لیے بینکاری شعبے کی صلاحیت کا جائزہ لیتا ہے۔²⁷ مزید برآں، بینکوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اس طرح کا تجزیہ کریں اور اسے اپنے سرمائے کی سالانہ منصوبہ بندی اور انتظام خطر کے عمل میں شامل کریں۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک نے منظر نامے کے تجزیے میں بینکوں کی مدد کے لیے ضروری ہدایات بھی جاری کی ہیں۔

سائبر سیکیورٹی کے خطرے کی بڑھتی ہوئی اہمیت، جو زیادہ مرکوز نگرانی کے طریقہ کار نظر کی ضمانت دیتی ہے، کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 22ء کے دوران سائبر سیکیورٹی کے خطرات کے لیے ایک خصوصی نگران حکمت عملی تشکیل دی ہے۔ یہ حکمت عملی مائیکرو اور میکرو دونوں سطحوں پر خطرات کا فعال طور پر جائزہ لیتی ہے اور کسی بھی اور کسی بھی اور نگرانی کے خدشات کو دور کرنے کے لیے اصلاحی اقدامات کرتی ہے۔

اپنے معلوماتی اثاثوں کی سائبر پک کو یقینی بنانے کے مقصد سے، اسٹیٹ بینک میں انفارمیشن سیکیورٹی کا ایک خصوصی شعبہ موجود ہے، جو بینک کے نیٹ ورک، انفراسٹرکچر، اور متعلقہ آئی ٹی نظاموں کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔

ماحولیاتی خطرہ اور مالی استحکام

آب و ہوا میں تبدیلی کی وجہ سے پیدا ہونے والے خطرات بنیادی انفراسٹرکچر، زندگیوں اور معاش کو پہنچنے والے نقصانات (طبعی خطرات) اور پست کاربن اور ماحول دوست معیشت (منتقلی کے خطرات) کی طرف منتقلی کے لحاظ سے آج دنیا کے لیے زبردست دشواری کا باعث ہیں۔ اتفاق سے، پاکستان موسمیاتی خطرے کے لحاظ سے آٹھواں سب سے زیادہ غیر محفوظ ملک ہے۔ تاہم، موسمیاتی تبدیلی کے مضمرات نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، جن میں جسمانی تندرستی کے ساتھ ساتھ معاشی اور مالی استحکام بھی شامل ہے۔ اسی مناسبت سے، اسٹیٹ بینک اس مسئلے کے لیے

²⁷ اسٹیٹ بینک اپنی مالی استحکام کی سالانہ رپورٹ کے ایک حصے کے طور پر منظر نامے کا تجزیہ شائع کرتا ہے۔

4 حکومت کی معاشی پالیسیوں کو سہارا دینے کے اقدامات

اتفاق کیا۔ اسی موقع پر، بینکوں کی حوصلہ افزائی کی گئی اور، بعض صورتوں میں، ضرورت یہ تھی کہ وہ اپنی مصنوعات کی تازہ کاری کریں اور مقررہ مدت میں اہداف پورے کریں۔

حکومت کے مجموعی پائیدار اور جامع ترقی کے اہداف کی حمایت کے لیے اسٹیٹ بینک کی طرف سے اٹھائے گئے کلیدی اقدامات کو وسیع طور پر تین بڑے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: مالی شمولیت؛ ادائیگیوں کے منظر نامے کی ڈیجیٹلائزیشن؛ اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کا ملک کے بینکاری نظام کے ساتھ ارتباط۔ ذیل میں ان پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

4.1 مالی شمولیت کو فروغ دینے کے اقدامات

مالی شمولیت کو جامع اقتصادی ترقی اور مالی ترقی کے حصول کے لیے ایک کلیدی ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ پالیسی کا مقصد مالی خدمات اور ان کے بہتر استعمال تک انفرادی شخصیات اور فرموں کی رسائی بہتر بنانا ہے، جس میں عزت نفس اور مالی خدمات کی منصفانہ فراہمی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس ضمن میں، اسٹیٹ بینک مالی شمولیت کو اپنے ترویجی اہداف کے طور پر آگے بڑھا رہا ہے۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک نے پہلے ہی مالی شمولیت کی ایک وسیع ترقوی حکمت عملی (NFIS) کو اپنایا تھا، جس میں دسمبر 2023 تک 65 ملین نئے فعال بینک اکاؤنٹس،²⁸ بشمول خواتین کے 20 ملین فعال اکاؤنٹس تک پہنچنے کا عمومی ہدف مقرر کیا گیا تھا۔ جون 2022 تک، انفرادی فعال اکاؤنٹ کی ملکیت بڑھ کر 63.8 ملین تک جا پہنچی اور اب اسٹیٹ بینک دسمبر 2023 تک مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کا عمومی ہدف حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہے۔

اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت کے مجموعی اہداف کو حاصل کرنے کی غرض سے، بینکوں کے لیے متعدد شعبہ جاتی اور زمرہ دار رہنما خطوط اور ضوابط بھی مرتب کیے ہیں۔ ان کا تعلق ان امور سے تھا: مالی خدمات کے منظر نامے میں صنفی تفاوت کم کرنا (صدارتوں سے لے کر بینکوں کی ملازم خواتین کے حجم تک)؛ اسلامی بینکاری کا حصہ بڑھانا؛ مکاناتی قرضوں (خاص طور پر کم آمدنی والے

مالی سال 22ء میں متعدد عالمی اور ملکی اقتصادی چیلنجوں کا سامنا رہا، جن کی تیز رفتار اور غیر یقینی نوعیت ملک میں قیمتوں کے استحکام اور ثانوی طور پر ملک کے مالی نظام کے استحکام میں کردار ادا کرنے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے بنیادی مقصد پورے کرنے کے لیے معمول سے زیادہ چستی اور فیصلہ سازی کی متقاضی ہے۔

ان چیلنجوں کے بوجھ کے باوجود، اپنے تیسرے درجے کے مقصد کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے حکومت کی معاشی پالیسیوں کی حمایت جاری رکھی، جن کا مقصد اقتصادی ترقی کو فروغ دینا اور وسائل کا بہتر استعمال کرنا ہے۔ خصوصاً، اسٹیٹ بینک نے ملک میں مالی شمولیت، مالی ترقی اور مالی لین دین کی دستاویزیت کو فروغ دینے کے لیے سرگرمی سے کوششیں جاری رکھی ہیں۔

یہ مقاصد زرعی پالیسی کے نفاذ اور ملک میں ایک مستحکم مالی نظام برقرار رکھنے کے ساتھ قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً، گہری اور خاطر خواہ سیالیت کی حامل مالی منڈیاں موثر زرعی پالیسی کے نفاذ کے لیے پیشگی شرط ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے اسے تسلیم کرتے ہوئے، مالی شمولیت بڑھانے، مالی لین دین کی دستاویزیت میں بہتری لانے؛ اور اکثر نظر انداز کیے جانے والے کاروباری طبقوں، جیسے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز)، مکاناتی قرضوں اور زراعت کے لیے قرضوں کو وسعت دینے کے اعتبار سے وسیع پیمانے پر اقدامات کیے۔

تاہم، 220 ملین سے زیادہ آبادی والے ملک میں ان پالیسی مقاصد کو حاصل کرنا ایک اہم چیلنج ہے۔ اس لیے اسٹیٹ بینک کے پالیسی رد عمل نے ادائیگیوں اور مالی شمولیت دونوں کے لیے ڈیجیٹل چیلنجز کے استعمال کو ترجیح دی۔ اس کا مقصد ملکی ادائیگیوں اور اکاؤنٹ کھولنے کے حوالے سے خامیوں کو دور کرنا ہے، جو آبادی کے ایک بڑے حصے کو ملکی مالی نظام کے ساتھ منسلک کرنے کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے جہاں ضروری تھا وہاں ضوابط کی تازہ کاری کر دی، اور حکومت نے کچھ مالی اور بینکاری مصنوعات کے لیے ضروری بینک اسٹاپ (زرعانت اور قرضہ ضمانت کے ذریعے) فراہم کرنے پر

²⁸ اس میں برانچ کے اور برانچ لیس بینکاری دونوں کے اکاؤنٹس شامل ہیں۔

بینکاری کے افعال میں رکاوٹیں دور کرنے کے لیے متعدد ضوابطی اقدامات کیے ہیں۔ زیرِ جائزہ مدت کے دوران ان میں سے کچھ کلیدی اقدامات درج ذیل ہیں:

اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے تزویراتی منصوبے پر عمل درآمد

اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری میں جاری ترقی کی رفتار کو تقویت دینے کے لیے اسلامی بینکاری صنعت کے لیے تیسرے پانچ سالہ اسٹریٹجک پلان (تزویراتی منصوبے) 2021-2025ء کے نفاذ کی رفتار بڑھادی، جس کا عمومی ہدف 2025ء تک مجموعی بینکاری صنعت کے اثاثوں اور ڈپازٹس میں اسلامی بینکاری کا حصہ 30 فیصد کرنا ہے۔

اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ قرض کا آخری ذریعہ (SC LOLR) اور انتظام سیالیت کے طریقے (LOLR) کی سہولت کے حوالے سے ضوابط متعارف کرائے، جن میں شریعت سے ہم آہنگ اسلامی بینکاری اداروں کے لیے قرضے بھی شامل ہیں۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری صنعت کے لیے انتظام سیالیت کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ اقدامات متعارف کرائے: (i) شریعت کے مطابق مضاربہ پر مبنی بازار زر کے سودے (اوپن مارکیٹ آپریشنز)؛ اور (ii) شریعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ حد کی سہولت - مضاربہ پر مبنی قرضے کی سہولت۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے حکومت پاکستان کو بھی اجارہ صکوک جاری کرنے میں مدد فراہم کی۔

اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (AAOIFI) کے شرعی معیارات کو اپنانا

اسٹیٹ بینک اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (AAOIFI) جیسے بین الاقوامی معیار کی درجہ بندی کرنے والے اداروں کا کلیدی رکن رہا ہے اور مقامی مارکیٹ کے مطابق ڈھالنے کے بعد شرعی معیارات کو اپنارہا ہے۔ سال کے دوران، اسٹیٹ بینک نے چار مزید AAOIFI شرعی معیارات اپنائے۔ ان چار معیارات کو اپنانے کے بعد، اسٹیٹ بینک کے اختیار کردہ AAOIFI شرعی معیارات کی کل تعداد بیس ہو گئی ہے جبکہ مزید پانچ معیارات پر کام جاری ہے۔

طبقے کے لیے) کو بینکوں کو قرض کے جزدان کا ایک اہم حصہ بنانا؛ روایتی طور پر کم مالی خدمات کے حامل کاروباری طبقوں کو سہولت فراہم کرنا، جیسے ایس ایم ایز اور زراعت؛ اور روایتی (بنیادی طور پر نو مالکاری اسکیم پر مبنی) کے ساتھ ساتھ جدید (یعنی ڈیجیٹلائزیشن پر مبنی) پالیسی اقدامات کے ذریعے برآمدات کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(i) برابری پر بینکاری

اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت میں صنفی فرق کم کرنے اور بینکاری صنعت کو خواتین کے لیے مزید دوستانہ بنانے کی خاطر 'برابری پر بینکاری (BoE)' پالیسی متعارف کرائی۔ پالیسی نے پانچ اہم ستونوں کے ذریعے مالی شعبے میں صنفی نقطہ نگاہ متعارف کرایا ہے: جس کے تحت اداروں کی مستعدی، مصنوعات کی تنوع اور صلاحیتوں کو پروان چڑھانا، صارفین کے حصول اور خواتین کے طبقات کے لیے سہولت کاری، صنفی تفریق پر مبنی ٹھوس اعداد و شمار کا مجموعہ، اور اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں میں صنفی توجہ کو ترجیح بنانے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔

بلحاظ پیش رفت، تمام بینکوں نے "برابری پر بینکاری" پالیسی کا نفاذ شروع کر دیا ہے اور اپنے بورڈ سے منظور شدہ صنفی مین اسٹریٹج کی پالیسیاں تشکیل دیدی ہیں۔ مزید یہ کہ، بینکوں نے خواتین عملے کے تناسب کو کم از کم 20 فیصد کرنے کے لیے اپنے منصوبے تیار کیے ہیں، جو جون 2022 تک 13.4 فیصد تھا۔ دریں اثنا، جون 2022ء تک، 22 بینکوں نے خواتین سے متعلق مصنوعات اور خدمات تشکیل دیں، اور تقریباً 17 بینکوں نے خواتین کے لیے مخصوص مالی خدمات کے شعبے / یونٹس قائم کیے ہیں۔ مزید یہ کہ بینک کے 12 فیصد عملے کو صنفی حساسیت کو اجاگر کرنے کی تربیت دی گئی ہے، جبکہ صارف خواتین کو سہولت فراہم کرنے کے لیے 24 فیصد شاخوں میں خواتین چیئرمینز کا تقرر کیا گیا ہے۔ فعال اکاؤنٹ کی ملکیت کے عمومی اہداف کے لحاظ سے، جون 2022 تک، خواتین کی ملکیت والے فعال اکاؤنٹس کی تعداد 21.5 ملین رہی، جبکہ 2020ء کے لیے فعال اکاؤنٹس کا ہدف 25.7 ملین تھا۔

(ii) اسلامی بینکاری

اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت میں اضافے کے پالیسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اسلامی بینکاری کے حوالے سے پیش بہا امکانات کا ادراک کیا۔ اس بنیادی مقصد کے تحت مرکزی بینک نے ملک میں شریعت سے ہم آہنگ

آگاہی اور استعداد کاری کے اقدامات

بھی آخر سال 2022ء تک 10 فیصد سے زائد کی سال بسا لحوصلہ افزا نمودارج ہونے کے باعث بڑھ کر 691 ارب روپے تک پہنچ گئے۔

زرعی قرضہ اسکورنگ ماڈل

مالی سال 22ء میں اسٹیٹ بینک نے زرعی قرضے دینے والے مالی اداروں کی کارکردگی کا اندازہ لگانے میں شفافیت کو بڑھانے کے لیے، زرعی قرضہ اسکورنگ ماڈل متعارف کرایا۔ یہ ماڈل بینکوں / مائیکرو فنانس بینکوں کے زرعی قرضوں کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے، جس میں متعدد اظہاریوں بشمول قرضوں کی تقسیم، قرضے کے جزدان کے تنوع کی بنیاد پر تمام ذیلی شعبوں، خطوں اور چھوٹے کاشت کاروں کو قرض کی فراہمی سمیت دیگر عوامل کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ ماڈل میں ہر بینک کے لیے مجموعی اسکور بھی فراہم کیا جاتا ہے، جو اس کی مجموعی کارکردگی کا عکاس ہوتا ہے۔ بعد ازاں، بینکوں کے ساتھ تفصیلی نتائج کا تبادلہ کیا جاتا ہے تاکہ خامیوں کی نشاندہی اور ان کا سدباب کیا جاسکے جبکہ شفافیت اور صحت مند مسابقت کو فروغ دینے کے لیے بینکوں کی درجہ بندی کا خلاصہ بھی اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر شائع کیا جاتا ہے۔

چیمپین بینک ماڈل

اسٹیٹ بینک نے زرعی قرضوں کی طلب کو پائیدار طریقے سے پورا کرنے کے لیے ملک میں مالی خدمات سے نیم محروم علاقوں میں چیمپین بینک ماڈل متعارف کرایا اور چھ بینکوں کو چیمپین بینکوں کے طور پر نامزد کیا گیا۔ یہ چیمپین بینک علاقائی اہداف کو نافذ کرنے، قرض دینے کے خصوصی پروگراموں کی تشکیل، آگاہی اور فروغ دینے کی مہمات شروع کرنے اور کاشت کاروں کو درپیش مقامی چیلنجوں سے نمٹنے کے حوالے سے باقی بینکوں کو ترغیب دلا رہے ہیں۔ اس اقدام کے نتیجے میں، ملک کے تمام ایسے علاقوں میں جہاں کم مالی خدمات دستیاب ہیں، وہاں زرعی قرضوں میں بہتری دیکھی گئی ہے۔ یہ ابتدائی نتائج امید افزا ہیں اور مسلسل توجہ سے وسط مدت میں نتائج برآمد ہوں گے۔

زرعی قرضوں کی حدود میں اضافہ

اسٹیٹ بینک نے فروری 2022ء کے دوران کاشت کاروں کو ان کے زرعی خام مال کی ضروریات پوری کرنے کی خاطر بینکوں سے مناسب قرضوں کے حصول کے لیے، زرعی قرضوں کے زمرے میں کاشت کاری اور غیر کاشت کاری شعبوں کے پیداواری اور ترقیاتی دونوں قرضوں کی فی ایکڑ علامتی حدود تقریباً 27 فیصد اضافہ کیا۔ اس کا مقصد صوبائی حکومتوں اور بینکوں کی جانب سے، بالترتیب اہداف کا تعین اور

اسٹیٹ بینک اسلامی بینکاری کے بارے میں عام لوگوں اور متعلقہ فریقوں کی تفہیم بہتر بنانے کے لیے اسلامی بینکاری صنعت کے ساتھ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سمیت ابلاغ کے متعدد ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے آگاہی مہم چلاتا ہے۔ مضبوط ترقی کے امکانات، ڈیجیٹلائزیشن اور روایتی بینکاری شاخوں کی اسلامی بینکاری طرز میں تبدیلی سے ہنرمند انسانی وسائل کی طلب میں اضافہ ہوا۔ اسٹیٹ بینک تمام متعلقہ اسٹیٹ ہولڈرز کے لیے مختلف آگاہی اور ترقیاتی پروگرامز کے ذریعے تدریسی شعبے سے وابستہ افراد، شریعہ اسکالرز اور چیمبرز آف کامرس و دیگر کی استعداد بڑھانے کے لیے سرگرم عمل ہے۔

روایتی بینکاری کاروبار کو اسلامی بینکاری میں تبدیل کرنے میں سہولت فراہم کرنا

اسٹیٹ بینک نے روایتی بینکاری کاروبار کو اسلامی بینکاری میں تبدیل کرنے میں سرگرمی سے سہولت فراہم کی ہے اور اس کی حمایت کی ہے (مثلاً، فیصل بینک جو اس حوالے سے پاکستان میں سب سے بڑی تبدیلی گزر رہا ہے) اور مختلف بینکاری ادارے برانچ کی سطح پر بھی تبدیلی کر رہے ہیں۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک اسلامی کاروباری آپریشن کو شروع کرنے کے لیے مائیکرو فنانس بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی معاونت کے لیے پرعزم ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں دلچسپی کا اظہار کرنے والے چند اداروں کو سہولت فراہم کی گئی ہے۔

(iii) زرعی قرضے کو فروغ دینے کے اقدامات

زراعت کے شعبے کا جی ڈی پی میں 22.7 فیصد حصہ ہے، اور یہ ملک کی تقریباً 37.4 فیصد افرادی قوت کو ملازمت فراہم کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اس کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے، زراعت کے لیے مناسب مالی فراہمی کو پالیسی کی اولین ترجیح سمجھتا ہے۔ اسٹیٹ بینک اس سلسلے میں، اور حکومت کی زراعت سے متعلق پالیسیوں کی معاونت کی غرض سے، حال ہی میں چھوٹے کاشت کاروں کی قرض تک رسائی ممکن بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ جن پر ذیل میں تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں، مالی سال 22ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم 1,419 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو مالی سال 21 میں 1,366 ارب روپے تھی۔ مزید برآں، واجب الادا زرعی قرضے

قرضوں کی حدود کی منظوری دیتے ہوئے، زرعی قرض گھروں کی قرض کی ضروریات کا جائزہ لینے اور تخمینہ لگانے کی غرض سے رہنما خطوط فراہم کرنا ہے۔

ہے۔ اس میں خاص طور پر چھوٹے موٹی پال کاشت کاروں کو 10 جانوروں تک کی خریداری کا ہدف بنایا گیا ہے۔

چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کے لیے قرضہ ضمانت

یہ اسکیم چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کو رسک شیئرنگ کے ذریعے بغیر رہن کے مالکاری فراہم کرتی ہے، جس میں بینک نقصان کا 50 فیصد حصہ برداشت کرتے ہیں۔ اس اسکیم کے تحت نہری پانی والے علاقوں میں 5 ایکڑ اور بارانی علاقوں میں 10 ایکڑ اراضی والے کاشت کار اہل ہیں۔ جون 2022 تک، اسکیم کے تحت تقریباً 149,000 کاشت کاروں کو 9.2 ارب روپے کے قرضے کی تقسیم کیے گئے۔

کاشت کاروں کی مالی خواندگی اور آگاہی

اسٹیٹ بینک نے ملک بھر کے کاشت کاروں میں زرعی قرضوں کی مصنوعات اور طریقہ کار کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنے کے لیے قومی اور علاقائی زبانوں میں ویڈیوز کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ اس اقدام کا مقصد ملک میں بڑھتی ہوئی زرعی مالکاری کو بہتر بنانا ہے، جو اس شعبے کی پیداواری نمومیں کردار ادا کر سکتی ہے۔

(iv) چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے (ایس ایم ایز)

ایس ایم ایز کی ترقی ملک کے لیے اہم ہے کیونکہ جی ڈی پی میں اس کا حصہ تقریباً 40 فیصد ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کی قرضوں تک رسائی بڑھانے اور اس شعبے کی نمو کو فروغ دینے کے لیے حکومتی اشتراک سے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ان کے نتیجے میں، مالی سال 2022ء میں ایس ایم ای کے واجب الادا قرضوں میں سالانہ بنیادوں پر 10.8 فیصد (48 ملین روپے) کا اضافہ ہوا۔ ایس ایم ای قرضوں کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

یونین فنانس ایس ایم ای کی تعریف اختیار کرنا

اسٹیٹ بینک نے قومی ایس ایم ای پالیسی 2021ء کے مطابق، سالانہ فروخت کے واحد معیار پر مبنی ایک یونین فنانس قومی ایس ایم ای کی تعریف اختیار کی ہے۔ اس کے تحت، چھوٹے ادارے (ایس ایم ای) کی تعریف ایک ایسا ادارے کے طور پر کی گئی ہے جس کا سالانہ سلیز ٹرن اوور 150 ملین روپے تک ہو، جبکہ درمیانے درجے کے ادارے (ایس ایم ای) کو ایک ایسے انٹرپرائز کے طور پر بیان

الیکٹرانک گودام رسید کی فنانسنگ

الیکٹرانک ویز ہاؤس ریٹ فنانسنگ (ای ڈبلیو آر ایف) کاشت کاروں، تاجروں اور پروسیسرز کو روایتی ضمانت کی بجائے منظور شدہ گوداموں میں موجود ذخیرہ شدہ اجناس کے عوض قرضے حاصل کرنے کے مدد فراہم کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے فروری 2022ء میں اس سہولت کے اپنائے جانے کی حوصلہ افزائی کے لیے، مکنی اور چاول کی فصلوں کے لیے ای ڈبلیو آر ایف کا باضابطہ اجرا کیا۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے گورنر اسٹیٹ بینک کی سربراہی میں ایکشن پلان پر عمل درآمد کی نگرانی کی غرض سے ایس ایم ای سی پی، پی بی اے، پی ایم ای ایکس، سی ایم سی، ایم این ایف ایس آر (وفاقی سیکرٹری) حکومت پنجاب (سیکرٹری زراعت) اور منتخب بینکوں سمیت متعدد متعلقہ فریقوں پر مشتمل 17 رکنی اعلیٰ سطح کی ٹاسک فورس تشکیل دی۔ مالی سال 2022ء کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے ای ڈبلیو آر ایف اہداف مقرر کیے۔

فصلی قرضہ بیمہ اسکیم

وفاقی حکومت ہر موسم کی ہر فصل کے لیے اہل قرض گھروں کے بیمے کا پریمیم لاگت برداشت کرتی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد کاشت کاروں کو بارش، ژالہ باری، طوفان، برف باری، سیلاب، خشک سالی فصلی بیماریوں، انفیکشن وغیرہ جیسی قدرتی آفات کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے خطرے کو کم کرنا ہے۔ یہ اسکیم گندم، کپاس، چاول، گنے اور مکنی کے لیے بینکوں/مائیکرو فنانس بینکوں کے پیداواری قرضوں پر لاگو ہوتی ہے اور یہ اس ضمن میں لازمی ہے۔

قرض گھروں کے لیے گلہ بانی بیمہ اسکیم

اس اسکیم کے تحت مویشیوں کی بیماری، قدرتی وجوہات، حادثوں، اور قدرتی آفات بشمول سیلاب، خشک سالی، آندھ اور شدید بارشوں وغیرہ کی وجہ سے اموات کے باعث بیمہ تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ وفاقی حکومت اہل قرض گھروں کے لیے بیمے کے پریمیم کی لاگت برداشت کرتی ہے، اور اسکیم کا اطلاق گائے، بھینس اور نیل کی خریداری کے لیے بینکوں/مائیکرو فنانس بینکوں سے حاصل کردہ قرضوں پر ہوتا

یہ قرضے ملکی خریداری اور نئی مشینری کی درآمدوں کے لیے دستیاب ہے۔ یہ اسکیم ایس ایم ایز اور بہت سے شعبوں کے لیے دستیاب ہے۔ چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے قرضے کی حد 25 ملین روپے ہے، اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے 200 ملین روپے ہے۔ یہ اسکیم شریعت سے ہم آہنگ ورژن میں بھی دستیاب ہے۔

کیا گیا ہے، جس کی سالانہ فروخت 150 ملین روپے سے 800 ملین روپے ہے۔ مزید یہ کہ اسٹارٹ اپ ایس ای اور اسٹارٹ اپ ایم ای کی تعریفیں بھی متعارف کرائی گئی ہیں، جن کے تحت ان ایس ایز اور ایم ایز کو اسٹارٹ اپ سمجھا جاتا ہے جن کے قیام کو پانچ سال ہوئے ہوں۔

اسٹیٹ بینک اور حکومت کی معاونت سے چلنے والی مالی اسکیمیں

اسٹیٹ بینک ایس ایم ای شعبے کی قلیل مدتی اور طویل مدتی کاروباری ضروریات پوری کرنے کے لیے 5 فیصد سے 9 فیصد سالانہ کے درمیان رعایتی شرح پر صارفین کے لیے مختلف نوامالکاری اسکیمیں پیش کر رہا ہے۔ کچھ مشہور اسکیموں کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

ایس ایم ای آسان قرضہ اسکیم

اسٹیٹ بینک نے اگست 2021ء میں حکومت پاکستان کے اشتراک سے ایس ایم ای آسان قرضہ (صاف) اسکیم کا آغاز کیا۔ صاف اسکیم ایس ایم ایز کی قرض تک رسائی کو بہتر بنانے کے لیے ایک اختراعی اقدام ہے۔ یہ ایک نوامالکاری اور قرضے پر ضمانت سہولت ہے، جس کا مقصد ایسی ایس ایم ایز کی معاونت کرنا ہے، جو قرضے کے حوالے سے قابل بھروسہ ہونے کے باوجود قرض تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہیں، کیونکہ وہ بینکوں کو ضمانت کے طور پر درکار رہن پیش نہیں کر سکتے۔ اسکیم کا شریعت ہم آہنگ ورژن بھی دستیاب ہے۔

خواتین آجروں کے لیے نوامالکاری اور قرضہ ضمانت اسکیم
یہ اسکیم ملک بھر میں خواتین آجروں کی قرضے تک رسائی کو فروغ دینے کے لیے شروع کی گئی تھی۔ اسکیم کے تحت قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد 5 ملین روپے اور مدت 5 سال ہوتی ہے، جس میں 6 ماہ کی رعایتی مدت بھی شامل ہے۔ اس اسکیم کا شریعت سے ہم آہنگ ورژن بھی دستیاب ہے۔

چھوٹے کاروباری اداروں اور پست حجم والے درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے جاری سرمائے کے قرضوں کے لیے نوامالکاری اسکیم
اس اسکیم کے تحت، چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد 25 ملین روپے ہے، اور پست حجم والے کے درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے، جن کی فروخت کا سالانہ حجم 300 ملین روپے ہے ہو، ان کے لیے قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد 50 ملین روپے ہے۔ یہ اسکیم خاص طور پر ایس ایم ای کے شعبوں کے لیے ہے، جن میں؛ انفارمیشن ٹیکنالوجی، فرنیچر، جراحی کا سامان، کھجور کی پروسیسنگ، زیورہ جواہرات، چمڑے کی صنعت، پھل، سبزیاں اور نوڈل پروسیسنگ اور پیکیجنگ اور پرنٹنگ اور پیکیجنگ شامل ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ میعاد ایک سال ہے، اور اس اسکیم کا شریعت سے ہم آہنگ ورژن بھی دستیاب ہے۔

صاف اسکیم کے تحت ہر قسم کے قرضے (جاری سرمائے اور طویل مدتی قرضے) دستیاب ہیں، جنہیں قرض گیر ذاتی ضمانت پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکیم کے تحت قرضے کی زیادہ سے زیادہ حد 10 ملین روپے ہے۔ اسکیم کے تحت، اسٹیٹ بینک منتخب بینکوں کو تین سال کے لیے نوامالکاری فراہم کر رہا ہے، اور حکومت پاکستان قرضوں کے حجم کے لحاظ سے نقصانات کے عوض 60 فیصد تک خطرے کی کوریج فراہم کرتی ہے۔ 30 جون 2022ء تک واجب الادا رقوم 13.8 ارب روپے تھی۔

وزیراعظم کی کامیاب جوان - یوتھ انٹرپرائزور شپ اسکیم
حکومت کی طرف سے شروع اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے ترغیب دلائی جانے والے یہ اسکیم 21 سے 45 سال کی عمر کے تمام پاکستانی نوجوانوں ہے (آئی ٹی / ای کامرس سے متعلقہ کاروبار کے لیے عمر کی کم سے کم حد 18 سال ہے)۔ اس کے تحت طویل مدتی قرضوں، جاری سرمائے کے قرضوں کی مالکاری بشمول مراہجہ اور کمرشل استعمال کے لیے ملک میں تیار کردہ گاڑیوں کی لیز / مالکاری (فی قرض گیر ایک گاڑی) دستیاب ہے،۔ وزیراعظم کی کامیاب جوان - یوتھ انٹرپرائزور شپ اسکیم کے تحت قرضے ایک لاکھ روپے

ایس ایم ایز جدت طرازی کے لیے نوامالکاری کی سہولت

اس سہولت کے تحت، ایس ایم ایز کو اپنے موجودہ یونٹس کی جدت طرازی یا نئے یونٹس قائم کرنے کے لیے وسط تا طویل مدتی قرضے دستیاب ہوتے ہیں،

ضوابط جاری کیے ہیں۔ ملک میں ہاؤسنگ اور تعمیراتی فنانس کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے ماضی قریب میں کیے گئے اہم اقدامات درج ذیل ہیں۔

مکاناتی اور تعمیراتی مالکاری بڑھانے کی خاطر بینکوں کے لیے لازمی اہداف

ملک میں مکانات اور عمارتوں کی تعمیر (رہائشی اور غیر رہائشی) کو فروغ دینے کے لیے، حکومت پاکستان کی تجاویز کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ڈیولپرز اور بلڈرز کے لیے رہن کے قرضوں اور مالکاری میں توسیع کے لیے لازمی اہداف تفویض کیے ہیں۔ بینکوں کو دسمبر 2022ء کے آخر تک اپنے ہاؤسنگ اور کنسٹرکشن فنانس کو اپنے گھریلو نجی شعبے کے ایڈوانسز (DPSA) کے کم از کم 7 فیصد تک بڑھانے کی ضرورت ہوگی۔ تاہم معاشی کمزوریوں کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے لازمی اہداف کو علامتی اہداف میں تبدیل کر دیا ہے۔ مزید یہ کہ ہاؤسنگ اور کنسٹرکشن فنانس کے ہدف DPSA کے 7 فیصد کو پورا کرنے کا وقت 31 دسمبر 2022 سے بڑھا کر 30 جون 2023 کر دیا گیا ہے۔ 30 جون 2022 تک، بینکوں کی واجب الادا ہاؤسنگ اور تعمیراتی مالکاری 451 ارب روپے تھی۔

ہاؤسنگ کے لیے مارک اپ سبسڈی اسکیم

عوام کو سستی رہائش فراہم کرنے کے اپنے وژن کے مطابق، حکومت پاکستان نے نئے مکانات کی تعمیر اور خریداری کے لیے مارک اپ سبسڈی کی سہولت کا اعلان کیا ہے جسے عام طور پر میرا پاکستان میرا گھر (MPMG) کہا جاتا ہے۔²⁹ یہ سہولت ان افراد کو جو پہلی بار نیا گھر تعمیر کر رہے ہیں یا خرید رہے ہیں، سبسڈی والے اور سستی مارک اپ ریٹ پر بینک کی مالکاری حاصل کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔

30 جون 2022 تک، بینکوں کو 514 ارب روپے کی درخواستیں موصول ہوئیں اور 236 ارب روپے کی منظوری دی گئی۔ بینکوں نے ایم پی ایم جی کے تحت 100 ارب روپے تقسیم کیے ہیں۔

25 ملین روپے کے درمیان تین درجوں میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ جون 2021ء میں واجب الادا کل رقم 14.1 ارب روپے تھی جو جون 2022ء کے دوران بڑھ کر 45.4 ارب روپے تک پہنچ گئی، جس سے 222 فیصد شرح نمو ظاہر ہوتی ہے۔

زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے مالکاری سہولت

اس سہولت کے تحت، زرعی پیداوار کو ذخیرہ کرنے کے لیے فولاد / دھات / کنکریٹ سائلوز، گوداموں اور کولڈ اسٹوریج کی سہولتوں کے قیام، توسیع اور توازن، جدید کاری اور تہذیبی (BMR) کے لیے مالکاری دستیاب ہے۔

ایس ایم ایز کے لیے چیلنج فنڈ (سی ایف ایس)

اسٹیٹ بینک نے ورلڈ بینک فنانشل انکلوژن اینڈ انفراسٹرکچر پروجیکٹ (FIIP) کے تحت مارچ 2022 میں ایس ایم ایز کے لیے چیلنج فنڈ (CFS) کا آغاز کیا تاکہ ملک میں ایس ایم ای بینکنگ کے لیے اختراعی حکو تقویت مل سکے۔ گرانٹ کی شکل میں یہ فنڈ بینکوں کو ایس ایم ای سیکٹر کی بینکنگ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جدید تکنیکی حل تیار کرنے میں سہولت فراہم کرے گا۔ فنڈ کے دائرہ کار میں ایس ایم ای بینکنگ سلسلہ کی ترقی، ایس ایم ایز کے لیے ڈیجیٹل ادائیگی کے حل، قرض کی درخواستوں کو ڈیجیٹل کرنا اور کریڈٹ مینجمنٹ سسٹم کے ذریعے مالیات تک ایس ایم ایز کی رسائی میں اضافہ شامل ہے۔ سی ایف ایس کے تحت فنڈز مسابقتی عمل کے ذریعے منتخب کردہ سات بینکوں کو دیئے جا رہے ہیں۔

(v) مکاناتی مالکاری

تعمیرات اور ہاؤسنگ سیکٹر ملک میں اقتصادی سرگرمیوں کو بحال کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بڑی تعداد میں منسلک صنعتوں سے اس کے روابط ہیں اس لیے یہ تعمیرات اور رہائش روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بینکوں کو ہاؤسنگ فنانس پر توجہ دینے پر قائل کرنے کی غرض سے، اسٹیٹ بینک نے ہاؤسنگ فنانس کے لیے الگ الگ محتاطیہ

²⁹ حکومت میرا پاکستان میرا گھر اسکیم کی شرائط و ضوابط پر نظر ثانی کے عمل کے گزر رہی ہے۔ ان میں سے کچھ تبدیلیوں کا اعلان جولائی 2022ء میں کیا گیا۔

(<https://www.sbp.org.pk/sme/dfs/circulars/2022/CL10.htm>).

فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ ان اسکیموں میں بنیادی طور پر ایکسپورٹ فنانس اسکیمیں (EFS) شامل ہیں تاکہ برآمد کنندگان کے لیے قلیل مدتی کریڈٹ کی دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے اور طویل مدتی بنیادوں پر برآمدات کی قیادت میں ترقی کی حوصلہ افزائی کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (LTFF) شامل ہیں۔

ایکسپورٹ فنانس اسکیم (EFS)

ای ایف ایس 1973ء سے کام کر رہا ہے۔ یہ 180 دن تک کے قرض کی مدت کے ساتھ قدر اضافی ایشیا کے لیے ایک مختصر مدت کی مالکاری سہولت ہے۔ مالی سال 22ء میں، بینکوں اور برآمد کنندگان کی سہولت کے لیے، اسٹیٹ بینک نے ای ایف ایس کے تحت بینکوں کے ذریعے اسٹیٹ بینک سے ری فنانس حاصل کرنے کے عمل کو ڈیجیٹائز کیا۔ توقع ہے کہ اس اقدام سے آپریشنل کارکردگی اور کاروبار میں آسانی میں بہتری آئے گی۔ مزید برآں، برآمد کنندگان کو ان کی جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنے میں مدد کرنے کی خاطر، اسٹیٹ بینک نے فروری 2022ء کے دوران ای ایف ایس کے تحت روپے پر مبنی رعایت کی ایک نئی سہولت متعارف کرائی ہے۔ اس سہولت کے تحت، برآمد کنندگان برآمدی بلوں / قابل وصولیوں میں رعایت دے کر اپنی برآمدی آمدنی کے لیے مالکاری حاصل کر سکتے ہیں۔ اس سے برآمد کنندگان کو اپنی آمدنی کو وقت پر لانے کی ترغیب ملے گی، جس سے انٹرنیٹ مارکیٹ میں زرمبادلہ کی آمد میں بہتری آئے گی۔ سال کے دوران، ای ایف ایس پر مارک اپ کی شرح میں اضافہ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ بڑھانے کے فیصلوں کے مطابق کیا گیا جس میں محاطیہ اقدامات میں دیگر تبدیلیوں کے درمیان اعتماد طلب میں اضافہ کیا گیا تھا۔ ای ایف ایس، اسلاک ایکسپورٹ ری فنانس اسکیم (IERS) کا شریعت سے ہم آہنگ ورژن دستیاب ہے۔

آئی ای آر ایس اور روپے پر مبنی رعایتی سہولت سمیت ای ایف ایس کے تحت کل واجب الادا رقم جون 2022ء تک 775.2 ارب روپے رہی، جبکہ جون 2021ء کے دوران 37.2 فیصد اضافے کے ساتھ 564.8 ارب روپے تھی۔

پلانٹ اور مشینری کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (LTFF)

ایل ٹی ایف ایف اسکیم کے تحت، درآمدی اور مقامی طور پر تیار کردہ نئے پلانٹس اور مشینری خریدنے کی غرض سے برآمدات پر مبنی منصوبوں کے لیے مالکاری دستیاب ہے جس کی فی پروجیکٹ حد 5 ارب روپے تک ہے۔ ای ایف ایس کی طرح، سال کے دوران، ایل ٹی ایف ایف پر مارک اپ کی شرح اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے کے فیصلوں کے مطابق بڑھادی گئی تھی جس میں بیکرو پروڈ نیشن اقدامات میں

اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے لیے MPMG کے تحت مالکاری کو بڑھانے کی خاطر ایک سازگار ضوابطی ماحول پیدا کرنے کے لیے بہت سے اقدامات کیے۔ کچھ اہم اقدامات پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

- بینکوں / DFIs کو ایک سال کی زیادہ سے زیادہ مدت کے لیے تیسرے فریق کی ذاتی ضمانت کے عوض کم لاگت والی ہاؤسنگ فنانس میں توسیع کی اجازت ہے۔

- ہاؤسنگ فنانس کی منظوری اور بینکوں کی تقسیم کے طریقہ کار کو معیاری بنانا اور آسان بنانا۔

- بینکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے صارفین کو قرض کی درخواستوں کی صورت حال (اسٹیٹس) پر مینوئل / ای-ٹریکنگ کی سہولت فراہم کریں۔

- بینکوں کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ میرا پاکستان میرا گھر کے تحت صارفین کے قرض کی درخواست کی تکمیل کا دورانیہ 30 دن یا اس سے کم کر دیں۔

زیر تعمیر منصوبوں میں مکاناتی مالکاری کے فروغ کے لیے رہنما خطوط

بینک زیر تعمیر پراجیکٹ میں ہاؤسنگ یونٹس کی مالی اعانت سے گریزاں تھے، جس کی وجہ سے خریدار صرف مکمل ہاؤسنگ یونٹس کی خریداری تک محدود تھے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے نئی ہدایت جاری کیں جو کہ بینکوں کو ہاؤسنگ فنانس کے اس شعبے میں معاونت کے لیے ضروری خطرے کو کم کرنے والے عناصر کے ساتھ ایک فریم ورک فراہم کرتی ہیں۔

(vi) برآمدات کے لیے سہولت

اسٹیٹ بینک برآمدات اور صنعتی ترقی میں تعاون فراہم کرتا ہے جس کا مقصد ری فنانس سہولتوں سمیت متعدد اقدامات کے ذریعے ملک کی مجموعی اقتصادی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ گزشتہ کئی برسوں کے دوران، اسٹیٹ بینک نے اپنی ری فنانس و نڈو کے تحت خصوصی اسکیمیں متعارف کروائی ہیں تاکہ ویلیو ایڈڈ صنعتوں کو ان کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور جاری سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مسابقتی شرحوں پر مالکاری کی مناسب

(i) ڈجیٹل بینکوں کے لیے لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک

اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں ڈجیٹل بینکوں کے قیام کے لیے لائسنسنگ اور ریگولیٹری فریم ورک تیار کیا۔ ایک ڈجیٹل بینک کی تعریف ایک مکمل طور پر ڈجیٹل ادارے کے طور پر کی گئی ہے جو اکاؤنٹ کھولنے سے لے کر ڈپازٹ اور قرض دینے تک تمام قسم کی بینکنگ خدمات اور آپریشنز فراہم کرے گا، ڈجیٹل ذرائع کے ذریعے صارفین کو کسی بھی بینک برانچ میں جسمانی طور پر جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ فریم ورک کا مقصد بنیادی طور پر سستی اور لاگت سے موثر ڈجیٹل مالی خدمات کے ذریعے مالی شمولیت کو بڑھانا ہے، اور نئے اداروں یا روایتی بینکوں دونوں کو پاکستان میں ایک الگ اور الگ زمرہ کے طور پر ڈجیٹل بینک قائم کرنے کی اجازت دینا ہے۔ عالمی بہترین طریقوں کے مطابق اور ملک کے مجموعی بینکاری کی حالت اور معاشی ماحول کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے ابتدائی طور پر پانچ ڈجیٹل بینکوں کے لائسنس جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس نے اس کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں، اور ان لائسنسوں کے انتخاب کا عمل فی الحال جاری ہے۔

(ii) فوری ادائیگی کے نظام کا آغاز — راست

اسٹیٹ بینک نے پاکستان کے لوگوں کو خاص طور پر مالی طور پر محروم اور کم مراعات یافتہ لوگوں کو سستی اور مکمل رسائی فراہم کرنے کے لیے ایک جدید ترین فوری ادائیگی کے نظام کے طور پر "راست (RAAST)" کا آغاز کیا۔ اس اقدام کے آغاز سے معیشت کی ڈجیٹلائزیشن کی بنیاد اور ڈجیٹل مالی خدمات کے فروغ کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ راست پاکستان کے لوگوں کو ڈجیٹل، استعمال میں آسان، موثر اور لاگت سے موثر ادائیگی کے اختیارات فراہم کرے گا اور توقع ہے کہ چھوٹے کاروباروں اور افراد کو پائیدار مواقع فراہم کرنے کے لیے ایک محرک ثابت ہوگا۔ راست کا مقصد تنخواہ اور پنشن جیسی مختلف قسم کی ادائیگیوں میں موجودہ مسائل کو حل کرنے اور سماجی ادائیگیوں کو مزید بہتر بنانے میں حکومت کی مدد کرنا ہے۔ راست کے پہلے مرحلے میں، اسٹیٹ بینک نے جنوری 2021ء کے دوران بڑے پیمانے کی ادائیگیوں کا آغاز کیا، جو صارفین اور کارپوریٹس کے منافع منقسمہ کی ادائیگیوں میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ دوسرے مرحلے میں، فرد سے فرد (P2P) ادائیگیوں کو فروری 2022ء میں باضابطہ طور پر شروع کیا گیا تھا، تاکہ ملک کے ہر فرد کو ڈجیٹل طور پر اپنی ادائیگی آسان، تیز، مفت اور محفوظ طریقے سے کرنے کی

دیگر تبدیلیوں کے درمیان اعتدال پسند طلب میں اضافہ کیا گیا تھا۔ جون 2022ء تک کل واجب الادا رقم 329 ارب روپے تھی جو جون 2021ء تک 253 ارب روپے تھی، جو کہ 30 فیصد اضافے کی عکاسی کرتی ہے۔

شریعت سے ہم آہنگ ایل ٹی ایف ایف اسلامی بینکاری اداروں کے ذریعے بھی دستیاب ہے، اسٹیٹ بینک اور اسلامی بینکاری اداروں کے درمیان مضاربہ کی بنیاد پر مالکاری کے ساتھ۔ مجموعی واجب الادا رقم مالی سال 2022ء میں 83.3 فیصد بڑھ کر جون 2022ء تک 66 ارب روپے ہو گئی جو جون 2021ء تک 66 ارب روپے تھی۔

عارضی اقتصادی ری فنانس سہولت

برآمد کنندگان نے عارضی اقتصادی ری فنانس سہولت (TERF) سے بھی فائدہ اٹھایا، جس کا آغاز مالی سال 2022ء میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے پائیدار اقتصادی ترقی کی حمایت کے لیے کیا گیا تھا، خاص طور پر وبائی امراض کے بعد کے حالات میں صنعت کو درپیش چیلنجوں کے پس منظر میں۔ یہ سہولت پاور سیکٹر کے سوا تمام شعبوں کے لیے دستیاب تھی، جس کا مقصد دونوں نئے منصوبوں، توسیع اور / یا توازن، جدید کاری اور تبدیلی (BMR) میں طویل مدتی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اگرچہ یہ سہولت 31 مارچ 2021ء کو پختہ ہو گئی، لیکن ٹرف کے تحت منظور شدہ قرضوں کی تقسیم مالی سال 2022ء میں جاری رہی۔ 30 جون 2022ء تک کل تقسیم 339.8 ارب روپے تھی، جبکہ جون 2021ء تک 32 ارب روپے کی تقسیم تھی۔

4.2 مالی خدمات کی ڈجیٹلائزیشن

مالی سال 2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے ملک کے مالی شعبے کے منظر نامے کی ڈجیٹلائزیشن کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے، دونوں لین دین کی ڈجیٹلائزیشن اور ملک میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے اکاؤنٹس کھولنے کے معاملے میں۔ اس کے علاوہ، بینک نے ملک کی آبادی کے وسیع تر غیر بینک والے طبقوں تک مالی شعبے کی رسائی کو بڑھانے کے لیے پالیسی اقدامات اٹھائے۔ یہ اقدامات ذیل میں درج ہیں۔

(v) صارفین کا ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک

ڈیجیٹل چینلز کا استعمال کرتے ہوئے بینک اکاؤنٹس کو فاصلاتی طور پر کھولنے کی اجازت دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے "کسٹمرز ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک" وضع کیا۔ یہ فریم ورک ڈیجیٹل اکاؤنٹس کھولنے کے حوالے سے سب کے لیے ایک آسان طریقہ فراہم کرتا ہے، خاص طور پر خواتین، فری لانسرز، ذاتی کاروبار کے مالکان، اور غیر ملکی ترسیلات زر کے وصول کنندگان، کم از کم دستاویز کی ضروریات کے ساتھ۔

(vi) کارپوریٹ ادائیگیوں کی ڈیجیٹلائزیشن

تجارتی لین دین کی ڈیجیٹلائزیشن کو بہتر بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں، مائیکرو فنانس بینکوں، ادائیگی کے نظام کے آپریٹرز، اور ادائیگی کے نظام فراہم کرنے والوں کے لیے اپنے کارپوریٹ کلائنٹس کو ادائیگیوں کے ڈیجیٹل ذرائع فراہم کرنے کو لازمی قرار دیا۔

(vii) زرمبادلہ کیسز کی اینڈ ٹو اینڈ ڈیجیٹلائزیشن

کاروباری برادری اور افراد کو ان کی زرمبادلہ سے متعلق درخواستوں کے لیے ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم فراہم کر کے کاروبار کرنے میں آسانی کو بڑھانے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے 'زرمبادلہ کیسز کی اینڈ ٹو اینڈ ڈیجیٹلائزیشن' کا منصوبہ شروع کیا۔ پہلے مرحلے میں، بینکوں کو اسٹیٹ بینک زرمبادلہ ریگولیٹری اپروول سسٹم (RAS) سے منسلک کیا گیا، جس نے انہیں اسٹیٹ بینک اور اسٹیٹ بینک-بینکنگ سروسز کارپوریشن (BSC) کی ضوابطی منظوری کے لیے الیکٹرانک طور پر زرمبادلہ سے متعلقہ کیسز جمع کرانے کے قابل بنایا۔ دوسرے مرحلے میں تاجر برادری کو سہولت فراہم کی گئی۔ بینکوں نے ڈیجیٹل طریقے سے پروسیڈنگ کے لیے اپنے کلائنٹس سے زرمبادلہ کیس وصول کرنے کے لیے پورٹل تیار کیے ہیں۔ توقع ہے کہ اس اقدام سے کاروبار کرنے میں آسانی میں بہتری آئے گی کیونکہ ڈیجیٹلائزیشن سے کاروباری فرموں اور افراد کو لین دین کے اوقات کو کم کر کے فائدہ پہنچے گا، اور اس طرح کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔

ملک میں ادائیگی کارڈ کی قبولیت کو بہتر بنانا

قبولیت کئی سالوں سے جمود کا شکار ہے کیونکہ کارڈ کے حصول کی خدمات بڑی حد تک خسارے میں جانے والا کاروبار ہے۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے ادائیگی کارڈ کی قبولیت کو بہتر بنانے پر ضوابطی ہدایات کے ذریعے مداخلت کی، اور

اجازت دی جاسکے۔ پی 2 پی ادائیگیوں کے صارفین بغیر کسی قیمت کے اپنے بینک کی موبائل ایپلی کیشن، انٹرنیٹ بینکنگ یا کاؤنٹر پر جا کر اپنے اکاؤنٹس میں رقوم بھیج اور وصول کر سکتے ہیں۔ اس سے لوگوں کو نقد رقم کی طرح فوری طور پر اپنے فنڈز وصول کرنے میں بہت آسانی ہوگی۔ 22 جون تک، 19 ملین منفرد راست آئی ڈیزر جسٹری کی گئی ہیں جن میں 8.0 ملین ٹرانزیکشنز کی گئی ہیں جن کی مالیت 118.4 ارب روپے ہے۔ اگلے مرحلے میں، اسٹیٹ بینک ہر قسم اور سائز کے تاجروں کو اپنے صارفین کے لیے ادائیگی کے لیے درخواستیں تیار کرنے کی اجازت دینے کے لیے پرسن ٹو مرچنٹ سہولت متعارف کر رہا ہے۔

(iii) آسان موبائل اکاؤنٹ

برانچ لیس بینکنگ کو مزید فروغ دینے اور کم آمدنی والے طبقے تک پہنچنے کے لیے جن کی انٹرنیٹ تک رسائی نہیں ہے، اسٹیٹ بینک نے دسمبر 2021ء میں آسان موبائل اکاؤنٹ کا آغاز کیا۔ اب صارفین کسی بھی شریک برانچ لیس بینکنگ فراہم کنندگان کے ساتھ برانچ جانے اور اسمارٹ فون یا انٹرنیٹ کے بغیر اپنے اکاؤنٹس کھولنے اور چلانے کی سہولت دیتا ہے۔ 30 جون 2022ء تک، 3.38 ملین اکاؤنٹس کھولے / لنک کیے گئے تھے۔

(iv) یونیفائیڈ کیو آر کوڈ

خوردہ ادائیگیوں کی ڈیجیٹلائزیشن کو تیز کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں کوئیک رسپانس (QR) کوڈ پر مبنی ادائیگیوں کے لیے معیارات تیار اور جاری کیے ہیں۔ کیو آر کوڈ دینے اور اس کے ذریعے ادائیگیاں قبول کرنے کے لیے یہ معیارات پورے کیے جائیں۔ یہ اقدام ملک میں ادائیگی کے نظام کی شمولیت اور جدید کاری کو فروغ دینے اور اس کے نتیجے میں ملک میں کاروباری اور تجارتی لین دین کی دستاویزات کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی مہم کا حصہ ہے۔ کیو آر کوڈ کے دو معیارات جاری کیے گئے ہیں: (الف) فرد سے فرد (P2P) ادائیگیوں کے لیے، اور (ب) دوسرے فرد سے مرچنٹ (P2M) ادائیگیوں کے لیے۔ P2P معیار کو بینک اور مالیاتی ادارے اپنے صارفین کے لیے ذاتی نوعیت کے کیو آر کوڈ بنانے کے لیے استعمال کریں گے، جس کا استعمال کرتے ہوئے وہ اپنے موبائل ایپس پر ادائیگیاں حاصل کر سکیں گے۔ اسی طرح، P2M کا استعمال مرچنٹ کی بنیاد پر ادائیگیوں کو قبول کرنے اور اس پر کارروائی کرنے کے لیے، موبائل ایپس کا استعمال کرتے ہوئے، کارڈ پر مبنی ادائیگی کی قبولیت کی طرح لائنوں پر کیا جائے گا۔

لائسنس جاری کیے جا چکے ہیں جن میں سے چار (04) نے لائیو آپریشن شروع کر دیا ہے اور باقی آپریشن شروع کرنے کی تیاری کے مختلف مراحل میں ہیں۔

4.3 فارن ایکسچینج ریگولیٹری فریم ورک میں اصلاحات

(i) بین الاقوامی تجارت:

اسٹیٹ بینک نے ای کامرس، غیر ملکی تجارت اور برآمدات کو آسان بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات سے نہ صرف ملک میں زرمبادلہ کے بہاؤ میں بہتری آئے گی بلکہ پاکستان میں کاروبار کرنے میں آسانی بھی بڑھے گی۔ کچھ اہم اقدامات میں شامل ہیں (i) بینکوں کے ساتھ الیکٹرانک ڈیٹا انٹرنیٹ چینج کی ترقی کے لیے پاکستان سنگل ونڈو پروجیکٹ کا نفاذ، اور (ii) کاروبار سے کاروبار سے صارف (B2B2C) ای-کامرس کا ایک نیا فریم ورک متعارف کرانا۔

پی ایس ڈی پورٹ پروجیکٹ کے تحت، دستاویزات کی ضروریات کو آسان بنانے کے لیے ضوابط میں ترمیم کی گئی، خاص طور پر برآمدات کے وقت الیکٹرانک فارم-E کی ضرورت کو ختم کرنا۔ اسی طرح کی تبدیلی پاکستان سنگل ونڈو پروجیکٹ سہولتوں کے ذریعے درآمدی لین دین کو آسان بنانے کے لیے، الیکٹرانک امپورٹ فارم کی ضرورت کو ختم کر کے کی گئی۔ اسی طرح، ترمیم کا مقصد برآمد کنندگان، خاص طور پر SMEs کو اپنی مصنوعات کو بین الاقوامی ڈیجیٹل مارکیٹوں بشمول ایبیزون، ای بے، علی بابا کے ذریعے B2B2C ای کامرس ماڈل کے تحت فروخت کرنے میں سہولت فراہم کرنا تھا۔ یہ ترمیمات بدلتے ہوئے کاروباری ماحول اور مارکیٹ کی حرکیات کے مطابق غیر ملکی کرنسی کے ضوابط پر نظر ثانی کرنے کے مرحلہ وار نقطہ نظر کا حصہ تھیں۔

(ii) تجارتی ترسیلات

اسٹیٹ بینک نے وقت کے ساتھ ساتھ تجارتی ترسیلات پر پابندیوں میں نرمی کی ہے، ملک میں کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنانے کے مقصد کے ساتھ ان ترسیلات زر کے عمل کو ہموار کیا ہے۔ ان اقدامات میں یہ شامل ہیں (i) رائلٹی کی ترسیلات، فرنیچر اور ٹیکنیکل فیس کو موجودہ کاروباری ماحول کے مطابق تبدیل کیا گیا ہے، (ii) غیر بنیادی سرگرمیوں کے لیے بزنس پروسیس آؤٹ سورسنگ کے تفصیلی ضوابط متعارف کرائے

مارکیٹ کی بے ضابطگیوں کو درست کیا۔ اسٹیٹ بینک کی مداخلت کے نتیجے میں، کارڈ کی منظوری کا بنیادی ڈھانچہ جون-2022 میں 104,865 کی تاریخی بلند ترین سطح پر پہنچ گیا ہے جو جون-2021 میں 71,907 تھا۔

(viii) ڈیجیٹل مالی خدمات میں سیکیورٹی اور اعتماد کو بہتر بنانا

گزشتہ چند سالوں کے دوران، اسٹیٹ بینک نے مختلف ڈیجیٹل مالی مصنوعات / خدمات جیسے کہ ادا ایگزیٹو، انٹرنیٹ بینکنگ اور انٹرنیٹ سیکیورٹی کی سیکیورٹی کی ضروریات کو معیاری بنانے کے لیے مختلف ضوابط جاری کیے ہیں۔ حال ہی میں، اسٹیٹ بینک نے موبائل ایپس کی سیکیورٹی کے لیے مشترکہ معیاری اور ضوابطی تقاضے بھی جاری کیے ہیں۔ یہ تقاضے بینکوں کو موبائل ایپس کو محفوظ طریقے سے تیار کرنے کے لیے رہنما خطوط فراہم کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ ڈیجیٹل مالی خدمات میں کسٹمر کی حفاظت اور اعتماد میں اضافہ ہو۔

(ix) وزیر اعظم فلڈ ریلیف فنڈ 2022 میں عطیات / ادائیگیوں پر سروس چارجز

حکومت پاکستان کی سیلابی عطیات کی مہم کو سپورٹ کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے تمام بینکوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ لین دین سے متعلق کوئی چارجز جیسے کہ انٹرنیٹ بینکنگ سمنٹ فیس (IRF)، مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (MDR)، مرچنٹ آئی ڈی فیس، اسکیم فیس، انٹرنیٹ فنڈ ٹرانسفر (IBFT) فیس، یا ادائیگی سے متعلق کوئی دوسری فیس جو وزیر اعظم ریلیف فنڈ 2022 میں عطیات / ادائیگیوں کے لیے کی گئی لین دین پر لاگو ہو سکتی ہے، عائد نہ کریں۔

(x) غیر بینک الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (EMIs)

کی آمد کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا

اعلیٰ سطح کے مالی اخراج کی ایک وجہ بینکوں کی اختراعات میں ناکامی اور محدود رسائی ہے۔ دوسری طرف، ٹیکنالوجی نے موبائل فون جیسے اسمارٹ گیجٹس کا استعمال کر کے رسائی کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے ثابت کیا ہے۔ لہذا، اسٹیٹ بینک نے فٹیکس کو پاکستان میں جدید ڈیجیٹل ادائیگی کی خدمات پیش کرنے کے قابل بنایا۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک نے 2019 میں الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (EMIs) کے لیے ضابطے جاری کیے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز (EMIs) کے لائسنسنگ کے عمل کو تیزی سے ٹریک کیا ہے اور اب تک مختلف درخواست گزاروں کو گیارہ (11)

گئے ہیں، اور (iii) پاکستان میں غیر ملکی سفارت خانوں / توفصل خانوں کے ذریعے جمع کیے گئے فنڈز (روپے میں) بھیجنے کے لیے عام اجازت۔

(iii) ایکسچینج کمپنیاں (ای سیز):

اسٹیٹ بینک نے شفافیت کو بڑھانے اور عوام کی حقیقی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے ای سیز سے قیاس آرائی پر مبنی خریداری کی حوصلہ شکنی کے لیے مختلف ضوابطی اقدامات متعارف کرائے ہیں۔ کچھ اہم ضوابطی اقدامات میں افراد کی طرف سے ای سیز سے غیر ملکی کرنسی کی خریداری / ترسیل کے لیے روزانہ اور سالانہ حدود کا اطلاق شامل ہے۔ اس طرح کے لین دین کے لیے بینکنگ چینلز کے استعمال کو بھی فروغ دیا گیا ہے۔ مزید برآں، ای سیز کو گھریلو ترسیلات کو فروغ دینے اور انٹرنیشنل مارکیٹ کو سیالیت فراہم کرنے کے لیے بھی ترغیب دی گئی ہے۔

4.4 سمندر پار پاکستانیوں کی سہولت

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے فائدے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ بینک نے، پاکستان میں کام کرنے والے کمرشل بینکوں کے ساتھ مل کر، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ متعارف کرایا تاکہ لاکھوں غیر مقیم پاکستانیوں کے لیے بینکنگ کے جدید حل فراہم کیے جائیں، بشمول نان ریڈیڈنٹ پاکستان اور بیکن کارڈ ہولڈرز، جو بینکنگ شروع کرنا چاہتے ہیں، ادائیگی، اور پاکستان میں سرمایہ کاری کی سرگرمیاں۔ نیز، اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور مالی اداروں نے کا آغاز کیا۔ سوہنی دھرتی ریجی ٹینس پروگرام (SDRP) رسمی سرکاری چینلز کے ذریعے ترسیلات زر کی آمد کو بہتر بنانے کے لیے۔

(i) اوورسیز پاکستانیوں کے لیے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس

اسٹیٹ بینک نے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (RDA) اسکیم کے آغاز کے ذریعے غیر مقیم پاکستانیوں (NRPs) کو ملک کے بینکنگ اور ادائیگی کے چینل سے منسلک ہونے کے قابل بنایا۔ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ این آر پیز کو بغیر کسی طویل دستاویزات کے 48 گھنٹوں میں ڈیجیٹل طور پر اکاؤنٹ کھولنے کے قابل بناتا ہے جبکہ یہ این آر پیز کو انٹرنیٹ بینکنگ اور موبائل ایپلی کیشنز کے ذریعے ڈیجیٹل طور پر اکاؤنٹ چلانے کے قابل بناتا ہے۔ جون 22ء تک، آر ڈی کھاتوں کی تعداد 429,364 ہو گئی جو 21 جون میں 181,556 تھی۔ ان

کھاتوں میں موصول ہونے والی رقم بھی جون 22ء میں تقریباً 4.6 ارب ڈالر تک بڑھ گئیں جو کہ جون 21ء میں 1.56 ارب ڈالر تھیں۔ اسٹیٹ بینک نے وقت کے ساتھ ساتھ آر ڈی اے کے ارد گرد پرکشش مصنوعات کی پیشکش تیار کی ہیں جیسے کہ نیا پاکستان سرٹیفکیٹس (NPCs)، روشن اپنی کار (RAC)، روشن اپنا گھر (RApG)، روشن سماجی خدمت (RSK)، اور روشن ایکویٹی انویسٹمنٹ۔ ان مصنوعات کی پیشکشوں میں این آر پیز کی طرف سے حوصلہ افزا اضافہ دیکھا گیا ہے۔

(ii) نیا پاکستان سرٹیفکیٹ

نیا پاکستان سرٹیفکیٹس غیر ملکی (امریکی ڈالر، یورو، برطانوی پونڈ) اور مقامی کرنسی کے مترادف خود مختار آلات ہیں جو حکومت پاکستان کی طرف سے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس رولز 2020 کے تحت ڈیجیٹل طور پر پیش کیے جاتے ہیں جو پبلک ڈیٹ ایکٹ کے تحت بنائے گئے ہیں۔ وہ مختلف عرصیتوں پر پرکشش رسک ایڈجسٹ شدہ منافع پیش کرتے ہیں اور روایتی اور شریعت کے مطابق دونوں ورژن میں دستیاب ہیں۔ غیر مقیم پاکستانی اور رہائشی پاکستانی جنہوں نے بیرون ملک اپنے اثاثوں کا اعلان کیا ہے دونوں ہی این پی سیز میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ جون 22ء تک، نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں کل سرمایہ کاری جون 21ء میں 2.1 ارب ڈالر سے بڑھ کر تقریباً 3.0 ارب ڈالر ہو گئی۔

(iii) سوہنی دھرتی ریجی ٹینس پروگرام

بیرون ملک مقیم پاکستانی کارکنوں کو بینکوں اور ایکسچینج کمپنیوں کے ذریعے ترسیلات بھیجنے کے لیے مزید ترغیب دینے اور سہولت فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور مالی اداروں نے مشترکہ طور پر نومبر 2021ء میں سوہنی دھرتی ریجی ٹینس پروگرام کا آغاز کیا۔ سوہنی دھرتی ریجی ٹینس پروگرام ایک لائٹنی اسکیم ہے جو موبائل ایپلی کیشن کے ذریعے قابل رسائی ہے اور ترسیل کرنے والوں کو پوائنٹس کے ساتھ انعام دیتی ہے۔ انعامی پوائنٹس سالانہ ترسیلات زر کے سائز کے متناسب ہیں۔ پھر ان پوائنٹس کو پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز اور فیڈرل بورڈ آف ریونیو سمیت سرکاری شعبے کے شریک اداروں کی جانب سے پیش کردہ مختلف فوائد حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس اقدام سے توقع ہے کہ سرکاری چینلز کے ذریعے ترسیلات زر کی آمد میں بہتری آئے گی۔

4.5 قابل تجدید توانائی کو فروغ دینے کے لیے اقدامات

پاکستان کی معیشت کو توانائی کی کمی اور موسمیاتی تبدیلی کے دوہرے چیلنج کا سامنا ہے۔ ان چیلنجوں پر قابو پانے میں مدد کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک قابل تجدید توانائی پر مرکوز ری فنانسنگ اسکیم فراہم کرتا ہے۔

اسکیم درج ذیل تین زمروں میں دستیاب ہے:

(i) زمرہ I: ایک میگاواٹ سے 50 میگاواٹ تک کی صلاحیت کے ساتھ قابل تجدید توانائی کے پاور پروجیکٹس کے اپنے استعمال یا نیشنل گرڈ کو بجلی بیچنے یا دونوں کے مجموعے کے لیے مالکاری کی اجازت ہے۔

(ii) زمرہ II: گھریلو، زراعت، تجارتی اور صنعتی قرض دہندگان کو 1 میگاواٹ تک کے قابل تجدید توانائی پر مبنی منصوبوں کی تنصیب کے لیے مالکاری کی اجازت ہے تاکہ نیٹ میٹرنگ کے تحت گرڈ/ڈسٹری بیوشن کمپنی کو استعمال یا فروخت کے لیے بجلی پیدا کی جاسکے۔

(iii) زمرہ III: ویبڈرز/سپلائرز/انرجی سیل کمپنیوں کو 5 میگاواٹ تک کے ونڈ اور سولر سٹم/حل کی تنصیب کے لیے مالکاری کی اجازت ہے۔

تحت ری فنانسنگ حاصل کرنے کے لیے قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کی تنصیب میں دلچسپی رکھنے والے تمام اداروں کو اجازت دے دی۔

اسکیم کے آغاز سے لے کر اب تک، 2,006 منصوبوں کو، جن میں قابل تجدید ذرائع سے 1,601 میگاواٹ توانائی کی سپلائی شامل کرنے کی صلاحیت ہے، کو قرضہ دیا گیا ہے۔ 30 جون 2021ء تک، اسکیم کے تحت کل واجب الادا مالکاری روپے 53 ارب تھی، جو کہ روپے تک پہنچ گئی۔ 30 جون 2022ء تک 88.2 ارب۔ جبکہ زمرہ I اور II کے تحت کافی کام لیا گیا ہے، زمرہ III کے تحت حل فراہم کرنے والوں کو مسائل کا سامنا کرنا پڑا

چنانچہ، قابل تجدید توانائی کے حل فراہم کرنے والوں سمیت متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کے تاثرات کی روشنی میں، متبادل توانائی کے ترقیاتی بورڈ (AEDB) کے سرٹیفیکیشن کی ضرورت میں RE-IEs کے لیے نرمی کر دی گئی ہے جو خود تنصیبات نہیں کرتے لیکن انسٹالرز/ویبڈرز کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ RE پروجیکٹس/حل کی تنصیب کے لیے۔ تاہم، ان RE-IEs کے ویبڈرز/سپلائرز/EPC ٹھیکیداروں کو اب بھی ای ڈی بی سرٹیفیکیشن کے ضوابط کے تحت تصدیق کرنے کی ضرورت ہوگی۔ مزید برآں، زمرہ I اور II کے علاوہ، بینکوں/ڈی ایف آئیز کو بھی زمرہ III (یعنی RE-IEs) کے متعلقہ بنیادی معاہدے کے لحاظ سے اسکیم کے تحت حاصل کردہ مالکاری سے C&F ویلیو/ایکس فیٹری قیمت کے 20 فیصد کی حد تک پیشگی ادائیگی کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

قابل تجدید توانائی کی اسکیم کا شریعت کے مطابق ورژن یعنی قابل تجدید توانائی کے لیے اسلامی مالکاری کی سہولت بھی اسلامی بینکاری اداروں کے ذریعے دستیاب ہے۔

مالی سال 22ء میں، اسٹیٹ بینک نے اس ری فنانس اسکیم کے تحت قابل تجدید توانائی کے حل فراہم کرنے والوں کے لیے شرائط میں نرمی کی اور تمام قابل تجدید توانائی سرمایہ کاری اداروں (RE-IEs) کو اسکیم کے زمرہ III کے

فرہنگ (اردو-انگریزی)

services account	خدمات کا کھاتہ	solvency	ادا ہنگی قرض کی صلاحیت
deficit	خسارہ	indicator	اظہاریہ
documentation	دستاویزیت	budgetary support	اعانتہ میزانیہ
subsidy	زراعت	money market	بازار زر
monetary	زری	OMOs	بازار زر کے سودے
liquidity	سیالیت	Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
exchange rate	شرح مبادلہ	external debt	بیرونی قرضہ
headline inflation	عمومی مہنگائی	interbank	بین البینک
lending	قرض گاری	productivity	پیداواریت
borrowing	قرض گیری	trade account	تجارتی کھاتہ
DSSI	قرضہ واپسی تعطل اقدام	remittances	ترسیلات زر
NCPI	قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	volatility	تغیر پذیری
circular debt	گردشی قرضہ	spread	تفاوت
accommodative	سنبھالشی	balance of payments	توازن ادا ہنگی
financing	مالکاری	working capital	جاری سرمایہ
financial	مالی	current account	جاری کھاتہ
fiscal	مالیاتی	portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
revenues	محصولات، محاصل	maturity profile	خاکہ عرصیت
fixed investment	معیینہ سرمایہ کاری	net foreign assets	خالص بیرونی اثاثے
liabilities	واجبات	net domestic assets	خالص ملکی اثاثے

فرہنگ (انگریزی-اردو)

accommodative	گنجائشی	liabilities	واجبات
balance of payments	توازن ادائیگی	liquidity	سیالیت
borrowing	قرض گیری	maturity profile	خاکہ عرصیت
budgetary support	اعانتہ میزانیہ	monetary	زری
circular debt	گردشی قرضہ	money market	بازار زر
current account	جاری کھاتہ	NCPI	قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی
deficit	خسارہ	net domestic assets	خالص ملکی اثاثے
documentation	دستاویزیت	net foreign assets	خالص بیرونی اثاثے
DSSI	قرضہ واپسی تعطل اقدام	OMOs	بازار زر کے سودے
exchange rate	شرح مبادلہ	portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
external debt	بیرونی قرضہ	productivity	پیداواریت
financial	مالی	remittances	ترسیلات زر
financing	مالکاری	revenues	محصولات، محاصل
fiscal	مالیاتی	services account	خدمات کا کھاتہ
fixed investment	معیینہ سرمایہ کاری	solvency	ادائیگی قرض کی صلاحیت
Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	spread	تفاوت
headline inflation	عمومی مہنگائی	subsidy	زراعت
indicator	اظہاریہ	trade account	تجارتی کھاتہ
interbank	بین البینک	volatility	تغیر پذیری
lending	قرض گاری	working capital	جاری سرمایہ